تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت ویکم (٦١)

قادیانی مشن اخبار اہل حدیث امرتسر۱۹۳۴ء(۲۰)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت ویکم (۶۱)
	قادیانی مشن اخبار اہل حدیث امرتسر۱۹۳۴ء(۲۰)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۸
جماعت احمدیہ سے استفسار	۹
آخری فیصلہ اور تثلیث	۱۰
حدیث ابراہیمی پر اعتراض	۱۲
لاہور میں مناظرہ مرزائیہ	۱۶
آخری فیصلہ کا جواب	۲۳
مرزا صاحب کی عمر	۲۵
خلیفہ قادیان کی ایک نئی چال	۲۶
جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد	۳۳
امیر المومنین سید احمد رائے بریلوی	۳۶
قادیانی غوثیت اور قطبیت پر خلیفہ قادیان سے سوال	۳۸
مومنین پر مرزا صاحب کا حملہ	۳۹
زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا	۴۵
کلام ربانی اور مرزا قادیانی	۵۰
قادیانی اور رادھا سوامی	۵۲
ضروری باتیں	۵۴
حدیث ابراہیمی پر مکرر جرح	۵۵
آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟	۵۷
زلزلہ بہار کا اثر قادیان میں	۶۱
زلزلہ در قادیان	۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن مناظرہ	۷۴
مرزا آنجہانی اور شاہ نادر خان خلد آشیانی	۷۶
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد قادیانی	۸۲
مرزائی الہام۔قادیانی خراد پر	۸۴
کھلا خط بنام مرزا محمود احمد قادیانی	۹۰
دجال کون ہے؟	۹۱
خلیفہ قادیانی پر الزام اور انکی طرف سے جواب	۹۵
مولوی دوست محمد احمدی لاہوری	۹۸
فرقہ احمدیہ وائسرائے کے حضور میں	۱۰۰
قادیانی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میری حلف	۱۰۲
قادیانی کذب بیانی	۱۰۸
اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب	۱۰۹
کیا مرزا صاحب نبی تھے؟	۱۱۱
سر سید احمد خان اور مرزا قادیان	۱۱۵
انی مہین من ارادا ہانتک	۱۱۶
مرزا قادیانی فیل	۱۱۸
حلف موکد بعذاب کا تقاضا	۱۲۰
مرزا صاحب کی قسمیں	۱۲۲
مراقی نبی: نبوت قادیان کی حقیقت	۱۲۴
مرزا نمبر کیوں شائع ہوا	۱۲۶
زلزلہ بہار موعود قادیانی نہیں	۱۲۸
محمدی بیگم کا آسمانی نکاح صحیح ہے اور اعتراض غلط	۱۳۱
حدیث رسول ربانی: مرزا قادیانی	۱۳۳
کذبات مرزا	۱۳۷
تفسیر نویسی کا چیلنج منظور اور خلیفہ قادیانی مفرور	۱۴۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہفوات مرزا	۱۴۲
نئے نبی کی تفسیر	۱۴۵
مرزا صاحب کا یادگاری جلسہ	۱۴۷
گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شڑپ	۱۴۸
مرزائی چال	۱۴۸
مرزا غلام احمد قادیانی کا جوڑ توڑ	۱۵۱
سردار کھڑک سنگھ اور میاں محمود	۱۵۵
مالیخولیائی نبوت	۱۵۶
مرزا کے اضغاث احلام از ازالہ اوہام	۱۵۹
در بارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔ا	۱۶۴
فیصلہ کن بات	۱۶۷
مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت	۱۶۹
مولوی اللہ دتا جالندھری کی غلط بیانی	۱۷۲
بے حیا کون؟	۱۷۶
مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں	۱۸۱
اعلان ابراہیمی یعنی مولانا سیالکوٹی کی چٹھی	۱۸۲
قادیان میں تفسیر نویسی کا بحران	۱۸۵
حدیث ابراہیمی پر اعتراض کرنے والا	۱۸۸
دھاریوال میں پرانے اور نئے مسیحیوں میں مناظرہ	۱۹۰
جواب حق بجواب پیغام حق	۱۹۲
آخری فیصلہ جملہ خبریہ ہے	۱۹۶
در بارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۲	۱۹۷
شیطان اور مرزا قادیان۔ قابل توجہ اہل ایمان	۲۰۰
مرزا قادیانی اور پیش گوئیوں کی کیفیت	۲۰۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت	۲۰۹
آخری فیصلہ اور جملات خبریہ	۲۱۴
دھاریوال میں مرزائی، عیسائی مباحثہ	۲۱۶
دانیال اور مرزا قادیان	۲۱۸
شیطان ملعون اور مرزا قادیانی مدفون	۲۲۱
مناظرہ سے فرار	۲۲۶
منکوحہ آسمانی، اور اس کے والد کی موت	۲۲۶
کشمیر میں اسمبلی اور مخالفین مرزائیت کو نوٹس	۲۳۰
میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں	۲۳۲
حرام علی قریة، پر ایک سوال	۲۳۵
شیطان اور قادیان	۲۳۶
بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ ان کے الفاظ میں	۲۴۰
گاندھی اور قادیانی	۲۴۴
مرزا قادیانی کی یہود سے مشابہت	۲۴۵
گورنمنٹ نے خلیفہ قادیان کی سخت ہتک کی ہے	۲۴۹
ختم نبوت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟	۲۵۳
خاتم النبیین	۲۵۵
نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر	۲۵۸
خلیفہ محمود قادیانی تخت خلافت سے معزول کیا گیا	۲۶۳
قادیانی دو ورقہ	۲۶۴
میدان مناظرہ میں حق کی فتح	۲۶۵
مرزائیوں کی تعداد باوجود کوشش کے کم ہو رہی ہے	۲۶۷
شیطان اور قادیان	۲۶۸
محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح	۲۷۱
آریہ سماج نے تمام ہند میں روشنی پھیلا دی ہے؟	۲۷۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے	۲۷۶
پنجابی نبی کے باہمی اختلافات	۲۸۱
چندوسی میں سیرتی جلسہ نہ ہوسکا	۲۸۳
تحریک بہائیت اور احمدیت	۲۸۴
لاہور بھی قادیان سے کم نہیں رہا	۲۸۷
خدا بخش مرزائی چیلنج مباحثہ پر خاموش کیوں ہے ؟	۲۹۲
محسن ملت	۲۹۴
تلقی بالقبول	۲۹۵
ایک یادگار تقریب کی روداد	۲۹۷
ہر جلد ایک خزانہ، ہر لفظ لولوئے لالہ	۳۰۰
تحفظ ختم نبوت: امت مسلمہ کا قیمتی اثاثہ	۳۰۲
تحفظ ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا: ایک ملی اثاثہ	۳۰۳
تحفظ ختم نبوت انسائکلو پیڈیا: ایک عظیم خدمت	۳۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد اکسٹھ (اور قادیانی مشن کی بیسویں جلد) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۳۴ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولوی مہرالدین میاں ونڈ، مولوی محمد علی تارکش جے پوری، مولوی داؤد ارشد گوجرانوالہ، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، منشی عبدالکریم ڈگشائی، حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی، حکیم عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں، جناب غلام احمد میانوالی مہاراں، مولانا نور حسین گرجاکھی، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں، مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن فریدکوٹی، مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ، مولوی احمد علی آف ریاست رامپور، مولوی مطیع الرحمٰن حسینا ضلع مونگیر، مولانا مہرالدین آف میاں ونڈ، ماسٹر اللہ دیا بھیڑہ صندل سنگھ مظفرآباد، کی نگارشات نقل کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں پنڈت آتمانند، شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، اور مولوی فضل خان احمدی کی چند تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۳۲ء تا ۱۹۳۵ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام۔ فقیر بارگاہ صمدی۔ **محمد بہاء الدین**۔ ۲۱ مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں مباحثہ

لاہور میں بتاریخ یکم جنوری بانتظام انجمن اہل حدیث قادیانیوں سے دومضامین پر مباحثہ ہوا۔ ا۔توہین انبیاء ۲۔آخری فیصلہ مرزا صاحب۔ پہلے مضمون میں مناظر اہل حدیث منشی عبداللہ معمار تھے دوسرے میں فاتح قادیان خود پیش ہوئے حاضری اندازاً ۱۵۔۱۶ ہزار تھی حق کا اثر بہت نمایاں ہوا۔مفصل آئندہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۹ ص ۲)

جماعت احمدیہ سے استفسار

جناب مولوی محمد علی صاحبؒ تارکش جے پور سے لکھتے ہیں:

حضرات احمدی صاحبان! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ ضرورۃ الامام میں یوں ارقام فرماتے ہیں:

مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشارنورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔

(ضرورۃ الامام۔ص۴۔۵)

احمدی بھائیو! یہ جو مرزا صاحب قادیانی نے بیان کیا ہے، یہ احادیث نبویہ میں کہاں لکھا ہے؟ براہ کرم صحیح پتہ ان کتب احادیث کا دیجئے جن میں یہ لکھا ہے۔

کیا نابالغ بچوں سے مراد احمد نور کابلی، فضل احمد ساکن چنگا بنگیال وظہیر الدین اروپی وعبداللہ تیماپوری صاحبان ہیں؟ کیونکہ ان حضرات کو نبوت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پرتو نورانیت سے ملی ہے، اور عوام الناس کا روح القدس سے بولنا شاید ٹیلی فون مراد ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۹ ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ اور تثلیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عام رائے میں مسئلہ تثلیث عیسائیوں بہت بڑا بوجھ ہے۔حتی المقدور مسیحی اس پر بحث کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی تو تثلیث اور الوہیت مسیح پر بحث کرنے کو میدان میں اتر آتے ہیں، مگر مرزائی ،آخری فیصلہ، پر بحث کرنے کو تیار نہیں ہوتے جس کا ثبوت سال ہا سال سے ہم کو ملتا ہے کہ ہر سال قادیان اور لاہور کے جلسوں کے موقع پر ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مضمون ،آخری فیصلہ، پر بحث کرکے معاملہ یک سو کریں۔قادیان سے تو جواب نہیں آتا، ہاں لاہور سے آتا ہے، جو نہ آنے کے برابر ہے۔

کہتے ہیں پہلے وفات مسیح ، دجال کی حقیقت، مجدد کی تعیین وغیرہ پر بحث ہوکر فیصلہ ہوجائے ، پھر اس مسئلے پر بحث ہونی چاہیے۔یہ جواب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ملتا ہے۔حیرانی ہوتی ہے کہ یہ لوگ کس لیاقت اور دیانت سے دنیا کو مناظرات کی دعوت دیتے ہیں۔کیا کوئی مخالف اسلام ان سے کہے کہ اسلام کی تعلیم متعلقہ حج کی فلاسفی ہم کو سمجھا دو۔اس سے یہ کہیں گے کہ پہلے استنجا، وضو، نماز کے مسائل طے کرلو پھر حج پر چلو۔

بھلے لوگو! تمہارا ہیرو، تمہارا مجدد، تمہارا مہدی، تمہارا مسیح موعود، وغیرہ موت کاذب کے تقدم کو فیصلہ کن قرار دیتا ہے مگر آپ مرید ہوکر اس کے ساتھ دوسری باتوں کو بھی ملاتے ہو۔ ایں چہ بو العجبی است ۔اسی کو کہتے ہیں:

نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

اس دفعہ لاہور کی مرزائی جماعت نے دریا دلی سے کام لے کر دو مضمونوں پر آدھ آدھ گھنٹہ مناظرہ کا وقت رکھا۔

اول، کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم، کیا توہین انبیاء کی۔

ہم نے یہ دریا دلی دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو اشتہار اور خط رجسٹری بھیجا کہ ہم آپ کے پرانے تعلق دار اور درخواست کنندہ ہیں اس لئے ہمیں بھی وقت ملنا چاہیے۔

جواب آیا پہلے ان مسائل مذکورہ پر گفتگو ہو کر فیصلہ ہونا چاہیے۔ ان کے بعد آخری فیصلہ کی باری ہوگی۔

سبحان اللہ! یہ ہیں آج کل کے جدید علم کلام کے موجد:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آخر انجمن اہل حدیث لاہور کو غیرت آئی تو اس نے دو مضمونوں پر مناظرہ کا انتظام کیا جسکا اشتہار درج ذیل ہے:

اعلان مناظرہ:

آج کل لاہور و قادیان میں مرزائی جماعتوں کے جلسے ہو رہے ہیں جس میں مرزا صاحب کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ اس بنا پر ضروری سمجھا گیا کہ ان ہر دو جماعتوں کو مناظرہ کی کھلی دعوت دی جائے اور انہیں موقع دیا جائے کہ وہ مرزا صاحب کے دعاوی کی صداقت ثابت کریں۔

چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۴ء بروز پیر ایک بجے دوپہر بیرون باغ موچی دروازہ کے ایک زبردست جلسہ عام ہوگا پروگرام یہ ہے۔

پہلا اجلاس ایک بجے سے تین بجے تک صدارت مولانا عبد الحنان۔

مقرر جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری (فاضل مرزائیات)

موضوع۔ مرزا صاحب اور توہین انبیاء۔ ایک گھنٹہ تقریر، ایک گھنٹہ مناظرہ

دوسرا اجلاس۔ ساڑھے تین سے ساڑھے پانچ بجے تک۔

بصدارت مولانا سید محمد داؤد غزنوی۔

مقرر۔ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع ، مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔ایک گھنٹہ تقریر۔ایک گھنٹہ بحث
نوٹ : ہر دو جماعتیں اپنے اپنے نمائندوں کے متعلق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک دفتر انجمن اہل حدیث میں اطلاع دیں۔
المشتہر: سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور
(اس جلسہ کی روداد آئندہ پرچہ میں درج ہوگی۔انشاء اللہ)
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲ ص ۸۔۹)

حدیث ابراہیمی پر اعتراض

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:
حدیث شریف میں حضرت ابراہیمؑ کی بابت ایک حقیقت کا اظہار آیا ہے۔ اس پر بہت سے منکرین حدیث بلکہ بعض قائلین حدیث بھی اعتراض کرتے ہیں۔ جماعت مرزائیہ نے تو آج کل اس حدیث کو اپنا سہارا بنا رکھا ہے۔اس لئے آج ہم اس مشکل کو اپنے ناقص علم کے مطابق حل کرتے ہیں۔انشاء اللہ
حدیث شریف مذکورہ کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لم یکذب ابراھیم الّا ثلاث کذبات (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین جھوٹ)۔ (بخاری۔ص ۴۷۴)

معترضین اس حدیث پر دو طرح اعتراض کرتے ہیں۔ایک اس طرح کہ نبی کی شان نہیں کہ جھوٹ بولے۔دوسرا اس طرح کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کو صدیق کہا گیا ہے اور حدیث شریف میں ان کے تین جھوٹ بیان ہوئے ہیں اس لئے یہ حدیث قرآن کے مخالف اور ناقابل قبول ہے۔
مرزائی اس حدیث سے یہ فائدہ بھی لینا چاہتے ہیں کہ ایک دو تین جھوٹوں کے باوجود حضرت ابراہیمؑ نبی صدیق رہے، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند جھوٹ ثابت ہو جائیں تو ان کی نبوۃ میں کیا خرابی لازم آتی ہے؟
پس ان اعتراضوں کے جوابات غور سے سنیئے۔ اصل اصول ایسے امور سمجھنے کا وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

انّما الاعمال باالنّیّات ۔(یعنی اعمال شرعی کا وجود نیتوں سے ہے)

جیسی نیت ویسا پھل۔ مناسب ہے کہ اصل مقصد سے پہلے ایک حدیث بطور مثال پیش کر دیں۔ اس مثالی حدیث میں غلط گوئی کی اجازت لے کر صحابہ کی ایک جماعت ایک کار خاص کو جاتی ہے اور کامیاب ہو کر دربار رسالت میں رپورٹ کرتی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:

قال رسول الله ﷺ من لکعب بن الا شرف ، فانه قد آذی الله ورسوله. فقام محمد بن مسلمة فقال ؛یا رسول الله أتحبّ ان اقتله. قال: نعم. قال فأزن لی ان اقول شیئاً ۔ قال: قل ۔ فاتاه محمد بن مسلمه فقال :انّ هذا الرجل (محمداً) قد سألنا صدقة، و انّه قد عنّانا و انی قد اتیتك استسلِفك. قال و ایضاً و الله لتملنّه. قال انّا قد اتبعناه فلا تحبّ ان ندعه حتّی ننظر الی شئی یصیر شأنه. و قد اردنا ان تسلفنا وسقاً او وسقین. فقال: اری فیه ؛ وسقاً او وسقین ۔ فقال نعم ، ارهنونی .. (الی).... فقال اتأذن لی ان اشمّ رأسك .قال نعم. فشمّه ثم أشمّ اصحابه. ثم قال اتأذن لی ۔ قال نعم ۔ فلما استمکن منه قال دونکم، فقتلوه، ثم اتوا النبی ﷺ فاخبروه. (بخاری ۔ حدیث نمبر ۴۰۳۷) (ترجمہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو کعب بن اشرف سے بدلہ لے اس نے اللہ اور رسول کو ایذا دی ہے یعنی بغاوت پھیلا رکھی ہے۔ یہ سن کر محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا ہاں، اس نے عرض کیا تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے حق میں کچھ نامناسب الفاظ اس کے سامنے کہہ دوں۔ فرمایا کہہ دینا۔ پس محمد بن مسلمہ نے کعب کے پاس آ کر کہا کہ اس شخص (محمد ﷺ) نے ہم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بار بار صدقہ مانگ کر ہم کو تنگ کر رکھا ہے میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھ کو کچھ قرض دیں۔ اس نے کہا آئندہ اتنا مانگے گا کہ تم اس سے زیادہ تنگ ہو جا گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے پیچھے ہو لئے کہ دیکھیں اس کا کیا انجام ہوتا ہے؟ اس گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ نے کعب کو کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ آپ کے سر کے بالوں سے خوش بو سونگھوں۔ اس نے کہا ہاں پس اس نے اس کے سر کو سونگھا اور اپنے ساتھ والوں کو سونگھایا۔ پھر کہا ایک دفعہ اور اجازت دیجئے جب اس نے اجازت دے دی تو اچھی طرح سے اس کے سر کو پکڑ لیا اور ساتھیوں کو آواز دی کہ پکڑ لو۔ پس انہوں نے اس کو قتل کر کے دربار رسالت میں اطلاع دی)۔

ناظرین! اس حدیث میں صحابہ نے کعب کے سامنے بحق رسالت جو کچھ کہا وہ قطعاً نادرست ہے بلکہ ایمان کے سراسر خلاف ہے مگر کیا کوئی کہے گا کہ واقعی انہوں نے ایمان کے خلاف کام کیا۔ نہیں تو کیوں نہیں؟ اس لئے کہ دینی مقصد کیلئے اجازت لے کر یہ کام کیا۔ اس واقعہ کو یاد رکھ کر سنیئے:

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب بت توڑ دیئے تو ان کو ماخوذ کر کے پنچوں کے سامنے لایا گیا اور سوال ہوا کہ تو نے یہ کام کیا ہے؟

یہ سوال جواب قرآن میں یوں مذکور ہے

قالوا ء أنت فعلت هذا بآلهتنا يا ابراهيم - قال بل فعله كبير هم هذا فا سئلوهم ان كانوا ينطقون (الانبياء: ۶۲. ۶۳) (میں نے نہیں بلکہ ان کے اس بڑے بت نے ایسا کیا ہے۔ اگر یہ بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھ لو)

اس کلام میں فعل کا فاعل بڑے بت کو بنایا ہے جو مگر حقیقت یہ نہیں نہ بڑے بت نے دوسرے بتوں کو توڑا، نہ مشورہ یا حکم دیا۔

۲۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو بت خانہ کی طرف لے جانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے بطور معذرت کہا انّی سقیم (میں بیمار ہوں)۔

بقرینہ مقام بیماری سے مراد وہ بیماری ہونی چاہیے جو چلنے پھرنے سے مانع ہو، چونکہ آپ کی حالت ایسی نہ تھی لہذا کلام غلط ہے

۳۔ تیسری بات حدیث میں یہ آئی ہے کہ ایک ظالم حاکم کے سامنے بغرض حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی منکوحہ (بیوی) کو اخت (بہن) کہہ کر بچالیا۔

یہ ہیں وہ تین جملے جن میں سے دوتو قرآن مجید میں مذکور ہیں، ایک حدیث میں ہے۔

ان سارے واقعات کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کا کلام حدیث میں یوں منقول ہے:

انّی کذبت ثلاث کذبات۔ (میں نے تین دفعہ جھوٹ کیا)

مگر رسول اللہ ﷺ نے اسی حدیث میں بطور بریت فرمایا:

ما منها كذبة الا ما حل بها عن دين الله (متفق عليه)

یعنی یہ تینوں جھوٹ ایسے تھے کہ ان کی وجہ سے حضرت ابراہیم دینی مواخذہ سے نکل گئے۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ دینی کام میں جوان پر تکلیف آئی تھی ایسا کرنے سے اس تکلیف سے آپ بچ گئے۔ اس لفظ میں پیغمبر اسلام نے حضرت ابراہیمؑ کو اسی طرح جھوٹ کے مواخذہ سے بری ظاہر فرمایا جس طرح کہ محمدؓ بن مسلمہ، قاتل کعب بن اشرف کو باوجود آلودہ بالکذب ہونے کے بچالیا۔ پس جس طرح محمدؓ بن مسلمہ کا کذب باوجود وقوع پذیر کے ہونے اہل معرفت کے مقولہ، سب صحابی ثقہ، کے خلاف نہیں اسی طرح حضرت ابراہیمؑ باوجود ان تین واقعات کے صدیقاً نبیاً ہیں۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذبات ایسے نہیں وہ تو اپنے دعوی کے اثبات کے لئے بطور دلیل کے لاتے ہیں جو وقوع پذیر نہیں ہوتے تو منکرین کو دعوت اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے پھر اس سے اس کو کیا نسبت سوائے اس کے کہ کہا جائے:

شیر قالیں دگر است و شیر نیستاں دگر است

نتیجہ: اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے اس حدیث پر اعتراض کرنے والوں کو بہت مکروہ الفاظ سے یاد کیا ہے (آئینہ کمالات اسلام) (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۰ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں مناظرہ مرزائیہ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جیسا کہ ناظرین گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں لاہور میں قادیانیوں سے ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس کے دو حصے تھے۔

ایک حصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے انبیاء کرام خصوصاً حضرت مسیح ابن مریم کی توہین کی ہے۔ یہ حصہ خاکسار معمار کے سپرد تھا۔

دوسرا حصہ، مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ تھا، یہ حصہ شیر پنجاب مولانا فاتح قادیان کے سپرد تھا۔

حاضری اندازاً ۱۵۔۱۶ ہزار نفوس کی ہوگی۔ بیرون موچی دروازہ کھلے میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ میرے وقت میں صدر مولانا عبدالحنان مقیم لاہور تھے۔ دوسرے وقت کے صدر مولانا داؤد صاحب غزنوی تھے جو جلسہ کا افتتاح کر کے بوجہ علالت واپس چلے گئے، اس لئے دوسرے وقت بھی مولانا عبدالحنان نے صدارت فرمائی۔

میرے دلائل کا خلاصہ یہ تھا:

میں (عبداللہ معمار) نے اپنی تقریر میں دس بارہ کے قریب مرزا صاحب کی تحریرات پیش کیں جن میں صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح کی توہین کی گئی تھی بطور مثال ایک دو تحریرات درج ذیل ہیں۔ مرزا صاحب چشمہ مسیحی میں لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا (ص ۵)

اسی طرح نسیم دعوت و کشتی نوح میں لکھا:

حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ (ص ۶۵، ۶۷)

اس کے جواب میں مولوی سلیم نے یہ عذر کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی توہین نہیں کی بلکہ، یسوع کی ہے جو عیسائیوں کا فرضی خدا ہے اور شراب کے متعلق بھی مرزا صاحب نے محض عیسائیوں کا مسلمہ عقیدہ لکھا ہے نہ کہ خود اپنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب الجواب میں خاکسار نے کتب مرزا صاحب سے دکھا دیا کہ یہاں کسی فرضی یسوع کا ذکر نہیں بلکہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کا نام مسطور ہے اور شراب کے متعلق بھی مرزا صاحب کی تحریر سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ:

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز کرنے والا نہ تھا۔ (ریویو۔ ج ا ص ۱۲۴)۔

اس کے بعد مرزائی مولوی صاحب سے کچھ جواب نہ بن سکا۔ فللہ الحمد

ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک فاتح قادیان کا وقت تھا۔ حاضرین ہزاروں کی تعداد میں پرے باندھ کر ہمہ تن گوش ٹکٹکی لگائے متوجہ تھے۔ مولانا داؤد غزنوی نے افتتاحی تقریر نہایت مختصر لفظوں میں ادا کرتے ہوئے ٹھیک فرمایا کہ مرزائی مضمون مولانا ثناء اللہ کی زبان سے خاص لطف دیتا ہے کیونکہ ممدوح کو اس فن میں خاص کمال ہے اور مرزا صاحب قادیانی سے خاص تعلق ہے۔

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر بڑا بھاری اجتماع ہوتا ہے مگر مولانا فاتح قادیان کے دوران تقریر میں اس سے بھی زیادہ اجتماع تھا۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے شروع تقریر میں بیان کیا کہ میں نے مرزا صاحب کے متعلق بڑی محنت کی، دعائیں کیں، استخارے کئے، کتب بینی کی، آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزائی مباحث لفظی نہیں بلکہ عرفانی ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کا دعویٰ عالمانہ نہیں بلکہ عارفانہ ہے۔ وہ کھلے الفاظ میں اپنے مدارج علیا کا اظہار کرتے ہیں:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

بلکہ یہ بھی کہتے ہیں:

آدم نیز احمد مختار   دربرم جامہء ہمہ ابرار

اس لئے میں نے ابتداء ہی سے مرزا صاحب کے کمالات عالیہ پر توجہ کی چنانچہ سب سے پہلی کتاب میں نے الہامات مرزا لکھی۔ پھر کئی ایک رسائل اسی موضوع پر لکھے۔ آخر مجھے خیال آیا کہ اس بات کا سراغ چلاؤں کہ مرزا صاحب نے یہ دعاوی کہاں سے اخذ کئے ہیں تو بحکم جوئندہ یابندہ آخر میں نے سراغ لگا لیا کہ یہ سب کچھ بہاء اللہ ایرانی (مدعی رسالت) سے اخذ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے متعلق میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری کتاب، بہاء اللہ اور میرزا، شائع شدہ ہے جس میں میں نے حوالہ جات صحیحہ سے اپنا دعوی ثابت کر دیا ہے۔

چونکہ میری طرف سے مرزا صاحب پر سختی سے تعاقبات ہوتے تھے اس لئے انہوں نے تنگ آکر مجھے مباحثہ مناظرہ کے لئے دعوت نہیں دی بلکہ اپنے روحانی بلند پایہ کے لحاظ سے میرے اور خود بدولت کے مابین بذریعہ موت، خدا سے فیصلہ چاہا چنانچہ آپ کا اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یوں ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده و نصلی علی رسوله الكريم ۔

یستنبئونك احق هو ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔ آمین ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

بعد ازاں فرمایا۔ قرآن شریف میں حضرت یوسفؑ کے مقدمہ کی مثل مرقوم ہے جس میں فریق مخالف (زلیخا) کے اہل میں سے ایک گواہ کی گواہی پر حضرت یوسف بری ہو گئے تھے۔ میں قرآنی تعلیم کے ماتحت مرزا صاحب کے اہل میں سے ایک نہیں چار گواہ پیش کرتا ہوں جن کے بیانات میری تائید کرتے ہیں کہ اس دعا کا نتیجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف نکلا۔

آپ نے فرمایا: میں مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی راست گوئی کا اعتراف کرتا ہوں کہ وہ کمال راست بازی سے میرے حق میں شہادت دے چکے ہیں ۔ مرزا صاحب نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کیا مولوی محمد علی صاحب ان دنوں قادیانی رسالہ ریویو کے اڈیٹر تھے مرزا صاحب کے انتقال کے بعد جو سب سے پہلا رسالہ نکلا جس میں مرزا صاحب قادیانی کے انتقال ہی کے مضامین ہیں، اس رسالہ میں آپ کی شہادت صادقہ یوں درج ہے:

ثناء اللہ اور عبدالحکیم: ان دونوں کا کچھ الگ ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی ہی میں ان دونوں کا ہلاک ہونا ضروری تھا یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مثال سے صدق اور کذب نہیں پرکھا جاتا بلکہ ہمیشہ کثرت کو دیکھنا چاہیے جنھوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خلاف مباہلے کئے یا بد دعائیں کیں یا جن کے خلاف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بد دعا کی ان میں سے کتنے اب نظر آتے ہیں جہاں بیسیوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ معاندین خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کر کے ہلاک ہوئے وہاں ایک دو مثالیں بچ رہنے والوں کی النادر کالمعدوم سمجھنی چاہییں۔ (ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ (مولانا ثناء اللہ امرتسری) نے بطور نتیجہ فرمایا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بموجب اعلان مرزا صاحب، ان سے پہلے مجھے مرنا چاہیے تھا مولوی محمد علی صاحب مانتے ہیں کہ میں حسب اعلان نہیں مرا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ شاذ و نادر ہے جو کالعدم ہے اس لئے بزعم ان کے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت میں حارج نہیں ہوسکتا۔

آپ نے فرمایا کہ میرے حق میں اتنا بیان کافی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کر لیا کہ حسب اعلان مرزا صاحب، ثناء اللہ کو ان سے پہلے مرنا چاہیے تھا۔ باقی رہا یہ کہ یہ واقعہ شاذ و نادر ہے اور دشمنان مرزا کثرت سے پہلے مر رہے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے دعوی کے ثبوت میں ایک تمسک پیش کرے جس میں اصل رقم کا لفظ مشکوک ہو تو کیا وہ مدعی حاکم کو کہہ سکتا ہے کہ حضور میرے تمسک میں بیس سطریں ہیں ہر سطر میں بیس بیس لفظ ہیں جو سب کے سب صحیح ہیں اگر رقم کا ایک ہندسہ صحیح نہیں تو کیا ہوا باقی اکثر تو صحیح ہیں۔ کیا ایسا مدعی بریلی کے پاگل خانے میں نہ بھیجا جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے دوسرا گواہ مولوی محمد احسن امروہی کو پیش کیا وہ بھی مرزا صاحب قادیانی کے اس اعلان کو دعا قرار دیتے ہیں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ایسی دعائیں تو حضرت سید المرسلین کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان، مذکور۔ص ۲۳۸)

یہ حوالہ پیش کر کے فرمایا چونکہ یہ دونوں بیان حکیم نورالدین خلیفہ اول کے سامنے شائع ہوئے تھے اس لئے بحکم نبی الامر المدینہ حکیم صاحب بھی ان بیانوں کے مصدق ہیں۔ چونکہ مناظرہ میں مخاطب قادیانی مبلغ تھے اس لئے فرمایا یہ مت کہنا کہ محمد علی ہماری جماعت کا آدمی نہیں، غیر مبائع ہے اس لئے اس کا قول ہم پر حجت نہیں، کیونکہ یہ شہادت اس وقت کی ہے جب محمد علی کی مدح میں قادیان میں قصیدے لکھے جاتے تھے تمام جماعت ان کی فضیلت پر متفق تھی ساری جماعت میں وہ مایہ ناز تھے۔

چوتھا گواہ آپ نے موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) کو پیش کیا جنہوں نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اقرار کیا ہوا ہے کہ یہ اعلان ایک انذاری پیش گوئی ہے۔

فرمایا پیش گوئی جملہ خبریہ ہوتی ہے جس کا صدق ضرور ہوتا ہے۔ ان چار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گواہوں کے بیانات حاضرین کو خوب ذہن نشین کرائے گئے۔

فریق ثانی کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن بی اے گجراتی پیش ہوئے۔ان چاروں شہادتوں کی نسبت تو یہ ایک حرف بھی نہ کہا۔کہا تو یہ کہا کہ:

مرزا غلام احمد کا اعلان آخری فیصلہ، دعائے مباہلہ تھی۔آپ (ثناءاللہ امرتسری) نے چونکہ مباہلہ سے انکار کر دیا تھا اس لئے مباہلہ منعقد نہیں ہوا لہذا یہ اعلان حجت نہ ہوا۔

مولانا ثناءاللہ نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء اور حقیقۃ الوحی میں ۱۹۰۶ء میں اعلان کیا تھا کہ میں آئندہ کسی کو مباہلہ کا چیلنج نہ دونگا۔ پھر یہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والہ اشتہار آخری فیصلہ چیلنج مباہلہ کیوں کر ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں فریق ثانی کو بڑی دقت پیش آئی اور اس نے پہلو بدل کر کہا کہ یہ اعلان مرزا صاحب کا نہیں بلکہ آپ (ثناءاللہ) نے جو ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا یہ اعلان اس کی منظوری ہے۔

مولانا ثناءاللہ نے فرمایا میں نے جو ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو چیلنج دیا تھا اس کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے اخبار الحکم ۳۱ مارچ اور بدر ۴۔اپریل میں چھپا تھا کہ ہم اس چیلنج کے مطابق مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہو جائے گی۔ وہ کتاب ہم آپ کو بھیج کر معلوم کریں گے کہ آپ نے اس کو پڑھ لیا ہے۔ پھر مباہلہ کریں گے۔کتاب ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر مجھے نہ ملی تو جون ۱۹۰۷ء میں میں نے تقاضا کیا تھا۔حسب تحریر مرزا صاحب کتاب مجھے مل جاتی۔میں اسے پڑھ لیتا۔اور مرزا صاحب میرا امتحان لے لیتے تو اس کے بعد مباہلہ ہونا چاہیے تھا۔اب انصاف سے بتاؤ کہ ۱۵ اپریل ۱۸۰۷ء کا اشتہار آخری فیصلہ اعلان مباہلہ کیسے ہوا؟ کیا کوئی حاکم کسی مقدمہ کی تاریخ ۱۵ فروری مقرر کر کے یکم جنوری کو فیصلہ سنا دے تو یہ حاکم منصف ہے یا ظالم۔

تقریر بڑی بسیط اور لطیف تھی جس کو حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا اور فائدہ اٹھایا لاہور میں یہ مناظرہ بے مثل رہا اور رہے گا۔انشاءاللہ

خدا کا شکر ہے کہ دلائل کی رو سے حاضرین پر واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب ایک طرف تو توہین مسیح کے مرتکب ہوئے ہیں اور دوسری طرف اپنے اعلان کی رو سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے مرکر خدا کے ہاں کاذب ٹھہرے ہیں۔ الحمد لله علی ذلك

ناظرین کرام! مولوی محمد علی صاحب لاہوری جو مولانا ثناء اللہ کی دعوت مناظرہ پر، ہاں، نہیں کرتے اس کی وجہ یہی ہے کہ مولوی صاحب موصوف جانتے ہیں کہ میرا لکھا ہوا پیش کیا جائیگا اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیباً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۰ ص ۴۔۶)

آخری فیصلہ کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! حق تو یہ ہے کہ آخری فیصلہ مرزا قادیانی نے امت مرزائیہ کو جس قدر پریشان کر رکھا ہے کسی اور امر نے ان کو اتنا پریشان نہیں۔ لاہوری جماعت نے تو وہی جواب دیا جو گذشتہ سال دیا کہ پہلے وفات مسیح پر، پھر دجال، پھر مجددین وغیرہ پر بحث ہو، ان مباحث کے فیصلے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر بحث ہوگی۔ ان امور کے تصفیہ کے لئے بھی عجیب طریق اختیار کیا ہے جس کے جواب کے لئے خدا نے یہ سبب بنا دیا کہ لاہور ہی میں جلسہ عام میں مباحثہ ہوا جس میں قریباً ۱۵۔۱۶ ہزار آدمی ہوں گے۔ سب نے حقیقت حال بھانپ لی۔ لیکن قادیان سے جو جواب آیا وہ قادیان ہی کے لائق تھا کیونکہ جس طرح قادیان ایک بے نظیر بستی ہے اس کے رہنے والے خصوصاً خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) بھی بے نظیر ہیں۔ ہمارے اشتہار کا جواب خلیفہ قادیان نے حسب ذیل دیا ہے:

> ہمیں اس اشتہار کی کیا پرواہ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جماعت روز بروز زیادہ ہو رہی ہے مولوی ثناء اللہ اگر ہماری ترقی میں روک ہوتے تو یہ ترقی نہ ہوتی دیکھئے اس سال بیس ہزار آدمی شریک جلسہ ہوئے ہیں سات سو نئے اشخاص داخل بیعت ہوئے ہیں۔

بہت خوب! نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ جس قوم کی ترقی ہو، مخالف کی بات نہ سنے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ اس سے گفتگو کرے، پھر امت مرزائیہ عیسائیوں اور آریوں سے کیوں آئے دن سر جوڑا کرتی ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ عیسائی کس قدر ترقی کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے مرزائیوں کی ترقی کا یہ حال ہے کہ مرزا صاحب متوفی اپنی امت کا شمار چار لاکھ بتاتے رہے مگر جدید مردم شماری میں پنجاب کی ساری جماعت (قادیانی، لاہوری) ۵۶ ہزار ہی نکلی۔ ان کے علاوہ پانچ دس ہزار دیگر بلاد کے احمدی ہوں گے جو بقول خلیفہ محمود احمد بہت ہی کم ہیں، سارے مل ملا کر ۶۶ ہزار ہوں گے۔ کیا یہ ترقی اصلی ہے یا ترقی معکوس؟ برخلاف اس کے آریوں کا شمار نئی مردم شماری میں دس لاکھ تک پہنچا ہے اور عیسائیوں کا قریباً پچاس لاکھ تک۔

خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ آخری فیصلے کو ہم اپنی راہ میں رکاوٹ نہیں جانتے۔ ہاں صاحب! روک کا آپ کو پتہ لگ جاتا اگر آپ یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو بمقام لاہور ملک عبدالرحمٰن قادیانی سے ہمارا مناظرہ سنتے۔ یقین ہے کہ آپ یا تو ہم سے متفق ہو جاتے یا اپنے مبلغوں کو بحلف تاکید کرتے کہ خبردار اس مبحث پر کبھی مناظرہ نہ کرنا۔

خلیفہ قادیان نے یہ بھی کہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ اپنے ہی قول سے مسیلمہ کی زندگی میں ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کے پاس (میرے خلاف) ایسی زبردست دلیل ہے تو پھر آپ اس امر (آخری فیصلہ) پر فیصلہ کن مناظرہ کرنے سے کیوں جان چراتے ہیں۔ ذرہ سامنے تو آئیں پھر دیکھیں کہ خدا کی مدد کس کے شامل حال ہوتی ہے۔

خلیفہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اپنی جماعت میں اتنا ذلیل ہو گیا ہے کہ اس کی سرداری کی بجائے انہوں نے ایک ریٹائرڈ پٹواری کو امیر بنا لیا ہے۔ جناب کو معلوم نہیں کہ آپ کے مقابلے میں لاہور میں حضرت، ایدہ اللہ، امیر بنائے گئے تو آپ کو کتنی ذلت پہنچی ہوگی۔ ناظرین! یہ سب باتیں دراصل مناظرہ سے جان بچانے کے حیلے بہانے ہیں۔ پس وہ یاد رکھیں

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۱ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی عمر

جناب مولوی محمد علی صاحبؒ تارکش، جے پور سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت نعمت اللہ شاہ ولی مرحوم کے ایک شعر کی شرح میں اپنے رسالہ نشان آسمانی میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار مے بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی بسر کرے گا اب واضح رہے کہ یہ عاجز (مرزا قادیانی) اپنی عمر کے چالیس برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی (۸۰) تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوئی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے، دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ واللہ علی کل شیءقدیر۔

(نشان آسمانی۔ص ۱۵)

اس سے قبل اسی رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۷۔۸ پر لکھتے ہیں:

انہیں اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ مبعوث ہونے وقت سے چالیس برس تک عمر پائے گا.... براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں سال میں مبعوث ہوا جس کو گیارہ برس کے قریب گذر گئے۔

ان ہر دو مقاموں پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہونا اور بعد مبعوث ہونے کے چالیس برس تک زندہ رہنا بیان کیا ہے۔نعمت اللہ صاحب ولی کے شعر سے ہی نہیں بلکہ اپنے الہام سے بھی۔

رسالہ نشان آسمانی، مرزا صاحب قادیانی نے مئی ۱۸۹۲ء میں لکھا۔اس وقت اپنی عمر پچاس سال کی لکھ رہے ہیں۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔اس حساب سے ٹھیک سولہ برس بعد رسالہ نشان آسمانی لکھنے کے آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبعوث ہونے یا ملہم ہونے کے بعد آپ ۲۶ سال زندہ رہے۔ جینا چاہیے تھا آپ کو چالیس سال تک۔ گویا ۱۴ سال قبل ہی بعمر ۶۶ سال انتقال فرمایا۔

دیکھو نشان شدہ مقام۔ افسوس ہے جو نشان مرزا غلام احمد صاحب اپنی صداقت میں پیش کیا کرتے ہیں اسی سے ان کی تکذیب ثابت ہو جاتی ہے:

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۱ ص ۵،۶)

خلیفہ قادیان کی ایک نئی چال

آخر باپ کے بیٹے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا مرزائی مباحث میں سب مسائل گویا ماتحت عدالتوں کے احکام ہیں۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ ان میں ہے تو آخری فیصلہ ہے جس کو مرزا صاحب متوفی نے خود آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا جس کا مضمون صرف اتنا تھا کہ:

اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جھوٹے کو پہلے موت دے

آخری فیصلہ پر بہت دفعہ گفتگو ہوئی۔ مسلمہ منصف نے فیصلہ دیا۔ ہم نے تین سو روپیہ انعام بھی لیا۔ ان سب واقعات نے قادیان اور لاہور کا قافیہ ایسا تنگ کیا ہے کہ بات بنائے نہیں بنتی۔ سوجھائے نہیں سوجھتی۔ آخر سوچ بچار کے بعد خلیفہ قادیان نے اس دفعہ ایام جلسہ (قادیان) میں خطبے میں ایک لمبی تقریر فرمائی جس میں آخری فیصلہ کا مفصل ذکر کیا۔ پرانی باتوں کے علاوہ نئی بات اس میں یہ اضافہ کی ہے کہ مجھ سے حلف کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

اگر وہ (ثناء اللہ) اپنی باتوں پر مصر ہیں تو اب بھی ان کے لئے موقع ہے اور اگر ان میں ذرہ بھی تخم دیانت کا باقی ہے تو میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ اپنے اخبار میں شائع کر دیں کہ میں مرزا صاحب کو مفتری، کذاب اور دجال خیال کرتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع کیا ہوا طریق مقابلہ تسلیم کرلیا تھا۔اور اس کو صداقت کے پرکھنے کا معیاراس وقت بھی سمجھتا تھا اور اب بھی سمجھتا ہوں ۔اور یقین رکھتا ہوں کہ مرزا صاحب میرے مقابلے کی وجہ سے ہلاک ہوئے ۔اے خدا! اگر میں اس دعوی میں جھوٹا اور کاذب ہوں تو مجھے اپنے عذاب سے ہلاک کردے ۔اس دعا کے شائع کرنے کے بعد اگر قریب ترین عرصہ میں وہ اللہ تعالی کی لعنت میں گرفتار نہ ہو جائیں اور خدا تعالی کی قہری تجلیات کا نشانہ نہ بن جائیں تو بے شک وہ اپنے آپ کو سچا سمجھیں (الفضل ۴ جنوری ۱۹۳۴ء)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ ہم حیران ہیں اور ہماری حیرانی فرقہ ہذا کے شروع ہی سے یہ ہے کہ یہ لوگ دعوی تو کرتے ہیں کہ ہم شریعت اسلام (قرآن و حدیث) کے پابند ہیں مگر ان کی جوابی گفتگو نہ قرآن سے مبرہن ہوتی ہے نہ حدیث سے مدلل ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی نبوت کا ہے۔میں اس کا منکر (کافر) ہوں ۔کوئی آئت یا حدیث اس دعوی پر شاہد نہیں ہے کہ کافر اپنے کفر پر قسم کھائے۔ کیونکہ کافر کو خدا کے نزدیک موردالزام اور مستوجب عذاب کرنے کے لئے اس کا کفر کافی ہے۔اس میں حلف کی ضرورت نہیں ۔قرآن مجید ناطق ہے کہ کافروں کا انکار محض سادہ لفظوں میں ہوتا تھا۔ ہاں اس کے جواب میں نبی رسول قسم کھاتے تھے۔ غور سے پڑھئے

و یقول الذین کفروا لست مر سلاً ۔ قل کفی با للہ شھیداً بینی و بینکم و من عندہ علم الکتا ب۔(الرعد :۴۳) یعنی کافر لوگ کہتے ہیں تو رسول نہیں ہے۔تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے)۔

اس آیت مبارکہ سے ہمارے دونوں دعوے ثابت ہوتے ہیں کہ

۱: منکر نبوت کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے اور

۲: یہ کہ مدعیان نبوت (انبیاء کرام) قسم کھاتے تھے۔

کافروں کو کسی نبی نے نہیں کہا کہ تمہارا محض انکار (کفر) کافی نہیں حلف اٹھا کر انکار کرو یہ تو ہے مسئلہ کی شرعی صورت ۔کہ امت مرزائیہ کا کوئی حق نہیں کہ مجھ سے یا کسی اور منکر سے مطالبہ حلف کریں۔اگر ایسا کرنا چاہیں تو پہلے شرعی دلیل پیش کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے حلف کا نتیجہ بتانے میں آپ (محمود احمد) نے اپنے والد کو بھی مات کر دیا۔ کیا خوب لکھتے ہیں:

قریب ترین عرصہ میں اللہ کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

سنو۔ جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے جب میں نے حسب چیلنج مرزا صاحب قادیان میں پہنچ کر مرزا صاحب کو میدان میں نکلنے کی تکلیف دی تھی۔

پہلے جواب ملا کہ ہم (مرزا صاحب) تین گھنٹے تقریر کر کے تمہیں سمجھائیں گے ۔مگر تم زبان سے ایک حرف تک نہ بولنا بلکہ صم بکم ہو کر خاموشی سے سنتے جانا۔

میں نے جواب میں لکھا تھا کہ تین گھنٹوں کے جواب کے لئے مجھے ۵ منٹ ہی عنائت ہوں۔ جواب آیا کہ جو کچھ ہم نے کہا وہی ٹھیک ہے تم لعنت لے کر قادیان سے جاؤ گے۔ بس چلے جاؤ۔، اس فرمان شاہی کے ماتحت ایک لعنت (قادیان سے کامیاب واپسی) تو ایک عرصہ دراز سے مجھ پر وارد ہے (جو دراصل رحمت الٰہیہ ہے)۔ معلوم نہیں یہ دوسری لعنت بھی اسی قسم کی ہوگی یا کسی اور نوع کی۔

بھلے آدمی عقل وفہم تو مراقی خاندان میں مفقود ہوتا ہے شرم وحیا تو ایسی چیز نہیں کہ کوئی شریف آدمی اس کا خیال نہ رکھے۔ بغور سنئے

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہمارا بلکہ کل دنیائے اسلام کا انکار ان کے دعوی کے متعلق ہے کہ وہ اپنے دعوی الہام میں جھوٹے تھے۔ اس امر پر باوجود غیر ضروری ہونے کے میں خود قادیان کے بھرے جلسے میں قسم کھا چکا ہوں۔ جس کے الفاظ قادیانی اخبار الفضل نے خود نقل کئے تھے:

میں (ثناء اللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی آسمان پر زندہ ہیں۔ (الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

کیا سچے اور صادق نبی کے حق میں حلفیہ یہ کہنا کہ وہ جھوٹا ہے خدا کے ہاں موجب عذاب اور باعث مؤاخذہ نہیں ہے؟ پھر اسکا نتیجہ کیا ہوا؟ دنیا نے دیکھ لیا اور دیکھ رہی ہے کہ جھوٹے کو عدم آباد رخصت ہوئے عرصہ ہو گیا اور سچا آج (۱۹۳۴ء میں) بھی یہ سطور لکھ رہا ہے

پھر اس کے بعد تم لوگوں نے قسم کی رٹ لگائی تو ۲ اپریل ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث امرتسر میں حلفیہ مضمون لکھا جسے حسب ضرورت اشتہار کی صورت میں بھی دور دراز ممالک میں پہنچایا گیا۔سارا مضمون آج پھر درج کیا جاتا ہے ۔توجہ سے پڑھئے

خدا کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا

قادیانی مذہب کے بانی نے جو رنگ نکالے اور اختیار کئے وہ باخبر ناظرین سے مخفی نہ ہوں گے ۔ پہلے مجدد بنے ، پھر مثیل مسیح ہوئے، پھر مسیح موعود ہوئے ۔ مہدی بنے ۔کرشن جی ہوئے ۔ان دعاوی پر پہلے نقلی دلائل سے بحث کرتے رہے پھر روحانیت سے کام لینے لگے ۔ یہاں تک کہ آخری حربہ ان کا دعا ہے ۔جس کو بصورت اشتہار شائع کیا جس کا نام ہے: آخری فیصلہ ۔اس آخری فیصلہ میں انہوں نے دعا کی کہ ہم (مرزا قادیانی اور ثناءاللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے ۔

اس کے بعد جو واقعہ ہوا وہ ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کو معلوم ہے ۔مرزا صاحب آنجہانی ہوگئے ۔اور ثناءاللہ آج تک بحکم الٰہی ایں جہانی ہے ۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزا صاحب کی امت اس آخری فیصلہ کی وہی قدر کرتی جو اس کا حق تھا مگر امت مرزائیہ نے اس میں نئی نئی پخیں نکالیں ۔ سب سے پہلے اس مضمون پر مباحثہ کا ارادہ کیا ۔نہ صرف ارادہ کیا بلکہ اپنی طرف سے تین سو روپیہ انعام بھی رکھا ۔ چنانچہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ مباحثہ ہوا ۔جس میں حسب فیصلہ سرپنچ صاحب مبلغ تین سو روپیہ بھی میں نے وصول کیا ۔اس کے بعد قادیانی امت نے یہ پخ نکالی کہ مولوی ثناءاللہ مئوکد بعذاب میعادی ایک سال قسم کھائے ۔جس میں ذکر ہو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال تک مجھ پر اور میری عیال پر عذاب نازل ہو ۔اور اس قسم پر انعام کا وعدہ بھی کیا گیا ۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ انعام پر قسم کھاؤں تو تم لوگ کہو گے کہ طمع زر میں قسم کھائی ہے ۔ اس لئے میں بغیر زر وصول کئے قسم کھاتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں جھوٹے تھے ۔ یہ قسم کسی خاص مخفی جگہ میں نہیں کھائی بلکہ قادیان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے اسلامی جلسہ عام میں کھائی جس میں قادیانی جماعت کے بھی چند آدمی شریک تھے۔ اور اپنے کانوں سے سن اور آنکھوں سے کیفیت جلسہ دیکھ رہے تھے (چوہدری ظفراللہ صاحب قادیانی نے اس جلسے کا حال لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

۱۹۲۱ء میں حنفی اور اہل حدیث مسلک کے علمائے کرام نے مشترکہ اعلان کیا کہ وہ قادیانیت کو مغلوب کرنے اور قادیان کو فتح کرنے کے لئے قادیان میں ایک زبردست مشترکہ جلسہ کریں گے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے علمائے کرام کا ایک عظیم اجتماع قادیان میں ہوا۔ دیگر اعلانات کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ ہم مرزا صاحب کی قبر کھود کر دیکھیں گے۔ اگر ان کے جسم کو قبر میں کوئی گزند نہ پہنچا ہو تو ہم ان کے دعوی کی صداقت کو تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ ثابت ہو جائے گا کہ ان کا دعوی.. جھوٹا ہے۔ ایسے اعلانات کی وجہ سے حفظ امن اور شعائر اللہ کی حفاظت کے متعلق جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوگئی۔ .. جلسہ سے ایک روز پہلے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود) کا ارشاد موصول ہوا کہ احمدیہ ہوسٹل (لاہور) کے طلباء کو ساتھ لے کر فوراً قادیان پہنچ جاؤ... فجر کی اذان ہو رہی تھی کہ ہم مسجد مبارک کے چوک میں (قادیان) پہنچ گئے ۔۔ نماز کے فوراً بعد سب کی ڈیوٹی لگا دی گئی۔ مجھے ارشاد ہوا کہ (مسلمان) علمائے کرام کے جلسے میں حاضر رہوں اور اگر کوئی اشتعال انگیز بات کی جائے تو مجسٹریٹ صاحب کو توجہ دلاؤں ... ہر چوکی پر ڈیوٹی دینے والے مستعد تھے۔ سب سے زیادہ خطرے اور اعزاز کی ڈیوٹی حضرت مسیح موعود کے مزار پر پہرہ کی ڈیوٹی تھی۔ حفاظت کی سہولت کی خاطر حضور (مرزا غلام احمد) کے مزار اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نوردین) کے مزار کے گرد جلدی میں ایک کچی دیوار چاروں طرف کھڑی کر کے اس پر چھت ڈال دی گئی تھی۔ دیوار کے گرد اور چھت پر پہرہ تھا۔ احمدیہ ہوسٹل (لاہور) کے طلبا میں سے بعض کی ڈیوٹی اس مقام پر تھی۔...

علمائے کرام کے جلسے میں بفضل اللہ کوئی ناگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ فالحمد للہ تقریریں تو بے شک سلسلے کی مخالفت میں تھیں جلسے کی غرض ہی یہی تھی لیکن کوئی بات عملا فساد اشتعال انگیزی یا شرانگیزی کی نیت سے کہی گئی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ (تحدیث نعمت۔ص۲۱۲۔۲۱۵)

چنانچہ میری اس قسم کا ذکر قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۴ اپریل ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۹ پر مرقوم ہے ۔ اس کے بعد ۱۹۲۳ء میں میں حیدرآباد دکن گیا تو وہاں کے مرزائیوں نے حلف طلبی کا اشتہار دیا اور دس ہزار روپے دینے کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وعدہ کیا۔ مضمون یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ حلف اٹھائیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال تک مجھ پر عذاب الٰہی نازل ہو۔ جس کے جواب میں میں نے جلسہ عام میں اعلان کیا کہ میں اس قسم کی حلف یہاں بھی اٹھانے کو تیار ہوں مگر ایسے طریق سے جو فیصلہ ہو وہ اس طرح کہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد اقرار نامہ لکھ دیں کہ مولوی ثناء اللہ میعاد مقررہ میں مبتلائے عذاب نہ ہوا تو میں اپنے باپ کا مذہب چھوڑ دونگا، دس ہزار روپیہ وہ اپنے پاس ہی رکھیں۔ اس اقرار کی وجہ یہ ہے کہ حسب تجویز فریق ثانی سال کے اندر مبتلائے عذاب ہونے کی صورت میں جب میں جھوٹا ہوا تو سال کامل بخیریت رہنے سے یقیناً سچا ہونگا۔ چونکہ یہ انہی کی تجویز ہے لہذا ان کو اسے تسلیم کرنا چاہیے۔ یہ جواب میں نے ہزاروں حاضرین کے بھرے جلسہ میں دیا۔ اور اشتہار بھی اس مضمون کا شائع کیا گیا۔ مگر مرزائی اور خاموشی؟ ناممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حقانیت کے مقام میں خاموش ہو جانا ایک بڑا وصف روحانی ہے جس کا نام ایمان اور حیا ہے خدا جسے نصیب کرے وہی بہرہ ور ہوسکتا ہے۔ ورنہ خالی خولی دعووں سے کچھ نہیں بنتا۔

اس کے بعد فروری ۱۹۲۶ء میں میں پشاور گیا تو وہاں کی جماعت مرزائیہ نے حلف طلبی کا اشتہار دیا۔ ان کو بھی وہی جواب دیا گیا کہ آئے دن کی حلف خوری بے کار ہے۔ اس طرح تو ہر مقامی جماعت مرزائیہ مجھ سے حلف طلب کرتی رہے گی۔ خلیفہ قادیان میرے سامنے آئیں۔ تو میں نئے سرے سے حلف اٹھا سکتا ہوں۔ اس کے بعد ۲۷۔۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کو گوجرانوالہ کے جلسہ میں پہنچا تو دیکھا کہ وہی پشاوری اشتہار گوجرانوالہ کی قادیانی جماعت نے اپنے نام سے شائع کر کے حلف کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں میں نے علاوہ سابقہ جواب کے بھرے جلسہ میں کذب مرزا پر حلف اٹھالی۔ مگر اس پر بھی بس نہیں ہوئی۔ قصبہ سرہند ریاست پٹیالہ سے چند مرزائیوں کا لکھا ہوا خط مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۶ء پہنچا کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی پر حلف مئوکد بموت میعادی ایک سال اٹھاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان عقل مندوں نے اتنا بھی نہیں لکھا کہ سال کے بعد وہ کیا کریں گے ۔ یعنی بعد حلف اگر میں سال کے اندر مر گیا تو بقول تمہارے جھوٹا ہونگا۔ لیکن سال تک زندہ رہا تو پھر تم مرزا صاحب کو جھوٹا اور مجھے سچا مان لو گے؟ اس کا کوئی ذکر نہیں ۔ حیرت ہے ان لوگوں کے دل و دماغ پر غضب الٰہی نے کیسا قبضہ کر رکھا ہے کہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جس شخص کے ساتھ ہمارے نبی رسول مہدی اور کرشن (مرزا غلام احمد) نے خدا سے آخری فیصلہ کی دعا کی اور اس دعا کی قبولیت کا الہامی اعلان بھی کر دیا (ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء) ہم امتی ہو کر اسی شخص کو قسموں پر قسمیں دینے کی درخواست کرتے ہیں اور اس قسم کا نتیجہ بھی نہیں بتاتے ۔تو کیا دیکھنے والے ہمارے حق میں یہ نہ کہیں گے۔ فما لھئو لاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا (یہ کیسی قوم ہے کہ سچی بات سمجھنے کی طرف نہیں آتی)

خادم دین ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری۔

دیکھئے یہ کیسا صاف اور حلفیہ مضمون ہے۔ باوجود اس کے حلف کا تقاضا ہے۔کیا خدا کو یاد نہیں رہا؟ کیا اس کے علم میں میرے حلف کا واقعہ درج نہیں ہوا؟ کیا وہ ساری مسل گم ہوگئی ہے؟ اللہ اکبر ۔کیسی لغو اور کمزور حرکت ہے۔اس نبی کے خلیفہ کی طرف سے جس کا دعویٰ تھا

الا اننی اسد و انك ثعلب
الا اننی فی کل حرب غالب

(سن اے مخالف میں شیر ہوں تو لومڑی ہے۔ میں ہر جنگ میں غالب رہتا ہوں)

رہا یہ حصہ کہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کو اس وقت حق اور فیصلہ کن جانتا تھا اور ایسا ہی اب بھی جانتا ہوں ۔ یہ بھی مغالطہ اور فریب دہی ہے۔سنو میں تمہارے نبی کا منکر بلکہ بقول ان کے ابوجہل ہوں (حقیقۃ الوحی) کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ایسا ہونا شرعا وعقلا جائز ہے کہ سچے رسول کی دعا یا پیش گوئی کی تصدیق ابوجہل سے کرائی جائے۔تم سوچو تو سہی کہ کیا کہتے ہو۔ایسا کہنے میں تم اپنے نبی کی ہتک تو نہیں کرتے ؟ سنو۔ہم لوگ اس دعا کو پیش کرتے ہیں تو اسی طرح پیش کرتے ہیں۔جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح تمام منکرین الوہیت مسیح، مسیح کا قول مندرجہ انجیل : اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا. نیز یہ فقرہ کہ: اس نے چلا کر جان دی ۔، مسیح کی الوہیت باطل ثابت کرنے کے لئے پیش کیا کرتے ہیں ۔ ورنہ نہ ہم نہ آپ نہ کوئی اور مسلمان اس مقولہ کو صحیح جان سکتا ہے کیونکہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت مسیح سولی پر مرے تھے ۔لیکن مناظرہ میں بطور الزام عیسائیوں کے سامنے پیش کر کے بزور جواب کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اس مطالبے میں تم لوگ بھی سب مناظرین کے ساتھ ہم نوا رہتے ہو۔پس آئندہ کو ایسا لکھتے اور کہتے ہوئے اپنی اور ہماری حیثیت ملاحظہ کر لیا کریں ۔ایسا نہ ہو کہ آواز آئے ۔

بک رہا ہے مراق میں کیا کیا۔کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۲ ص ۳۔۵)

جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی تعداد کا شمار تو جتنا ہے وہ معلوم ہے مگر ان لوگوں کے اقوال اتنے مختلف ہیں کہ اس پر ارشاد خداوندی انکم لفی قول مختلف (تم آپس میں سخت مختلف القول ہو) بالکل صحیح ہے۔آج عام شمار کا ذکر نہیں خاص شرکاء جلسہ کا ذکر ہے ۔خلیفہ قادیان حاضری بیس ہزار بتاتے ہیں،مگر ان کے سگے برادر خورد جو کہتے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

جلسہ قادیان کے مہمانوں کی تعداد بھی ایک عجیب وغریب معمہ ہے جو سمجھ میں آنے کا نام ہی نہیں لیتا۔۱۹۳۲ء کے جلسہ کے مہمانوں کی تعداد الفضل نے ۲۰ ہزار سات سو باون بیان کی تھی اور جلسہ گاہ کا رقبہ ۱۲۰ ضرب ۱۳۰ فٹ بتلایا تھا،اور اس کے ساتھ ہی یہ تحریر کیا تھا کہ:

جلسہ گاہ کی گنجائش کو دیکھتے ہوئے مہمانوں کی تعداد کا اندازہ بیس ہزار سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زیادہ کا ہے (الفضل قادیان یکم جنوری ۱۹۳۳ء)

ہمارے معاصر کو یاد ہوگا کہ اس محولہ بالا اعداد وشمار کے متعلق ہم نے انہی ایام میں مندرجہ ذیل گذارش کی تھی۔

اگر ریاضی کے ان قواعد کے ذریعہ جو دنیا میں رائج ہیں اور جن سے ہر سلیم العقل انسان کام لیتا ہے حساب کیا جائے تو مذکورہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد آدمی نہیں بیٹھ سکتے اس لئے جلسہ گاہ کی وسعت کے ذریعہ قائم شدہ حسن ظن بالکل غلط اور بے حقیقت ہے (پیغام صلح ۷ جنوری ۱۹۳۳ء)

لیکن الفضل نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے اس معمہ کی پیچیدگیاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں اب ہمارے معاصر کے بیان کے مطابق جلسہ گاہ کا رقبہ ۱۳۰ ضرب ۱۳۰ فٹ تھا اور مہمانوں کی تعداد ۱۹ ہزار ایک سو ۴۳ تھی۔ گویا اس کے بیانات کے مطابق ۱۲۰ ضرب ۱۳۰ فٹ میں تو بیس ہزار سے بھی زیادہ آدمی سما سکتے ہیں اور ۱۳۰ ضرب ۱۳۰ کی رقبہ کی جلسہ گاہ میں صرف ۱۹۱۴۳، آدمیوں کے لئے جگہ نکل سکتی ہے وہ بھی اس مشکل سے، باوجودیکہ جلسہ گاہ میں وسعت پیدا کی گئی تھی پھر بھی ہجوم کا یہ عالم تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریروں کے وقت تنگی محسوس کی گئی اور احباب کے سمٹ کر بیٹھنے کے باوجود بہت لوگ کھڑے رہنے پر مجبور ہوئے۔ (الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

مدیر الفضل تو ہمیں حسب عادت گالیاں ہی دیں گے لیکن کوئی قادیانی ریاضی دان ہیں جو اس عجیب وغریب معمہ کو شریفانہ طریق پر حل کرسکیں۔

ہمارے حساب تو جلسہ گاہ کے رقبہ میں مذکورہ اضافہ سے صرف چند سو سامعین کیلئے مزید گنجائش نکل سکتی ہے۔ ۱۹۳۲ء کی جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ سات ہزار آدمی سما سکتے تھے، اب کے ساڑھے سات ہزار، حد پونے آٹھ ہزار سمجھ لیجئے۔ انیس یا بیس ہزار کی تعداد کے بیان کو شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ کے منتظمین مہمانوں کی تعداد کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازہ کھانے کی پرچیوں سے لگاتے ہیں۔ وہاں کھانا اول تو بے احتیاطی سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ دوسرے قرب و جوار سے غیر قادیانی دیہاتی اس دعوت عام سے فائدہ اٹھانے کے لئے کثیر تعداد میں قادیان پہنچ جاتے ہیں اورصرف کھانا کھا کر واپس تشریف لے جاتے ہیں۔ مہمانوں کی اصل تعداد وہی چھ سات ہزار ہوتی ہے۔ اس بات کی تصدیق الفضل کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی ہوسکتی ہے:

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کا اس وقت تک یہی طریق ہے کہ کھانے کی پرچیوں سے شمار کیا جاتا ہے اس کے مطابق ۲۷ دسمبر کی شام کو مہمانوں کی تعداد ۱۸۷۱۱ تھی اور ۲۸ دسمبر کی شام کو ۱۹۱۴۳ تھی۔ یہ تعداد گذشتہ سال کی نسبت کسی قدر کم ہے۔ لیکن اس کی وجہ مہمانوں کی کمی نہیں بلکہ یہ ہے کہ اب پرچیوں کے چیک کرنے کا انتظام خاص طور پر کیا گیا اور کوشش کی گئی کی ضرورت سے زائد کھانا نہ دیا جائے۔ ورنہ خدا تعالی کے فضل سے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تھی۔

(الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

ان سطور میں الفضل نے تسلیم کیا ہے:

۱۔ گذشتہ سال کی نسبت اب کے مہمانوں کی تعداد زیادہ تھی

۲۔مہمانوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود کھانے کی پرچیوں کا شمار کم تھا

۳۔ یہ پرچیوں کو چیک کرنے کا نتیجہ ہے۔ ۴۔گذشتہ سال مہمانوں کی جو تعداد پرچیوں کے شمار سے بتائی تھی وہ بالکل غلط تھی۔

اس اعتراف کے بعد ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ممکن ہے پرچیوں کا چیک گذشتہ سال کی نسبت بہتر ہو لیکن ابھی تک اس میں مزید گنجائش کی ضرورت ہے کیونکہ اس سال بھی بہت سا کھانا ضائع گیا ہے ورنہ مہمانوں کے لئے جن کی تعداد چھ سات ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی موجودہ مقدار سے تہائی کھانا کافی ہوسکتا تھا قادیانی انجمن کی ناگفتہ بہ مالی حالت جلسہ سالانہ پر خود جناب میاں صاحب بیان فرما چکے ہیں اس کی موجودگی میں اس قدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسراف ہرگز نہیں ہونا چاہیے امید ہے کہ جناب میاں صاحب اور منتظمین جلسہ اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ (پیغام صلح لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۳۴ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ابھی ہمارا حق باقی ہے کہ ہم یہ بتائیں کہ جلسہ قادیان میں قریب نصف کے مسلمان (منکرین مرزا) تماش بین بھی شریک تھے جو وہیں مخول ٹھٹھا کرتے پھرتے تھے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کن باتوں کو معیار صداقت بناتے ہیں اور جو اصل معیار صدق ہے اس سے کس طرح چشم پوشی کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ارشاد ہے: و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۲ ص ۵، ۶)

امیر المومنین سید احمد رائے بریلویؒ

مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ اور مرزا صاحب قادیانی

آج جو ہندوستان میں توحید وسنت کا نام سنا جاتا ہے، چاہے وہ تحریک اہل حدیث کی صورت میں ہو، یا دیوبندی تحریک کی صورت میں، ان سب حرکتوں کا مرکز مولانا شہید دہلویؒ ہیں جن کی شان میں مولانا حالی مرحوم کا ایک بند تھوڑے سے تصرف سے بالکل صادق آتا ہے:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

مولانا اسماعیل شہید کو خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے پیدا کیا تھا اس کو آپ نے اچھی طرح سرانجام دیا۔ پہلے اصلاحی تعلیم بصورت وعظ وتذکیر شروع کی۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف پر متوجہ ہوئے۔ آخر اس کام میں لگے جس کی بابت ارشاد ہے :

ذروۃ سنا مہ الجھاد (اسلام کی سربلندی جہاد سے ہے)

مرحوم نے حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کو بحکم الآ ئمة من القریش اپنا امیر بنایا۔ امیر صاحب بھی بڑے صاحب ارشاد اور تیغ زن تھے کیونکہ عرصہ تک فوج میں سپاہی اور افسر رہ چکے تھے۔ دونوں بزرگوں نے اس زمانہ کی ظالم حکومت (سکھ قوم) کا مقابلہ کر کے پشاور وغیرہ بلا دان سے چھین لئے۔ مگر آخر کار اس ملک کی مسلمان رعایا کی غداری اور کچھ اپنے افسروں کی ناتجربہ کاری سے فتح مبدل بہ شکست اور کامیابی مبدل بہ ناکامی ہوگئی۔ جس کا مسلمانان دنیا کو سخت رنج ہے۔ انا للہ۔

عرصہ دراز کے بعد معلوم ہوا کہ اس مذہبی اور قومی نقصان میں مرزا صاحب قادیانی کا اثر نحوست تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :

حضرت سید احمد شہید اور مولوی محمد اسماعیل شہید کا ذکر درمیان میں آیا (تو مرزا صاحب قادیانی نے) فرمایا،

ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور اس کی قبولیت کو سکھوں کے دفعیہ اور انگریزوں کو اس ملک میں لانے سے کیا۔ یہ ان کی دانائی تھی کہ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی نہیں کی بلکہ سکھوں کو اس قابل سمجھا کہ ان کے ساتھ جہاد کیا جائے۔ مگر چونکہ وہ زمانہ قریب تھا کہ مہدی موعود (مرزا) کے آنے سے جہاد بالکل بند ہو جائے گا اس واسطے جہاد میں ان کو کامیابی نہ ہوئی ہاں بسبب نیک ہونے کے ان کی خواہش اذانوں اور نمازوں کے متعلق اس طرح پوری ہو گئی کہ اس ملک میں انگریز آ گئے (واہ رے جھوٹی خوش آمد۔ ثناء اللہ امرتسری)

(ملفوظات احمدیہ۔ جلد اول صفحہ ۱۷۷)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی برکت (نحوست) اتنی طویل الذیل تھی کہ تشریف آوری سے قریباً سو سال پہلے ہی ایسا اثر کرتی تھی کہ مسلمان فاتح سے مفتوح ہو جاتے اور تشریف آوری کے بعد اسلامی حکومتوں پر جو زوال آیا وہ ایسا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ عیاں راچہ بیان

مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود مسلمانوں کے حق میں کہاں تک موجب برکت تھا یا کہاں تک باعث نحوست تھا، اس کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو مرزا صاحب قادیانی کا اول و آخر دونوں یکساں مضر اسلام ہیں۔ بالکل سچ ہے:

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں۔ کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۳)

قادیانی غوثیت اور قطبیت پر خلیفہ قادیان سے سوال

جناب منشی محمد عبدالکریمؒ، ڈگشائی سے لکھتے ہیں:

الفضل مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ کے سرورق پر بحوالہ الحکم۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء آپ کے پدر بزرگوار مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں:

یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی۔

براہ کرم اپنے سلسلہ قادیان کے ان حضرات کی فہرست شائع فرمائیں جن کو غوثیت اور قطبیت کے مدارج عطا ہوئے۔ نیز یہ کہ غوث اور قطب کس کو کہتے ہیں۔ یعنی انکے مدارج کی تفصیل اور تعریف بحوالہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مطلوب ہے

اگر آپ کو حوالے میسر نہ آئیں تو خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کریں۔ پبلک خود اس نتیجہ پر پہنچ جائے گی کہ کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔

(آپ کے سلسلہ کا دیرینہ خیر خواہ۔ محمد عبدالکریم از ڈگشائی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قابل نامہ نگار تکلیف کر کے خود ہی اصطلاحات قادیانیہ کی کتاب دیکھ لیں جس میں لکھا ہے کہ دمشق کے معنی قادیان، مرزا غلام احمد کا نام قرآن میں مسیح ابن مریم ہے۔ وغیرہ:

سرمستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۳،۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومنین پر مرزا صاحب کا حملہ

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ ساکن میاں ونڈ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو باوجودیکہ نبوت کا دعویٰ تھا مگر معجزات کے متعلق ان کی عجیب تقریریں ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶ میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات بیان کر کے لکھتے ہیں:

ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسے ہی متشابہات ہیں اور یہ معنی کرنا کہ گویا خدا نے اپنے ارادے اور اذن سے عیسیٰ کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے اگر خدا اپنے اذن و ارادے سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے تو وہ بلا شبہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سچے ٹھہر جائیں گے۔

یہ حملہ ان لوگوں پر ہے جن کا ایمان اس آیہ شریفہ پر ہے

و ر سو لًا الی بنی اسرا ئیل انّی قد جئتکم بآ یةٍ من ر بکم انّی ا خلق لکم من الطّین کھیئة الطّیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً باذن اللّٰه و ابریء الا کمه و الا بر ص و احی الموتی باذن الله و انبّئکم بما تأ کلو ن و ما تدّ خرو ن فی بیو تکم انّ فی ذلك لآیة لکم ان کنتم مو منین (آل عمران: ۴۹)

(ترجمہ) (وہ یعنی عیسیٰ بن مریم ہمارے پیغمبر ہونگے جن کو ہم بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے اور وہ ان سے کہیں گے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں یعنی معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں پرندے کی شکل کا سا بناؤں پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے اور خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کردوں اور جو کچھ تم کھایا کرو اور جو کچھ تم نے گھروں میں ذخیرہ کر رکھا ہے تم کو بتا دوں۔ بیشک اس بیان میں نشان ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ خبر حق تعالی نے مریم کو عیسی کے پیدا ہونے سے پہلے دی تھی جس کا حال بیان کر کے حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ نشانی انہیں لوگوں کے واسطے ہے جو ایمان والے ہیں۔اور یہ ظاہر بھی ہے کہ جن کو خدا کی خبروں پر ایمان نہ ہوان کو یہ بیان کیا مفید ہوگا مرزا صاحب جیسے شخص نے اس کو نہ مانا اور کفار کیونکر تصدیق کریں گے مگر الحمد للہ اہل اسلام کو اس کا پورا پورا یقین ہے اور مرزا صاحب کے تشکیک سے وہ زائل نہیں ہوسکتا۔

مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے: لیکن قرآن شریف کا کسی امر کے بارے میں خبر دینا دلیل قطعی ہے وجہ یہ ہے کہ وہ دلائل کاملہ سے اپنا من جانب اللہ اور مخبر صادق ہونا ثابت کر چکا ہے۔

شائد مرزا صاحب قادیانی نے یہ بات آریہ وغیرہ کے مقابلے میں مصلحتاً کہی تھی ورنہ وہ تو قرآن کی خبروں کو دلیل قطعی تو کہاں دلیل ظنی بھی نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس پر ایمان لانے کو شرک والحاد سمجھتے تھے۔انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ خدا تعالی کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ بے ایمان اسکی تصدیق نہ کریں گے حیرت ہے کہ جس طرح جبریل نے دھوکہ کھایا تھا کہ آدم کو سجدہ کرنا شرک ہے کیونکہ مسجودیت خاص صفت باری تعالی کی ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اسی دھوکے میں پڑ گئے کہ ایسی قدرت،عیسی میں خیال کرنا شرک ہے۔مرزا صاحب مسلمانوں پر جو شرک کا الزام لگا رہے ہیں در پردہ وہ خدا تعالی پر لاعلمی کا الزام لگا رہے ہیں دیکھئے براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۰ میں وہ لکھتے ہیں:

> مسلمانوں کو پھر شرک اختیار کرنا اس جہت سے ممتنعات سے ہے کہ خدا تعالی نے اس بارے میں پیش گوئی کر کے فرما دیا ہے:
>
> ما یبدیء الباطل و ما یعید

ادنی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اگر یہ عقیدہ جو مسلمانوں نے اختیار کیا ہے شرک ہے تو خدا تعالی کی یہ پیش گوئی جس کی تصدیق مرزا صاحب کر چکے ہیں نعوذ باللہ بقول مرزا صاھب جھوٹی ہوئی جاتی ہے۔مگر انہوں نے اپنی ذاتی غرض کے لحاظ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور صحابہ تک کے کل مسلمانوں پر شرک کا الزام لگا دیا۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۱۵ میں وہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی لوگ دعا اور تضرع سے معجزہ مانگتے تھے معجزہ نمائی کی ایسی قدرت
نہیں رکھتے جیسا کہ انسان کو ہاتھ ہلانے کی قدرت ہے۔

اور نیز ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۲۰ میں یہ بھی لکھا ہے: اناجیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دعا کے ذریعے سے ہرگز نہیں۔ اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کو چنگا کرنے یا پرندوں کے بتانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعے سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا چنانچہ جس نے کبھی غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بے یقین تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالی نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودّع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں چنانچہ اس بات کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم اور مفلوج و مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہ تھا۔،،

دعا کا ذکر نہ ہونے سے مرزا جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ عجائبات جس کا ذکر حق تعالی بطور اعجاز بیان فرماتا ہے وہ معجزات نہ تھے تو اس لحاظ سے فطرتی قوت بھی ثابت نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ اس کا ذکر بھی اس آیت شریفہ میں نہیں پھر اپنی رائے سے ایک غیر مذکور چیز کو ثابت کرنا اور خدا تعالی کی خبر کو نہ ماننا کس قسم کی بات ہے اگر معجزے کیلئے یہ شرط ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر وقت خاص میں دعا کی جائے اور اسکی قبولیت کے لئے حضار مجلس آمین آمین اس وقت تک کہتے رہیں کہ آثار اجابت ظاہر ہو جائیں تو اس آیت شریفہ میں دعا کرنا بھی باقتضاء النص مقدر سمجھا جا سکتا ہے۔

پھر اگر وہ کام فطرتی طور پر ہوتے تھے تو ان پر ایمان لانے کی کیا ضرورت۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ نجار صندوق میں قفل نصب کرتا ہے یا کسی کے ذریعہ سے فلاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کام کرتا ہے تو کیا اس قسم کی خبر کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ ہرگز نہیں۔ حالانکہ یہاں حق تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری باتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کو آیت یعنی نشانی قدرت کی سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کی کلام پر ایمان لانا منظور نہیں تھا جب ہی تو حیلے اور بہانے ہوا کرتے تھے ورنہ وہ خود براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۵ میں لکھتے ہیں:

واصل کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہوا اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی پس وہ ان دونوں قوسوں (الوہیت اور انسانیت) میں ایک وتر کی طرح واقع ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔ جب کامل تزکیہ کے ذریعہ سے سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کے ساتھ تحقیق ہو جائے اور اپنی ہستی ناچیز سے بالکل ناپدید ہو کر اور غرق دریائے بیچوں و بیچگون ہو کر ایک جدید ہستی پیدا کرے جس میں بے گانگی اور دوئی اور جہل اور نادانی نہیں اور صبغۃ کے پاک رنگ سے کامل رنگی ہوئی میسر آئے۔

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب خود اپنے ذاتی تجربے کی خبر دیتے ہیں کہ اولیاء اللہ وقت واحد میں رو بخلق اور رو بخدا ہوتے ہیں اور یہ باتفاق جمیع اہل اسلام مسلّم ہے کہ انبیاء کا رتبہ بہ نسبت اولیاء اللہ کے بدرجہاء بڑھا ہوا ہے تو اسی نسبت سے ان کی حضوری بھی اولیاء کی حضوری سے بڑھی ہوئی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس حضوری میں درخواست و اجابت فوراً ہو سکتی ہے پھر جب حق تعالیٰ ان معجزات کی خبر دیتا ہے تو اتنا تو حسن ظن کر لیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے کسی مقام میں لکھا ہے کہ وہ وقت واحد میں ہم رو بحق اور رو بخلق رہتے ہیں اسی طرح عیسیٰ بھی ہوں گے مگر اس تحریر کے وقت وہ بات مرزا کے حافظے سے نکل گئی ہوگی اگر واقع میں ان کی ایسی حالت ہوتی تو بھول نہ جاتے۔

اب غور کیا جائے کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے تھے اور شکائت یہ تھی کہ اپنی نبوت کا حسن ظن نہیں کیا جاتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی، حضرت عیسیٰ کو تقرب الٰہی میں اپنے برابر بھی نہیں سمجھتے تھے۔

مرزا صاحب کی تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ عیسیٰ کا دعا کرنا ثابت نہیں باوجود اس کے یہ عجائبات صادر ہوتے تھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بغیر دعا کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل معجزات ان سے کیونکر صادر ہو گئے اسلئے بہتر یہ ہے کہ وہ معجزات انہیں کے اقتداری افعال ٹھہرائے جائیں اور مرزا صاحب اس پر اس قدر اڑے کہ کتنی ہی حدیثیں جو اس باب میں وارد ہیں سنائی گئیں ایک نہ سنی۔ دیکھ لیجئے کہ تمام تفاسیر و کتب احادیث پر ان کی پوری نظر تھی اور وہ بآواز بلند سنا رہی ہیں کہ وہ معجزات خدا کے اذن اور حکم اور اجازت سے تھے اور ان کی ذاتی قدرت کو اس میں دخل نہ تھا مگر ان کی سمجھ میں نہ آیا نہ انہوں نے کسی کی سنی نہ سمجھے کہ جب حق تعالی نے ان کے معجزوں کی خبر دی ہے تو ضرور اس کا وقوع ایسے طور پر ہوا ہے کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شریک نہیں مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالی کو ان کی نبوت دلوں میں متمکن کرنا اور جو نہ مانیں ان پر حجت قائم کرنا منظور تھا اس لئے ان کے دعوے کے وقت خود حق تعالی ان چیزوں کو وجود بخش دیتا تھا تو کسی قسم کا شرک لازم نہیں آتا۔ اب دیکھئے کہ باوجودیکہ آیت قرآنیہ کے معنی پورے طور پر بن جاتے ہیں مگر صرف اس غرض سے کہ عیسی کے معجزے ثابت ہوں تو اپنی مساوات فوت ہو جاتی ہے آنجہانی نے قرآن کے معنی بگاڑ دیئے جس سے حق تعالی پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایسی بات قرآن میں بیان کی جس سے لوگ مشرک ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذلك

مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی ہٹ دھرمیوں سے بہت احتراز کیا کریں کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے قالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر ۔ یعنی فرشتوں کے سوال کے جواب میں دوزخی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو اہل دوزخ سے نہ ہوتے۔ فقنا عذاب النار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عبارت مذکورہ بالا میں لکھتے ہیں کہ

قرآن شریف کی آیات بھی بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی

ہم بھی تو اسی آواز کو سن کر ایمان لائے ہیں کہ احیائے موتی اور ابراء اکمہ وابرص وغیرہ عجائب اس قوت سے کرتے تھے جو ان کو حق تعالی نے بخشی تھی۔ یہ کس نے کہا کہ وہ اپنی ذاتی اور فطرتی قوت سے جو ہر فرد بشر میں رکھی ہے یہ کام کرتے تھے صرف مرزا صاحب ہی نے کہا ہے کہ وہ عام فطرتی طاقت سے کام لیتے تھے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اگر یہی بات تھی تو مرزا صاحب میں بھی وہ فطرتی طاقت جو ہر فرد بشر میں مودّع ہے موجود تھی میدان میں نکل کر دعوی و ابری ا لا کمه و ا لا بر ص و ا حی المو تی با ذن الله کرتے اور جس طرح حق تعالی کے اخبار سے ہمیں اس کی تصدیق ہوگئی ہے اسی طرح اپنے دعوی کی تصدیق بھی کراتے مگر یہ انکے حد امکان سے خارج تھا یہ کاغذ کے سفید چہرے کو سیاہی سے زینت دینا نہیں تھا کہ قلم اٹھایا اور چند صفحے لکھ ڈالے یہاں نہ قلم کی ضرورت ہے نہ زبان آوری کی حاجت ادھر کن با ذن اللہ منہ سے نکلا ادھر جو چاہا فوراً ہو گیا۔

براہین احمدیہ صفحہ ۴۳۵ میں مرزا صاحب نے انجیل یوحنا سے نقل کیا ہے کہ:

یروشلم میں ایک حوض ہے اس کے پانچ اسباب ہیں۔ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی جو پانی کے ہلنے کی منتظر تھی کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔

نیز براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۵۴ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

بلا ریب اس حوض عجیب الصفات کے وجود پر خیال کرنے سے مسیح کی حالت پر بہت سے اعتراضات عائد ہوتے ہیں جو کسی طرح اٹھ نہیں سکتے۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۳۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب یعنی مسمریزم تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح کی تاثیر رکھی گئی تھی بہر حال یہ معجزہ صرف کھیل کی قسم سے تھا اور مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

فتد بر فا نه نکتة جليلة ما يلقها الا ذو حظ عظيم

مرزا صاحب خود ہی براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۰ میں لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انجیل بوجہ محرف اور مبدل ہو جانے کے ان نشانیوں سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہے بلکہ الٰہی شان تو ایک طرف رہی معمولی راستی اور صداقت کہ جو ایک مصنف اور دانشمند متکلم کے کلام میں ہونی چاہیے انجیل کو نصیب نہیں۔ کم بخت مخلوق پرستوں نے خدا کے کلام ہدایت کو خدا کے نور کو اپنے ظلماتی خیالات سے ایسا ملا دیا کہ اب وہ کتاب بجائے رہبری کے رہزنی کا ایک پکا ذریعہ ہے۔ ایک عالم کو کس نے توحید سے برگشتہ کیا اسی مصنوعی انجیل نے، ایک دنیا کا کس نے خون کیا، انہیں تالیفات اربعہ نے۔ عیسائیوں کے محققین کو خود اقرار ہے کہ ساری انجیل الہامی طور پر نہیں لکھی گئی۔

اب دیکھئے کہ جن کتابوں کو محرف مبدل ظلماتی خیال اور باعث گمراہی خود ہی بتاتے ہیں انہی کتابوں سے ایک قصہ نقل کر کے قرآن میں شبہات پیدا کر رہے ہیں کہ قرآن میں جو عیسیٰ کے معجزات مذکور ہیں ان کا مدار اس حوض پر تھا جس کا ذکر اناجیل محرفہ میں ہے اور ان کی نبوت کا ذکر جو قرآن میں ہے اور جو منشائے معجزات ہے وہ ایک فطرتی قوت تھی جو ہر فرد بشر میں ہوا کرتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنے مساوی کر دینے میں خوب ہی زور لگایا مگر یاد رکھیں کہ

چو حق معائنہ دانی کہ مے بباید داد
بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
خراج گر نگذارد کسے بطیّب نفس
بقہر از و بستانند و مزد سرہنگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۴-۶)

زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا

(خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر باشد)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں لکھا تھا کہ زلزلہ بہار پر قادیان سے آواز نہیں اٹھی۔ ہماری غرض یہ تھی کہ قادیانی پریس بولے، تو ہم بھی کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار کریں۔ چنانچہ ہماری غرض پوری ہوگئی کیونکہ قادیانی اخبار الفضل نے تفصیل سے زلزلہ بہار پر مضمون لکھا۔

آج ہم اس کے اصل الفاظ نقل کر کے نتیجہ بتا دیں گے کہ قادیانی پریس نے اس زلزلہ کو قادیانی قلعہ پر وارد کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا سارا کارخانہ درہم برہم کر دیا۔ ناظرین ہمارے مخالفانہ بیان کو مبالغہ سے پر نہ جانیں، بلکہ ذرا صبر سے ہمارے دعوی کی دلیل سنیں۔ بے انصافی ہوگی اگر ہم الفضل کا مضمون اپنے لفظوں میں بتائیں اسلئے اسی کے الفاظ میں سناتے ہیں پس بغور سنیں۔ الفضل لکھتا ہے۔

مسیح موعود کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے خدا کے بڑے زوردار حملے

تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفرین عذابوں کا عالمگیر عذاب

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ خدا تعالی نے غفلت اور عصیان میں مبتلا، اور معبود حقیقی کو فراموش کر دینے والی دنیا کو اپنے آستانہ پر جھکانے اور صراط مستقیم کا پتہ بتانے کے لئے جو انذاری خبریں دیں، ان میں زلازل کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ زلازل کے متعلق حضرت مسیح (مرزا) کی پیش گوئیوں کے بعد دنیا میں اس کثرت اور ایسے ہیبت ناک رنگ میں زلازل آئے، اور ان سے اس قدر جانی و مالی نقصانات ہوئے کہ جس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں مل سکتی۔

ان ہولناک مصائب اور ہیبت ناک زلازل سے اہل ہند کو آگاہ کرتے ہوئے اور ان سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے (مرزا غلام احمد قادیانی) تحریر فرماتے ہیں:

توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں، ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

بالآخر (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں: میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔

دوسری پیش گوئی جس کا ہم اس موقع پر ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۴ میں بایں الفاظ درج ہے: میرے پر خدا تعالی نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے۔

اگرچہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ کے متعلق سخت بارشیں ہونے اور تباہ کن سیلاب آنے پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تحریر فرمایا کہ: کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہوگئے اور وہ پیش گوئی پوری ہوگئی، لیکن اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:

مگر دوسرا حصہ اس کا یعنی سخت زلزلے۔ ابھی ان کی انتظار ہے۔ سو منتظر رہنا چاہیے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ویران کن بارشوں اور سیلابوں کے بعد ہولناک زلزلوں کا آنا مقدر تھا اور جب ایسا ہوگا اس وقت پیش گوئی مکمل طور پر پوری ہوگی۔

۱۵ جنوری کا زلزلہ

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی مذکورہ بالا دونوں پیش گوئیوں کے پیش کردہ الفاظ سامنے رکھ کر جب ہندوستان میں آنے والے ۱۵ ماہ حال کے ہیبت ناک اور تباہ کن زلزلہ کی تباہی و بربادی کی ان خبروں کو پڑھا جائے جو اس وقت تک اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جن آفات و مصائب سے اہل ہند کو آگاہ کیا تھا ان میں سے ایک بہت بڑی آفت اور مصیبت یہ زلزلہ بھی ہے۔

ان تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفریں زلزلوں کی تفصیلات تو رہیں ایک طرف، ان کا نہایت مختصر ذکر جو اخبارات میں شائع ہوا، اور پھر اس کا بھی خلاصہ جو ہم نے پیش کیا ہے، اسی سے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے خدا تعالی سے اطلاع پاکر سیلابوں اور زلزلوں کے ذریعہ دنیا پر عالم گیر عذاب آنے کی جو خبریں کئی سال قبل دی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق خدا تعالی کے اس کلام کی تصدیق کر رہی ہیں کہ،

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ان زور آور حملوں کے متعلق اب بھی کسی سعید الفطرت انسان کو کسی قسم کا شک وشبہ ہوسکتا ہے جب کہ یورپ اور ایشیاء میں زلزلے آئے اور، قیامت کا نمونہ، پیش کرنے والے زلزلے آئے۔ ان کی وجہ سے اس قدر موتیں ہوئیں کہ، خون کی نہریں، چلیں، اکثر، مقامات زیر وزبر، ہوگئے۔ اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوئیں۔ شہر گر گئے اور، آبادیاں ویران، ہوگئیں۔ اور یہ حقیقت ظاہر ہوگئی کہ، اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی۔

حتی کہ ہندوستان میں بھی وہ وقت آپہنچا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بایں الفاظ خبر دی تھی کہ: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

چنانچہ چند ہی ماہ ہوئے جب کہ اہل ہند نے اور خاص کر اہل پنجاب نے نوح کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اس کا اعتراف کرلیا۔ اگر اس سے عبرت حاصل کرتے اور خدا تعالی کے اس اٹل قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ وما کنّا معذّبین حتّی نبعث رسولا ۔ اس کے رسول مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مان کر خدا کی امان کے نیچے آجاتے تو یقیناً انہیں لوط کی زمین کا واقعہ بچشم خود نہ دیکھنا پڑتا۔ (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۳۴ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین کرام! فریق ثانی کی مطلب خیز عبارت ہم نے ساری نقل کردی تا کہ ان کا مطلب اور ہمارا جواب سمجھنے میں آپ کو تکلیف نہ ہو۔ پس سنیئے!

ہم کمال دیانتداری سے مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب قادیانی نے قیامت خیز زلزلہ کے آنے کی خبر دی تھی مگر کس زمانے میں؟

اس سوال کا جواب دینا اہل حدیث کا کام ہے جو مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات سے اتباع مرزا کی نسبت زیادہ واقف ہے۔

وہ زمانہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں ۱۹۰۸ء سے قبل کا ہے کیونکہ وہ لکھتے ہیں: وہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ص ۱۹۲)

بلکہ اس کا موسم اور وقت بھی بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعود کے وقت بہار (ماہ چیت یا مارچ) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا اسکے قریب۔ (ایضاً ص ۹۷)

احمدی ممبرو! اس سوال کا جواب دینا تو بہت آسان ہے۔ امید ہے کہ تم جواب دینے میں تامل نہ کرو گے۔ وہ سوال یہ ہے کہ

کیا یہ زلزلہ بہار مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا؟

یقیناً نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو چکے ہیں جسے آج ۲۵ سال ہو گئے۔

اچھا! تو کیا یہ بہار کے موسم میں آیا؟ ہرگز نہیں۔

لطیفہ: جو لوگ نزول مسیح کے متعلق حدیثی لفظ دمشق سے قادیان مراد لے لیتے ہیں ان سے تعجب نہیں کہ وہ موسم بہار سے مراد صوبہ بہار (بکسر الباء) کہہ دیں اس لئے ان سے تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ زلزلہ صبح کے وقت آیا؟ ہرگز نہیں بلکہ دن کے دو تین بجے کے درمیان آیا۔

باانصاف احمدیو! اگر ان سب سوالوں کے صحیح جواب یہی ہیں کہ نہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا، نہ موسم بہار میں آیا، نہ صبح کے وقت آیا، تو بتاؤ اب تمہاری کیا رائے ہے؟

ہم نے یہ سوال اس لئے نہیں کیا کہ تم گھبرا کر مرزا صاحب کا دامن چھوڑ دو۔ نہیں ہم تو بتاکید عرض کرتے ہیں کہ جلدی نہ کرنا بلکہ اس بارے میں مرزا صاحب جو ہدایت فرمائیں اسی پر عمل کرنا، تاکہ تم کسی طریق سے بھی مرزا صاحب قادیانی کے حلقہ اطاعت سے باہر نہ ہو جاؤ۔ اس سے تو تمہیں بھی اتفاق ہوگا کہ جس طرح بھی ہو سکے ہم مرزا صاحب کے زیر ہدایت رہیں پس سنو! مرزا صاحب فرماتے ہیں:

آئندہ زلزلہ کوئی معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا، تو میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۹۲۔۹۳)

ناظرین کرام! کیا کوئی احمدی مرزا صاحب کی اس تعلیم پر (کہ زلزلہ موعودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری زندگی میں نہ آیا، تو مجھے خدا کی طرف سے نہ سمجھنا) اعتقاد نہ رکھ کر سچا احمدی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس سچا احمدی یا بالفاظ دیگر سچا مومن وہی ہے جو مرزا صاحب کے اس اعلان پر ایمان لائے اور کھلے لفظوں میں اعلان کرے؛

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے بطالت ہے شرارت

نوٹ: یہ مضمون اس قدر مفید اور باطل شکن ہے کہ ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں ہونا چاہیے بصورت اشتہار اشاعت فنڈ سے بھی چھپے گا اس لئے جہاں اس کی ضرورت ہو جلدی طلب کرائیں اور بکثرت تقسیم کرائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۴ ص ۳۔۴)

کلام ربانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد عبدالکریمؒ، ڈگشائی سے لکھتے ہیں:

ہر مسلمان جس کے دل میں ذرہ ایمان باقی ہے بلکہ ہر انسان جسے کچھ بھی عقل وشعور ہے اس امر کے تسلیم کرنے میں ایک لحہ تامل نہ کرے گا کہ سوائے ذات باری عز اسمہ کوئی بھی عالم الغیب نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری انما الغیب للّٰہ۔ (پ۱۱۔ع۷) (پس کہہ کہ سوائے اس کے نہیں کہ غیب اللہ تعالی کے لئے ہے)، سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

علی ہذا ارباب بصیرت پر یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ اس (علم غیب) پر سوائے اس علیم بذات الصدور خدا وند عالم کے کسی کا قبضہ نہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ مالک الملک اپنے برگزیدہ رسولوں میں سے جس کو جن اور جس قدر چاہے اپنے غیب سے کچھ بتا دے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے

و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ (الانعام: ۵۹)

(اور نزدیک اس کے ہیں کنجیاں غیب کی۔ نہیں جانتا اس کو مگر وہ).

و ما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یّشاء (آل عمران: ۱۷۹) (اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے ولیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عا لم الغیب فلا یظهر علی غیبه ا حداً ۔ الّا من ار تضی من رسو ل ۔ (الجن: ۲۶۔۲۷) (وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبر دار کرتا او پر غیب اپنے کے مگر جس کو کہ پسند کرتا ہے پیغمبر سے)

اس مضمون پر ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء میں چند آیات کلام ربانی احادیث صحیحہ اور دیگر واقعات مسلمہ درج کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۳ و ۲۴ نقل کئے تھے جن میں وہ جلی قلم سے نہایت تعلّی کے ساتھ لکھتے ہیں کہ امام الزمان میں ہوں ۔ نیز یہ کہ امام الزمان ...غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے۔

فی الحال ہمیں اس سے غرض نہیں کہ مرزا جی کو علم غیب تھا بھی یا نہیں اور اس شیخی و دعوی ہمہ دانی کی بدولت انہیں کیا کچھ دیکھنا پڑا۔ اس وقت ہمیں محض یہ ثابت کرنا ہے کہ مرزا جی کا مقولہ مندرجہ ضرورۃ الامام کلام ربانی قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے جس سے ان کی جہالت یا خودغرضی کی بو آتی ہے و هو المقصو د

مضمون ہذا شائع ہونے کے دو مہینے بعد تک کسی مرزائی کی جرأت نہ ہوئی کہ اس طرف رخ کر کے اپنے گرو جی کی پوزیشن صاف کرتا۔ بالآخر کسی نا معلوم قادیانی کے زور دینے یا دھکانے پر الفضل قادیان کے فاضل اڈیٹر اپنی دستار فضیلت سنبھال کر حق نمک ادا کرنے کے لئے اپنے اخبار مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء میں اس طرح گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ:

مرزا صاحب کو دوسرے انبیاء کی طرح علم غیب پر قبضہ دیا گیا تھا، (ملخصاً)

ثبوت میں یعقوبؑ کے الفاظ: انّی لا جد ریح یو سف لو لا ان تفنّدو ن ۔ (تحقیق میں پاتا ہوں بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو مجھ کو)۔ اور: الم اقل لکم انّی اعلم من اللّٰه مالا تعلمو ن۔ (تحقیق میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے) پیش کرتے ہیں۔

نیز یہ کہ حضرت نوحؑ نے اپنے دشمنوں کے طوفان میں غرق ہونے کی خبر قبل از وقت دے دی تھی۔

ناظرین! خود ہی انصاف کریں۔ کیا ان ہر دو بزرگوں کو علم غیب پر ایسا ہی قبضہ تھا جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر انہیں علم غیب پر ایسا ہی قبضہ ہوتا تو یعقوبؑ اپنے بیٹوں کو پہلے ہی فرما دیتے کہ شریرو! تم نے یوسف کو فلاں کنویں میں ڈال دیا ہے

اور نوح بھی لاعلمی میں اپنے نافرمان بیٹے کے لئے سفارش نہ کرتے۔

ان واقعات سے گر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ اور محض یہ کہ انہیں علم غیب پر قطعی قبضہ نہ تھا۔ حضرت نوح نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا

و لا اقول لکم عندی خزا ئن اللہ و لا اعلم الغیب۔ (پ۱۲ع۳)

(اور نہیں کہتا ہوں میں تم سے کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو)

ہاں یہ صحیح اور قطعاً درست ہے کہ عالم الغیب خداوندعز وجل نے جب چاہا علم غیب سے انہیں مطلع فرما دیا۔ دگر ہیچ

روئے زمین کے مرزائیوں کو چاہیے کہ اپنے پیر مرشد کی پیشانی سے یہ بدنما داغ مٹانے کی کوشش کریں۔ ہم اپنے تجربہ کی بنا پر علی الاعلان کہتے ہیں کہ لاہوری اور قادیانی وغیرہ سب مل کر بھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے:

یہ داغ بدنمائی مٹایا نہ جائے گا

نوٹ: اسی عنوان کے تحت مرزا جی کے دیگر اقوال جو کلام ربانی قرآن کریم کے خلاف ہیں ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے وقتاً فوقتاً پیش کیا کریں گے۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر۱۴ ص ۵)

قادیانی اور رادھا سوامی

رادھا سوامی پینتھ کے گرو جب امرتسر میں آئے چونکہ بڑے تپاک سے معانقہ کر کے مجھ سے ملے تھے۔ اس لئے رواداری کے طور پر میں نے ان کو چائے نوشی کی دعوت دی جو انہوں نے قبول بھی کر لی، اور کتب خانہ ثنائیہ میں آ کر ایک مشترکہ ہندو مسلم مجلس میں مع اپنے ساتھیوں کے نوش کی۔

اس پر قادیانی اخبار نے بہت کچھ اظہار رنج کرتے ہوئے لکھا کہ:

کس قدر ماتم کا مقام ہے کہ وہ (ثناءاللہ) ان لوگوں کے پاؤں تلے آنکھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچھاتے پھرتے ہس جو اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہیں انہوں نے رادھا سوامیوں کے گروکو ہزار منتوں اور سماجتوں سے اپنے ہاں مدعو کیا اور پر تکلف دعوی دی۔ (الفضل قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

(بصد منت والی بات محض جھوٹ ہے صرف ایک دفعہ کہا اور سوامی نے مان لیا اور مسلمانوں کے ساتھ چائے نوشی کی۔ پر تکلف والی بات بھی درست نہیں کیونکہ صرف چائے بسکٹ انگور اور کیلے وغیرہ پیش کئے گئے تھے)

مسلمان خصوصاً اہلحدیث اپنے ہر کام میں نمونہ نبویہ کو سامنے رکھتے ہیں ہم کو اس کا ثبوت ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غیر مسلموں کو دعوت کھلائی اور ان کے ہاں بھی کھائی۔ مگر آپ جو ہمارے اتنے سے کام پر معترض اور سیخ پا ہو رہے ہیں یاد ہے جب پادری عبدالحق خلیفہ قادیان کو قادیان میں ملا تو خلیفہ صاحب نے اس کی دعوت کی۔ اس نے کہا میں اکیلا نہیں ہوں میرے ایک ساتھ بھنگی مسیحی بھی ہے تو خلیفہ صاحب نے دونوں کو دعوت دی جس پر اخبار نور افشاں نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ یاد ہے اس کی سرخی کیا تھی؟ بھول گئے ہو تو سنو: خلیفہ قادیان کے دسترخوان پر دو خنزیر (کیونکہ پادریوں کو تمہارے مسیح موعود خنزیر کہا کرتے تھے۔ ثناء اللہ امرتسری)

پھر دوسری مرتبہ پادری مذکور اس زمانہ میں قادیان گیا جب امرتسر میں مرزائیوں اور عیسائیوں کا مباحثہ مقرر ہوا تھا اور پادری مذکور قادیان پہنچا۔ خلیفہ صاحب لاہور گئے ہوئے تھے تو قادیان کے دفتر میں ان کو چائے پلائی گئی حالانکہ پادری لوگ اسلام کے صریح دشمن ہے جن کے قتل کرنے مسیح موعود تشریف لائے تھے۔ اور رادھا سوامی بے چاروں میں اگر کچھ نقص ہے تو ذاتی عقاید کا ہے اسلام کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ تصدیق کرتے ہیں چنانچہ ان کو صاف اقرار ہے کہ:

رادھا سوامی کی مذہب کی تعلیم کا رد نہیں کرتا بلکہ موید ہے۔

(پریم پرچارک ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء ص ۷)

پس قادیانی ممبرو: ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء مطابق یکم ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۵ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری باتیں

مولانا محمد ابوالقاسم بنارسیؒ سعید منزل دارانگر بنارس سے لکھتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا محمد حسینؒ صاحب بٹالوی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پڑوسی اور ملاقاتی تھے۔ جتنا وہ مرزا صاحب کو جانتے تھے دوسرے نہیں اور جس قدر انہوں نے مرزا قادیانی کی تردید کی اس کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس کیا کوئی صاحب مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی یادگار کے طور سے ہی ان کے ان تمام مضامین کو جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق اشاعۃ السنہ وغیرہ میں شائع ہوئے ایک کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کر دیں گے؟

یہ احسان تمام مسلمانوں پر ہوگا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پورے حالات مع تردید کے ایک جگہ مل سکیں گے۔

نیز اس کتاب کے بکثرت فروخت ہونے کی امید ہے۔ امید ہے کہ مرحوم کے صاحبزادوں میں سے کوئی صاحب اس کی طرف توجہ کریں گے۔

۲۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ نزول عیسی سے متعلق رسالہ لکھا ہوا تیار رکھا ہے۔ یہ وعدہ غالباً ۱۹۰۴ء سے ہے جس کو اب تیس سال ہونے کو آئے لیکن رسالہ مذکور اب تک طبع نہیں ہوا۔

کوئی صاحب مولانا موصوف سے رسالہ مذکور لے کر چھاپ دیں تو ان کا بھی احسان تمام مسلمانوں پر ہوگا اور اشاعت بھی اس کی خوب ہوگی۔

۳۔ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم کی فتح رحمانی، نیز عصائے موسی وکلمہ فضل رحمانی و بجلی آسمانی کی سخت ضرورت ہے۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء مطابق یکم ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۵ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابراہیمی پر مکرر جرح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی پر بحث کی گئی ہے جس میں ذکر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ساری عمر میں تین جھوٹ بولے۔ اس حدیث کی تشریح کر کے معترضین کو جواب دیا گیا تھا۔ خیال تھا کہ اب معترضین اس کو بنظر غائر دیکھیں گے تو تسلی پائیں گے مگر: خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

معترضین نے برنگ دیگر یہ سوال دہرایا لیکن ہم اس مکرر سوال کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے کیونکہ جواب کی تکمیل معترض ہی کے کلام میں ملتی ہے۔ پہلے نمبر (۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء اہل حدیث امرتسر) میں ہمارا روئے سخن دراصل جماعت مرزائیہ کی طرف تھا جو احادیث مرویہ کو مانتی ہے۔ آج کا روئے سخن اہل قرآن (منکرین حدیث) کی طرف ہے۔ جو احادیث نبویہ کو حجت نہیں مانتے۔ اور یہ مکرر جرح بھی امرتسری جماعت اہل قرآن کی طرف سے ہوئی ہے۔

تمہید جواب: اصطلاحات فصحاء بلغاء میں بعض کلام مجازی شکل میں صحیح ہوتے ہیں مگر حقیقت شرعیہ میں صداقت نہیں رکھتے کیونکہ حقیقت شرعیہ بہت بلند مرتبہ ہے۔ بطور مثال اس موقع پر مشہور استاد داغ دہلوی کا ایک شعر پیش کرتا ہوں جو اپنے مرادی مجازی معنی میں بالکل صحیح ہے مگر دربار رسالت میں غالباً جھوٹ ہے۔ وہ شعر یہ ہے

مجھے کھٹکا تھا جب بناء کعبہ پڑتی تھی
کہ یہ جھگڑے میں ڈالے گا بہت گبر و مسلمان کو

بناء کعبہ کے وقت قائل موجود نہ تھا۔ جب نہ تھا تو کھٹکا کیسا۔ گبر و مسلمان میں کعبہ نے کیا جھگڑا ڈالا۔ جھگڑا ڈالنا تو ذی شعور لوگوں کا کام ہے۔ تین جھوٹ شاعر نے بولے ہیں۔ مگر اہل مذاق، بنظر فن کلام جانتے ہیں کہ یہ سب تخیلات شاعری اور مجازات ہیں۔ لیکن ایک سادہ دل پرہیزگاران کو جھوٹ سے تعبیر کرسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال ۔ شاعر معشوق کے قد کو سرو سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور اس کی تھوڑی کو سیب سے ۔ قد کو سرو اور تھوڑی کو سیب ملحوظ رکھ کر سعدی مرحوم فرماتے ہیں

عجب در زنخدان آں دل فریب
کہ ہر گز نبودہ ست بر سرو سیب

شیخ موصوف نے استعارہ کو کمال کی حد تک پہنچا کر ثابت کر دیا کہ واقعی سرو پر سیب کا پھل لگا ہوا ہے ۔ یہ شعر اپنے مجازی اور شاعرانہ تخیل میں اعلیٰ درجہ کا ہے مگر دربار شریعت میں حقیقت سے دور ۔

تیسری مثال ۔کسی اردو شاعر نے معشوق کو ایک شعر میں پورا پورا سورج بنا دیا ۔کہتا ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

یعنی میرا معشوق تو سورج ہے ۔سورج بھلا رات کو کیسے نظر آئے ۔فن شاعری میں شعر خوب ہے، مگر حقیقت سے خالی ۔

ان تین مثالوں سے ہماری غرض یہ ہے کہ مجاز وہی ہوتا ہے جس میں حقیقت نہ ہو بلحاظ عدم حقیقت اس کو غلط یا مبالغہ کہہ سکتے ہیں ۔ ابراہیمؑ کے تین جھوٹ یہ ہیں : بتوں کو ان کے بڑے نے توڑا ہے ۔، میں بیمار ہوں ۔ ، بیوی کے حق میں کہا ، میری بہن ہے ۔

خدا جزائے خیر دے معترضین کو کہ اس نے پہلے خود کذب کی تاویل کر کے مطلع صاف کر دیا ہے لکھتا ہے: بڑا بت چھوٹے بتوں کو تڑوانے کا باعث ہوا ۔(رسالہ بلاغ امرتسر فروری ۱۹۳۴ء ص ۱۳)۔ یقیناً یہی معنی ہیں ۔ اسی طرح دوسرا فقرہ ، میں بیمار ہوں، یعنی تمہارے شرکیہ افعال سے کبیدہ خاطر ہوں ۔ اسی طرح تیسرا فقرہ کہ یہ میری بیوی نہیں ہے یعنی بحکم انما المؤمنون اخوۃ دینی بہن ہے ۔لیکن سوال یہ ہے کہ جو معنی معترض نے کئے ہیں کیا حقیقت لفظیہ یہی ہے ۔آیت موصوفہ کے الفاظ سامنے رکھے دیتا ہوں ۔ بل فعله كبيرهم کیا ان الفاظ کا ترجمہ یہ نہیں ہے، بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ۔

جیسے اس لفظی ترجمہ کو معترض بھی غلط جانتا ہے دربار رسالت بھی اس کو جھوٹ یا بالفاظ دیگر غلط قرار دیتا ہے ۔ پھر حدیث کا انکار کیوں؟ سچ ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منکر مے بودن وہم رنگ مستاں زیستن

پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ ایسے صدیق تھے کہ مجازی اور استعارہ آمیز کلام بھی ہرگز نہیں بولا کرتے تھے۔ بولے تو صرف تین دفعہ جو مجازی رنگ میں صحیح ہو سکتی ہے وہ بھی محض رضاء الٰہی کے لئے، نہ کہ ذاتی غرض کے لئے۔ باوجود اس کے منکرین حدیث اعتراض کریں تو ہم ان کو ایک شعر پر توجہ دلائیں گے

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جا است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۶ ص ۳۔۴)

آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مہمل الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شائع ہوا تھا جس کو امیر نادر خان مرحوم کی شہادت کے موقع پر نکال کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت دیا گیا۔

امت مرزائیہ کے دونوں اخباروں نے اس پر خوب خوب حاشئے چڑھائے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر آج تک خاموش رہا، اسلئے کہ دوسرے ضروری مضامین پر توجہ رہی۔ دوم، اس پیش گوئی کو ہم نے ایسا مہمل سمجھا کہ کوئی عقل منداس پر توجہ ہی نہ کرے گا کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی ایسی بلکہ اس سے بھی واضح تر پیش گوئیوں کی ہنسی اڑائی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ زلزلے آئیں گے۔ اس پر لکھتے ہیں یہ بھی کوئی پیش گوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے کیا دنیا میں زلزلے آیا نہیں کرتے (ضمیمہ انجام آتھم ص۴) حالانکہ حضرت مسیح کے کلام میں فقرہ تامہ مفید ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہام میں کوئی فقرہ مفیدہ بھی نہیں۔

باوجود اس کے قادیانی پریس نے اپنی عادت کے مطابق اس کو بہت پھیلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ یہاں تک کہ خلیفہ قادیان نے نادر شاہ والے الہام پر بڑا بسیط مضمون لکھا جس کو ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا اور قادیانی الفضل (۱۵ فروری ۱۹۳۴ء) میں ہماری خاموشی کو صداقت پر مہر سمجھا اس لئے ہمیں اس پر توجہ کرنی پڑی۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس الہام کو پہلے بچہ سقہ کے واقعہ پر لگایا پھر نادر خان مرحوم کے انتقال پر چسپاں کیا۔ یہ تو کیا جو کچھ کیا مگر غضب تو یہ کیا کہ بچہ سقہ ڈاکو اور اس کے تین سو ساتھیوں کو محض امان اللہ خان امیر کابل کی عداوت میں اصحاب بدر کی مانند قرار دیا۔ چنانچہ لکھا ہے:

> کابل میں بدر کی جنگ کا نظارہ۔ خدا نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اطلاع دے رکھی تھی اس کے مطابق بچہ سقہ کو ایک جماعت کے ساتھ جو تعداد میں اصحاب بدر کے مطابق تھی یعنی کل تین سو سپاہی تھے امان اللہ خان کے مقابلے کے لئے کھڑا کر دیا اور پھر دوبارہ بدر کی جنگ میں نظارہ دنیا نے دیکھا یعنی تین سو ناتجربہ کار اور بے سامان سپاہیوں نے ایک حکومت کا جو قلعوں میں محفوظ تھی تختہ الٹ دیا۔ (رسالہ: ایک تازہ نشان کا ظہور ص ۸۔۹)

مسلمانوں کے لئے کس قدر دل شکن تحریر ہے۔ آہ! کس قدر خود غرضی پر مبنی اور جاہلانہ تقریر ہے کہ ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو اصحاب بدر سے تشبیہ دی جائے اور ان کے ظالمانہ غلبہ کو فتح نبویہ کے ساتھ مشابہت دی جائے۔ لطف یہ ہے کہ یہ نہ سوچا کہ ان اصحاب بدر کو جس (نادر خان) نے قتل کر کے فنا کیا وہ کون ہوا، مومن یا کافر؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی امت کو مسلمانوں کے خیر و شر سے کوئی واسطہ ہی نہیں بلکہ محض اپنے قدح کی خیر منانے سے مطلب ہے۔ اسی لئے بغداد کے سقوط پر جس وقت دنیا کے کل مسلمان رو رہے تھے ان کے دل میں سخت رنج ہو رہا تھا قادیان سے بڑی مسرت کا مضمون نکلا تھا جس میں انگریزی فتح پر اظہار مسرت کرنے کے علاوہ ترکوں کو بندر اور سور قرار دیا تھا۔ (الفضل قادیان ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اس سے آگے مطلب کو دیکھئے کہ اسی الہام (نادر شاہ) کو پہلے اس موقع پر لگایا گیا تھا جب بچہ سقہ کو فنا کر کے نادر خان مرحوم نے کابل پر تصرف کیا تھا چنانچہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہ! نادر شاہ۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ اس سے پہلے واقعہ (بچہ سقہ) کے بعد نادر شاہ بادشاہ افغانستان کا ہوگا۔ (ایضاً ص ۱۰)

بہت اچھا۔ معلوم ہوا کہ بچہ سقہ کے زمانے میں افغانستان کی حکومت کے لئے اہل کابل پکار رہے تھے۔ آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟ یعنی وہ آئے اور بادشاہ بن کر حکومت کرے۔ چنانچہ نادر خان بادشاہ ہو گئے پیش گوئی پوری ہوگئی۔ مگر اتنے پر کفایت کرتے تو، مرزائی، کیسے کہلاتے اور نادر خان مرحوم کی شہادت کے موقع پر کیونکر بولتے؟ اس لئے انہوں نے بچہ سقہ پر چسپاں کرنے کے علاوہ مذکورہ الہام وسیع کرکے آگے بڑھایا یہاں تک کہ شہادت نادر خان تک پہنچ کر لکھا:

بادشاہ بننے کے بعد ایک آفت ناگہانی کے ذریعہ سے اس کی موت واقع ہو گئی حتی کہ سب ملک (کابل کا ملک مراد ہے۔ یہ لفظ یاد رہے۔ ثناء اللہ) چلا اٹھا کہ آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟ (ایضاً۔ ص ۱۱)

ایک اردو شاعر نے محبوب کو مشورہ دیا ہے کہ تم وصل سے انکار نہ کیا کرو بلکہ یوں کیا کرو:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

یہی مشورہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کنندہ نے ان کو دیا ہوا ہے کہ جو بات کرو ایسی کیا کرو کہ حسب موقع اس کے کئی معنی نکالے جاسکیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام (آہ! نادر شاہ) اسی مشورے کے ماتحت ہر ایک پہلو پر چسپاں کیا جاتا ہے۔

ناظرین کرام! آپ مرزا صاحب قادیانی کے اس گول مول الہام سے متعجب نہ ہوں ان کی مشین میں اسی قسم کے الہام ڈھلا کرتے تھے اس کی مثال میں اس سے بھی عجیب تر الہام: ،غزنوی، ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

کیسا فصیح اور کیسا بلیغ اور کیسا با معنی الہام ہے۔ غزنوی، مبتدا۔ خبر، مرگیا، صحیح ہے۔ غزنوی، مبتدا، خبر، پیدا ہوا، صحیح۔ غزنوی، مبتدا، خبر بنگال میں وزیر ہوا، بالکل صحیح،۔ غزنوی مبتداء، خبر، ہندوستان میں حملہ کرنے آیا،۔ کتب تاریخ گواہ ہیں۔ غزنوی، مبتدا، امرتسر میں ایک خاندان ہے، بالکل ٹھیک ہے۔ یہاں تک کہ غزنوی کی خبر پر مقدمہ ہوگا، بھی درست ہے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل غزنوی پر بمبئی میں مقدمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چل رہا ہے جس کی پیشی ۳۰ مارچ کو ہے۔ غرض دنیا میں جتنے واقعات ایسے ہوں جن کو کسی غزنوی سے تعلق ہوان سب پر یہ الہام چسپاں کر دیا جائے گا۔

ایک لطیف تردید: ہمارے لڑکپن کا ایک واقعہ ہے پنجاب میں ایک مکار واعظ پھرا کرتا تھا اس کو بغدادی مولوی کہتے تھے وعظ میں کہا کرتا تھا، لفظ وہابی، اصل میں، واہ بی، ہے اس کا قصہ یوں بیان کرتا کہ عبدالوہاب نجدی کی لڑکی کو ناجائز حمل ہو گیا تھا محلے کی عورتوں نے اس کو دیکھ کر کہا۔ واہ بی، واہ بی۔ یہ لوگ اس کی اولاد ہیں۔ جہلا تو خوب ہنستے مگر ہم ان سے پوچھا کرتے کہ مولوی صاحب نجد میں اردو زبان ہے یا عربی۔ یقیناً عربی ہے تو پھر نجد کی عورتوں نے واہ بی کیوں کہا۔ معلوم ہوا کہ یہ آپ کا من گھڑت افتراء ہے۔ ٹھیک اسی طرح نادرشاہ کی بے وقت شہادت پر سب سے پہلے دردناک آواز اہل کابل کی زبان سے نکلی ہوگی اور وہ یقیناً فارسی ہے اور مرزا غلام احمد کا الہام (آہ! نادرشاہ کہاں گیا؟) اردو فقرہ ہے جو اہل کابل کا نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب کو فارسی میں بھی الہام ہوئے اور ہو سکتے تھے۔ پس اگر نادرخان (شاہ کابل) اس الہام سے مراد ہوتے تو الہام کے اصل الفاظ فارسی ہوتے تا کہ اہل کابل آواز کی پوری ترجمانی کر سکتے (کیونکہ خلیفہ نے خود لکھا ہے کہ سب ملک چلا اٹھا)۔ ہم حیران ہیں کہ سب سے پہلے تکلیف تو پہنچے اہل کابل کو مرزا صاحب کا الہام کنندہ اس کی حکایت کرے اور زبان فارسی بھی جانتا ہو لیکن الہام کرے اردو میں؟ چہ خوش! یا یہ بات ہے

شوخ من ترکی ومن ترکی نمے دانم

اس سے صاف ثابت ہے کہ اس الہام کو شاہ کابل کی وفات سے کوئی تعلق نہیں

اصول مرزا: احمدی ممبرو تم خلیفہ کا منہ دیکھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے۔ ہم بڑے میاں مرزا متوفی کو ماننے والے ہیں پس سنو! مرزا غلام احمد فرماتے ہیں: پیش گوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کے کام آسکے لیکن جب ایک پیش گوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ پیش گوئی میں تو وہ امور صریحاً پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے اور پہچان سکے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۲۱۔۱۲۳)

سچ بتاؤ، آہ نادرشاہ، والی پیش گوئی اس معیار پر پوری اتر سکتی ہے۔ یاد رکھو جب تک اہل حدیث کے ہاتھ میں قلم ہے انشاء اللہ تم دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ مرزا صاحب نے جو الفاظ یسوع مسیح کی مجمل پیش گوئیوں کے حق میں لکھے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیش گوئی کیوں رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص۴ حاشیہ)

ہمارا حق ہے کہ ہم اسی عبارت کو ہو بہو مرزا غلام احمد پر چسپاں کرنے کو یوں کہیں:

> اس درماندہ انسان (ذیابیطس، ہسٹیریا اور مراق کے دماغی بیمار مرزا) کی پیش گوئیاں کیا تھیں یہی کہ، غزنوی، اور، آہ نادر شاہ کہاں گیا، ۔پس ان دلوں پر... ہو جنہوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی صداقت کی دلیل بنائیں اور بقول خود سچے کے سامنے جھوٹا ہو کر مرنے والے کو نبی بنا لیا۔

کیا کوئی قادیانی یا لاہوری ہے جو ہماری اس تحریر کا جواب دے سکے یاد رکھو:

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

زلزلہ بہار کا اثر قادیان میں

و فی کل شیء له آیة ۔ تدلّ علی انّه کاذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہے دنیا میں خواہ کوئی واقعہ ظہور پذیر ہو، خوشی کا ہو، یا رنج کا، اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو صدمہ ضرور پہنچتا ہے۔ صوبہ بہار کا زلزلہ کیسا تکلیف دہ ہے، مگر اس میں بھی خدائی مصلحت یہ ہے کہ قادیانی طلسم ٹوٹ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے سامنے اس کا ذرہ ذرہ ہوا میں اڑ جائے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء میں ایک مضمون چھپا تھا جس کا عنوان تھا، زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا۔

اس میں ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کا حوالہ دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہوا ہے کہ زلزلہ عظیمہ میری زندگی میں آئے گا، نیز موسم بہار میں آئے گا نیز صبح کے وقت آئے گا۔

یہ تین شرطیں ہم نے مرزائی کتب کے حوالہ سے ثابت کر دی تھیں اور نتیجہ نکالا تھا کہ زلزلہ عظیمہ بہار چونکہ نہ موسم بہار میں آیا، نہ صبح کے وقت آیا، نہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا، لہذا مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی غلط اور نبوت باطل۔ قادیان سے اس کا جو جواب نکلا اس کا خلاصہ یہ ہے: ۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے زلزلہ کی بابت دعا کی تھی خداوندا اس کو پیچھے ہٹا دے خدا نے پیچھے ہٹا دیا ۲۔ ۱۵ جنوری کو موسم بہار کا شروع تھا۔ ۳۔ صبح کے وقت کا جواب نہیں دیا۔

مجیب کے اپنے الفاظ یہ ہیں

زندگی میں زلزلہ نہ آنے کا تو اللہ تعالی حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۱۰۰ پر بذریعہ الہام فیصلہ فرما چکا ہے جیسا کہ فرماتا ہے: ربّ اخّر وقت هذا۔ اخّره الله الی وقت مسمی یعنی اے خدائے بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر ڈال دے۔ خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں تاخیر ڈال دیگا۔

اس کے نیچے حاشیہ میں حضرت (مرزا قادیانی) نے لکھ دیا ہے:

میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالی نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ربّ اخر وقت هذا اخره الله الی وقت مسمی

یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔ (ص ۱۰۰)

باقی رہا یہ امر کہ موسم بہار میں زلزلہ آنے کی پیش گوئی ہے اور یہ موسم بہار کا نہیں۔ کاش اگر ثناء اللہ اس اعتراض کو لکھنے سے قبل کسی باغ میں چلا جاتا اور دیکھتا کہ ابتدائے بہار ہے یا نہیں، تب شائد اس کو اس کی مسخ شدہ ضمیر بھی اس اعتراض کو اٹھانے سے روک کر مزید ذلت وخواری سے بچا لیتی۔ ورنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اسی براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۲۔۹۳ پر جہاں سے اس نے یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ، وہ زلزلہ میری زندگی میں ہوگا، انہی کو بتمام وکمال پڑھ لیتا تو اس کو ابتدائے بہار اور وقت زلزلہ بھی معلوم ہو جاتا۔ بہر حال جائے استاد خالی است کے مطابق خدا کو یہ بھی منظور تھا کہ ایک طرف ثناءاللہ کا دعوی انا خیر ٹوٹے اور دوسری طرف اس کو تکذیب کی ذلت وخواری نصیب ہو۔ لو میں وقت اور ابتدائے بہار صفحہ ۹۳ براہین پنجم سے پڑھ کر سناتا ہوں:

خدا فرماتا ہے کہ میں اس وقت آؤنگا جب کہ دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ کے آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کر لیں گے اور خدا فرماتا ہے کہ میں مخفی طور پر آؤنگا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی یعنی لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے اور اس سے پہلے لوگ تسلی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا۔ تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر آئے گی مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزان کی شام میں غروب کرے گا تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا۔

(اخبار فاروق قادیان ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء ص ۱۱)

۱۔ ۱۵ جنوری کو موسم بہار کہنا ان لوگوں کا کام ہے جو ہندوستان میں نہ رہتے ہوں، ورنہ ہندوستان میں رہنے والے جانتے ہیں کہ ماہ جنوری سخت سردی کا زمانہ ہے اس لئے شملہ وغیرہ پہاڑی مقامات پر موسم سرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ ہندی حساب سے ماگھ کا مہینہ سردیوں کا ہے اور ماہ پھاگن سے موسم بدلتا ہے اس لئے ۱۵ جنوری کو موسم بہار کہنا انہی لوگوں کا کام ہے جو دمشق سے مراد قادیان لینے میں بھی نہیں جھجکتے اور کوئی عقل مند تو اس کو قبول نہیں کرے گا۔

۲۔ ہم نے مجیب کا حوالہ خوب پڑھا۔ ہمارا یقین ہے کہ مجیب نے محض حمایت مرزا میں ہم کو الزام دیا ہے ورنہ حوالہ مذکور کو مجیب بغور پڑھتا تو شرمندہ ہو کر خود ہی خاموش ہو رہتا مگر شرم وحیا جس جوہر کی فرع ہے وہ کم یاب ہے۔ مقام مذکور کی عبارت ہمارے سامنے ہے ہم وہ ساری نقل کر کے قادیان کے ارکان اور دیگر اعیان اسلام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصاف چاہتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالی نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵ ص ۹۷)

ناظرین کرام ! اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے آج کل کے محبوبوں کو جواب دیا ہے کہ: باوجود تاخیر کے بھی زلزلہ میری زندگی ہی میں آئے گا۔

اب بتائیے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ہر حال میں زلزلہ کا وقوع اپنی زندگی میں قرار دیں ان کے مریدان کی وفات سے ۲۵ سال بعد (جنوری ۱۹۳۴ء) تک اس کو کریں تو یہ مثال صادق نہ آئے گی: من چہ سرائم وتنبورہ من چہ سرائد

احمدی ممبرو! یاد رکھو مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیوں خصوصاً اس پیش گوئی پر جتنا زیادہ بولو گے بحکم: چو بشوئی پلید تر گردد، اتنے ہی زیادہ ٹانکے کھلواؤ گے اس سے ہم تم کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرو تو بہتر ہے، ورنہ:

در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۷ ص ۴-۵)

زلزلہ در قادیان

غلغلہ غضب خدا شد بلند زلزلہ در گور غلام احمد فگند

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کا دن کیسا منحوس تھا کہ ادھر صوبہ بہار کو اس نے جسمانی صورت میں تباہ کیا، ادھر معنوی طور پر قادیان کو برباد کیا، جس کی شان میں یہ شعر پڑھا جاتا تھا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرصہ ہوا، اس شعر کا جواب دیا گیا تھا

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دارالزیاں بینی

مگر اب تو اس شعر کی بجائے یوں ہونا چاہیے

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی
بلا بینی خزاں بینی زلازل رانشاں بینی

اس دعویٰ کے متعلق ہم نے سابق میں دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک ۹ فروری ۱۹۳۴ء کو اور دوسرا، ۲ مارچ ۱۹۳۴ء کو۔ اس اثناء میں قادیانی اخباروں میں دھوم تھی کہ میاں بشیر احمد (پسر مرزا غلام احمد) زلزلہ پر بسیط مضمون لکھ رہے ہیں۔ ہم نے سمجھا کہ خوب لکھیں گے اور ہماری طرف سے جو مضامین اس بارے میں نکل چکے ہیں ان کا جواب بھی کافی دیں گے۔ اس خیال سے ہم اس کے دیکھنے کو چشم براہ تھے۔ آخر وہ مضمون اخبار الفضل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۴ء میں آیا اور ٹریکٹ کی صورت میں بھی پہنچ گیا۔ مضمون دیکھنے سے اتنا تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا نہ صرف اصلی معنی میں باپ کا بیٹا ہے بلکہ اتباع میں پورا متبع ہے۔ یعنی جس طرح مرزا صاحب متوفی کی تصنیفات میں الفاظ کی بھرمار اور عبارت کی طوالت، استاد غالب کے اس شعر کی تصدیق کرتی تھی

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لیے

یہی حال مرزا بشیر احمد قادیانی کا ہے

ہمارے دونوں گزشتہ مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ زلزلہ آنے کی پیشگوئی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی، مگر اس کا وقوع اپنی زندگی سے مخصوص کیا تھا۔ یہاں تک کہا تھا کہ میری زندگی میں نہ آئے، تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

ہم منتظر تھے کہ صاحبزادہ (مرزا بشیر احمد قادیانی) صاحب اس اعتراض کو اٹھائیں گے، لیکن دیکھنے سے یقین ہو گیا کہ شیر کے پنجے سے چھوٹنا ممکن ہے، مگر 'اہل حدیث' کی گرفت سے نکلنا کارے دارد۔

صاحبزادہ (مرزا بشیر احمد قادیانی) نے کمال کیا کہ طوالت دینے کے لیے اپریل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی بحث چلائی، اس لیے یہ بھی ان کا فرض تھا کہ اس زمانہ کا اہل حدیث سامنے رکھ کر آگے چلتے۔ (مولانا امرتسری یہاں اپنی ۱۹۰۵ء والی پرانی تحریر نقل کر کے لکھتے ہیں کہ) خیر یہ بات تو رفت گذشت ہوئی۔ اب جو صوبہ بہار میں زلزلہ عظیمہ آیا تو قادیانی پریس کے وارے نیارے ہو گئے۔ لاہوری اور قادیانی بالاتفاق اس کو اپنے حق میں نعمت غیر مترقبہ جان کر بہت خوش ہوئے۔ لیکن اہل حدیث کی 'ہوں' کے بعد لاہوری تو کھسک گئے مگر قادیانی جو اصل گدی کے مالک ہیں، کیسے کھسک سکتے ہیں۔ اس لیے وہ مقابلہ پر آئے۔ سب سے پہلے میاں محمود کی ڈیوڑھی کا...... آگے آیا۔ جس کو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ مارچ (۱۹۳۴ء) میں دھتکار دی گئی۔ اس کے بعد صاحبزادہ بشیر احمد آگے بڑھے۔ پس اب ہمارا خطاب انہی صاحبزادہ سے ہے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ میاں بشیر احمد قادیانی نے بہت تطویل سے کام لیا ہے۔ مگر ہم ان کی عبارت طویلہ سے اصل روح نکال کر ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں، آپ لکھتے ہیں:

'الغرض حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی کے بعد آپ کی زندگی میں دنیا کے مختلف حصوں میں بڑے سخت زلزلے آئے اور بعض آپ کی وفات کے بعد آئے (جیسا کہ اٹلی جاپان چین وغیرہ کے تباہ کن زلزلے) اور بعض آئندہ آئیں گے اور یہ خدا ہی کو علم ہے کہ وہ کب کب اور کہاں کہاں آئیں گے اور ان کے نتیجہ میں کیا کیا تباہی مقدر ہے؟ مگر وہ تباہ کن زلزلہ جو حال ہی میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو ہندوستان کے شمال مشرق میں آیا ہے جس نے صوبہ بہار اور ریاست نیپال اور بنگال کے بعض حصوں میں ایک قیامت برپا کر رکھی ہے وہ ایک ایسا زلزلہ ہے کہ اس میں ۱۹۰۵ء کے شمال مغربی ہندوستان والے زلزلہ کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے الہامات وکشوف میں تصریح اور تعیین پائی جاتی ہے اور یوں نظر آتا ہے کہ گویا خدائی ہاتھ معین طور پر اشارہ کر رہا ہے کہ یہ زلزلہ ان خاص زلزلوں میں سے ایک ایسا زلزلہ ہے جس کے متعلق تعین اور صراحت کے ساتھ خبر دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات اور کشوف سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۳۴ء والے زلزلے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل علامات مقرر تھیں۔ یعنی منجملہ بعض اور علامات کے ذیل کی پانچ علامات اس کے لیے بطور خاص مقرر کی گئی تھیں۔

اول : اس زلزلہ میں خطرناک تباہی آئے گی' اور اس کے ساتھ پانی کا سیلاب بھی ہوگا۔، دوم : یہ زلزلہ نادر شاہ بادشاہ افغانستان کے قتل کے بعد اس کے قریب کے زمانہ میں ہوگا۔ سوم : یہ زلزلہ موسم بہار میں آئے گا۔

چہارم: یہ زلزلہ ہندوستان کے شمال مشرقی علاقہ میں آئے گا۔

پنجم : یہ زلزلہ مرزا بشیر احمد کی زندگی میں آئے گا اور وہی ابتداً اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلانے والا ہوگا۔

یہ وہ پانچ علامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً ۲۸ سال پہلے اس زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود پر ظاہر فرمائیں۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ باتیں کس طرح من وعن پوری ہوئیں۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۳۴ء۔ ٹریکٹ ص ۱۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا بشیر احمد کی تقریر کا خلاصہ اور روح صرف اتنی ہی ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد جس شدید زلزلہ کے آنے کی خبر مرزا غلام احمد متوفی نے دی تھی وہ وہی ہے جو ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں آیا۔

ہم اس پر مزید روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ مسافت جلدی طے ہو۔ آپ کے بڑے بھائی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی یہی کہتے ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں:

''۴ اپریل ۱۹۰۵ کے زلزلہ عظیمہ کے بعد جو ضلع کانگڑہ میں شروع ہوا تھا حضرت مسیح موعود کو اور زلزلہ کے متعلق الہام ہوا جو اپنی شدت میں پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہونا تھا۔ تو اس وقت کے احمدیوں کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ عام خیال یہ پیدا ہوگیا تھا کہ وہ دوسرا آنے والہ زلزلہ بھی اسی علاقہ میں آئے گا۔ مگر اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ایک رؤیا دیکھی جس میں انہوں نے میاں بشیر احمد صاحب کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ زلزلہ اب شمال مشرق کی طرف چلا گیا ہے۔ سابقہ زلزلہ ہندوستان کے شمال مغرب یعنی پنجاب کے علاقہ میں تھا۔ اور اس رؤیا کے مطابق اب یہ موجودہ زلزلہ جو ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو واقعہ ہوا علاقہ منگھیر دربھنگہ اور نیپال وغیرہ میں واقعہ ہوا ہے جو ہندوستان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمال مشرقی حصہ ہے۔' (الفضل۔۴۔فروری ۱۹۳۴ء۔ص ۲)

(مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ) اہل حدیث اب دونوں بھائیوں (مرزا محمود اور مرزا بشیر) کے بیان کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعی ۱۹۰۵ء کے بعد نمونہ قیامت زلزلہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو آیا۔ بس اب مطلع صاف ہے کہ ۱۹۰۵ء کے بعد جو نمونہ قیامت زلزلہ آنے والا تھا اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ کیا ہیں، وہ غور سے سنئے اور دل کی لوح پر نوٹ کر لیجئے۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

'ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا' (ضمیمہ براہین حصہ پنجم۔ص ۹۲۔۹۳)

(مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ) ناظرین! اللہ غور فرمائیں کہ منطقی صورت میں ہمارے قیاس کے دو جزء ہیں۔ ا۔ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء والہ زلزلہ بالاتفاق نمونہ قیامت ہے۔

۲۔ نمونہ قیامت زلزلہ کو مرزا صاحب نے اپنی زندگی سے وابستہ کیا تھا۔

اور نتیجہ صاف ہے کہ چونکہ نمونہ قیامت، موعودہ زلزلہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں نہیں آیا اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کے ماتحت مجبور ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہ اعتقاد رکھیں کہ مرزا غلام احمد صاحب، خدا کی طرف سے نہ تھے۔ خدا کی طرف سے نہ تھے، تو پھر کیا تھے؟

چند باتیں میاں بشیر احمد قادیانی کی باقی رہ گئیں۔

ا۔ زلزلہ سے خطرناک تباہی آئے گی اور پانی کا سیلاب بھی ہوگا۔ (اس کا جواب یہ ہے کہ) تباہی آئے گی اور سیلاب بھی ضرور ہوگا، مگر مرزا صاحب کی زندگی میں۔ ۲۔ یہ زلزلہ نادر شاہ، بادشاہ افغانستان کے قتل کے بعد، اس کے قریب کے زمانہ میں آئے گا۔

(اس کا جواب یہ ہے کہ) کنگ نادر شاہ کے قتل کے بعد اس کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں نہیں، محض آپ کا شاعرانہ تخیل اور نکتہ بعد الوقوع ہے۔

۳۔ زلزلہ موسم بہار میں آئے گا۔ (جواب یہ ہے کہ) ہم مانتے ہیں۔ لیکن ۱۵ جنوری کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسم بہار نہیں ہوتا، بلکہ بعد ختم جنوری ہوتا ہے۔
۴۔شمالی علاقہ میں آئے گا۔، (مرزا بشیر احمد کا یہ جواب) ہمارے مخالف نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے مخالف ہے جو کہتے ہیں بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی (زلزلہ والی) میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی' (ضمیمہ براہین احمد یہ ج ۵ ص ۹۷) کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا ملک پنجاب ہے،صوبہ بہار نہیں۔،۵۔میاں بشیر کی زندگی میں آئے گا۔، (کا جواب یہ ہے) ان کی زندگی میں آئے۔ہمیں کیا؟ مگر ان کے ساتھ ان کے والد ماجد کا ہونا بھی ضروری ہے جو ان کی عبارت میں منصوص ہے۔
(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ناظرین کرام یہ تو ہے خاندان نبوت قادیان کے بیانات کی تفصیل اور اس پر بحث۔اب ذرا نمک خوروں کی بھی سن لیجئے کہ وہ اپنے مالک کی بات بنانے کی کیا کوشش کررہے ہیں۔الفضل کا ایڈیٹر لکھتا ہے:
' مولوی ثناء اللہ کو اس سے تو انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک قیامت خیز زلزلہ آنے کی خبر دی تھی اور وہ زلزلہ آ بھی گیا اور اس کے متعلق جو خبر دی گئی وہ پوری ہوگئی۔ لیکن ان (ثناءاللہ) کے نزدیک اس زمانہ میں نہیں آیا جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر مولوی صاحب کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو وہ اتنی عظیم الشان خبر کے پورا ہونے پر اس سے انکار کی بنا اپنے قیاس پر نہ رکھتے۔جو زمانہ کی تعیین کے متعلق انہوں نے کیا۔اور علیم وخبیر خدا کے مقابلہ میں اپنے فہم وقیاس کو ناقص قرار دے کر سمجھ لیتے کہ اس کے پورا ہونے کا وہی زمانہ تھا جبکہ خدا نے اسے پورا کیا' (الفضل ۲۲ فروری ۱۹۳۴ء ص ۳)
(مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ) ناظرین حیران ہوں گے کہ یہ کیا جواب ہے۔ ہم تو مدعی (مرزا قادیانی) کا اپنا بیان پیش کرتے ہیں کہ میری (یعنی مرزا کی) زندگی میں آئے گا۔مگر وکیل مدعی، ہمارے سر تھوپتے ہیں کہ تم اپنے قیاس سے کہتے ہو۔خدا نے جس وقت چاہا وعدہ پورا کردیا۔اے جناب! یہ کسی ایسے شخص کو سناؤ جو خدا کو ایک وعدہ خلاف معشوق کی طرح جان کر اس کی وعدہ خلافی کا یوں عذر کرے۔

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا خدا تو وہ ہے جس کی شان ہے کہ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران: ۱۹۴) وہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ خاص کر انبیا کرام سے جو وعدہ کرے اس بات کی بابت تو مؤکد ارشاد ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ(ابراہیم: ۴۷)۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ (البقرہ: ۴۷) یعنی ہرگز خیال بھی مت کرو کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ کر کے خلاف کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بدلہ لینے والا ہے

ہم کسی وعدہ خلاف انسان کو دوست بھی نہیں بناتے کیونکہ شیخ سعدی منع فرما چکے ہیں

دوستی را نشائد ایں غدار

تو ایسے وعدہ شکن کو ہم خدا کیسے مان لیں۔ ہرگز نہیں۔ خدا سچا ہے اس کے نام سے جھوٹی خبر بتانے والا جھوٹا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس کے بعد اڈیٹر الفضل حق نمک ادا کرتا ہوا لکھتا ہے

’مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ وہ قیامت خیز زلزلہ جس کی خبر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے دی تھی‘ وہ آپ کی زندگی میں آنا چاہیے تھا اور بہار کے موسم میں آنا چاہیئے تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک ہی زلزلہ کے آنے کی خبر دی ہوتی اور اس کو اپنی زندگی میں آنا ضروری قرار دیا ہوتا مگر وہ آپ کی زندگی میں نہ آتا تو مولوی صاحب کہہ سکتے تھے کہ آپ کی زندگی کے بعد جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اسے آپ کی پیشگوئی کے مطابق قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو متعدد زلزلوں کے آنے کی خبریں دی گئیں۔ اور آپ نے متعدد زلزلوں کے آنے کا کھول کھول کر ذکر فرمایا۔ جیسا کہ آپ کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے

’کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے‘

’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات پر آئیں گے۔ اور ان میں قیامت کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمونہ ہونگے' اور اسی سلسلہ میں اہل ہند کو خاص طور پر مخاطب کر کے (مرزا صاحب قادیانی) تحریر فرماتے ہیں

'کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے ،یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچاسکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے'

اور 'میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے'

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر کئی ایک زلزلوں کے آنے کی خبر دی۔ اور ان میں سے بعض کو قیامت کا نمونہ قرار دیا۔ پھر ہندوستان میں کئی زلزلے آنے سے مطلع کیا۔ اور دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ ہولناک اور تباہ کن زلزلے آنے کا اعلان کیا۔ جب یہ صورت ہے تو پھر ان الفاظ کو لے کر جن میں کسی زلزلہ کا آپ کی زندگی میں مذکور ہو، آپ کی وفات کے بعد آنے والے زلزلوں سے انکار کرنا اور آپکی پیش گوئی کے خلاف قرار دینا ، حد درجہ کی بد دیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو الفاظ پیش کئے ہیں وہ ایسے ہی زلزلہ کے متعلق ہیں جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آنے والا تھا اور وہ آپ کی زندگی میں ہی آیا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

'میں نے پھر ایک پیشگوئی کی تھی کہ اس زلزلہ کے بعد بہار کے دنوں میں پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ اس الہام کی پیش گوئی کی ایک عبارت یہ تھی 'پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی' چنانچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو وہ زلزلہ آیا۔ اور کوہستانی جگہوں میں بہت سا نقصان جانوں اور مالوں کے تلف ہونے سے ہوا۔' (حقیقت الوحی ،ص ۲۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی ہندوستان میں زلزلہ آیا اور بہار کے موسم میں ہی آیا۔ پس جب ایسا زلزلہ مقررہ وقت اور مقررہ موسم میں آچکا ہے تو اب اسے نظر انداز کر کے وقت اور موسم کا اعتراض بالکل فضول ہے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ اس زلزلہ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود تحریر فرما چکے ہیں

'یقیناً یاد رکھنا چاہیے کہ بعد اس کے سخت زلزلے آنیوالے ہیں۔ خاص کر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا' (حقیقت الوحی، ص ۲۲۱)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ پہلے زلزلوں کے بعد آنے والے زلزلے ہیں۔ اور ان کے متعلق قطعاً یہ شرط نہیں ہے کہ وہ آپ (مرزا) کی زندگی میں آئیں گے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائیں۔ اپنی موت کو اور اس امر کو ذہن میں مستحضر کر کے کہ آخر ایک روز اس خدا کے سامنے جانا ہے جو دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے اور جس کے سامنے کوئی چالاکی کوئی ہوشیاری اور کوئی تلبیس نہیں چل سکتی۔ بتائیں کہ کیا ان حوالوں سے یہ امر ظاہر نہیں ہوتا کہ اپنی زندگی اور بہار کے دنوں میں جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں کی تھی وہ آپ کی زندگی میں ہی پوری ہو چکی۔ اور وہ زلزلہ جو' قیامت کا نمونہ' ہوگا۔ اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے بعد آنے والا تھا اور بعد میں آیا۔ جس کے قیامت کا نمونہ ہونے کا سب لوگ اقرار کر رہے ہیں'۔

(الفضل قادیان ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء ص ۴)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہم نے الفضل کی ساری عبارت نقل کرنے میں بخل نہیں کیا تاکہ ناظرین کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا کافی موقع مل سکے۔ سنیئے۔ ہم اللہ کو ناظر اور اپنے آپ کو میدان محشر میں حاضر جان کر جواب دیتے ہیں۔ آپ کی اس لمبی تحریر کا مدعا صرف اتنا ہے کہ جس زلزلہ کو مرزا صاحب نے اپنی زندگی سے وابستہ کیا تھا وہ ان کی زندگی میں ہو چکا۔ بہت اچھا۔ مگر تصرف قدرت دیکھئے کہ آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ نمونہ قیامت زلزلہ یہی ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء والا ہے جو بعد مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے آیا۔ اس کے لئے حیات مرزا شرط نہ تھی۔ گو ہم پہلے خلیفہ قادیان (محمود احمد) اور میاں بشیر احمد کے بیان سے بتا آئے ہیں کہ ۱۵ جنوری والا زلزلہ وہی ہے جو ۱۹۰۵ء کے موعودہ تھا۔ اور وہی ہے جو بقول مرزا صاحب پنجاب سے پورب کی طرف چلا گیا۔ اب سنئے کہ جو زلزلے آپ نے مرزا صاحب کی زندگی میں بتا کر ان پر قناعت کی ہے اور اہل حدیث کو احمد یہ لٹریچر سے غیر ماہر بتایا ہے ذرا ان کی حقیقت بھی خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سنئے۔ مرزا صاحب قادیانی، ہاں ہاں آپ کے مسیح موعود فرماتے ہیں:

'وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی۔ پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کردے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزے آ چکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء' ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر غالبًا خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شائد چار زلزے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا' (حقیقۃ الوحی، ص ۹۲ کا حاشیہ)

ناظرین مرزا صاحب اور ایڈیٹر صاحب (قادیانی اخبار) دونوں کا کلام سامنے رکھ کر اس مثال کی صحت پر پہنچئے کہ اسی کو کہتے ہیں مدعی سست گواہی چست۔ مرزا صاحب قادیانی خود ان سارے زلزلوں کو اتنا خفیف کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک وہ زلزلے ہی نہیں مگر تنخواہ دار ان کو نمونہ قیامت کا مصداق بناتے ہیں۔

ہم مرزا صاحب قادیانی کی عبارت آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور فیصلہ آپ کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں۔

'مجھے خدا خبر دیتا ہے کہ وہ زلزلہ نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا'۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ، ج ۵، ص ۹۳)۔

بتائیے یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں آ چکا تھا یا صوبہ بہار میں ۱۵ جنوری (۱۹۳۴ء) کو آیا ہے۔ اگر بحوالہ حقیقت الوحی جواب دیں کہ زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آ چکا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی عبارت منقولہ حقیقت الوحی صفحہ ۹۳ اس کی تردید کرتی ہے کیونکہ اس میں اس زلزلہ کہ بہت خفیف کہا ہے۔ اور اگر کہیں کہ یہ نمونہ قیامت (مرزا کی) زندگی کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو آیا ہے اور اس کے لئے حیات مرزا 'شرط نہ تھی' تو خود مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ہے کیونکہ وہ اسی نمونہ قیامت زلزلہ کو اپنی زندگی سے وابستہ کرتے ہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۳) پس ثابت ہوا کہ اڈیٹر الفضل کی تقریر باپ، بیٹا اور خلیفہ کے برخلاف ہے۔

رہا یہ عذر کہ اس زلزلہ کی تاخیر کے لئے مرزا صاحب نے دعا کی تھی اور خدا نے اس کے مؤخر ہوجانے کی خبر دی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گو مؤخر ہوگیا ہو تاہم حیات مرزا میں اس کا آنا موعود ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب خود لکھتے ہیں:

'میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے' (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)۔

احمدیو! اب بھی مانو گے یا نہیں کہ اہل حدیث تمہارے لٹریچر کا تم سے زیادہ ماہر ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۹ ص ۳۔۸)

احمدیوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن مناظرہ

پنڈت آتما نند ہلدوانی ضلع نینی تال لکھتے ہیں:

۴ و ۵ مارچ ۱۹۳۴ء احمدیوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کے ایام مقرر کئے تھے۔ بندہ بھی مولوی عمر الدین صاحب شملوی کے پاس جا حاضر ہوا۔ بات چیت کے دوران میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب جب کہ ویدوں کو الہامی اور منزہ عن الخطا خدا کا کلام مان کر ویدک دھرمی ہندو بن چکے تھے پھر وہ خود یا ان کے پیرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی لوگ کیونکر ویدوں کی تردید کر سکتے ہیں؟ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ احمدی خلیفہ صاحب یا امیر محمد علی صاحب مجھ عاجز اور مولانا ثناء اللہ صاحب سے فیصلہ نہ کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو بہکا کر ویدک دھرمی ہندو بنانا چاہتے ہیں؟ اس پر مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے مجھ سے فیصلہ کن مناظرہ کی طرح ڈال دی اور ایک تحریر ہم دونوں کے دستخطوں سے لکھی گئی جس کا لب لباب یہ ہے کہ اس مناظرہ کے تین مبحث ہوں۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمان تھے یا ہندو۔ مسلمان ثابت ہونے پر آتمانند پچاس روپے انعام دیوے۔

۲۔ سچے مسیح موعود مرزا غلام احمد تھے یا آتمانند ہے۔

۳۔ مرزا صاحب پر الہام منجانب اللہ ہوتے تھے یا نہیں۔ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود یا الہامی ثابت ہو جائیں تو آتمانند اپنے دعوی مسیحیت سے تائب ہو کر مرزا صاحب قادیانی کو الہامی مسیح موعود مان لے گا ورنہ مولوی عمر الدین صاحب آتمانند کو سچا مسیح قبول کر کے ست دھرم میں شامل ہو جائیں گے۔

فیصلہ مندرجہ ذیل پانچ پنچوں کی کثرت رائے سے ہوگا۔

۱۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ۔ حافظ احمد مسیح عیسائی دہلوی، مسٹر چمپت رائے صاحب جین۔ مولانا مبارک حسین صاحب میرٹھی۔ دیو رتن صاحب دیو سماجی لاہور میں نے مہاتما آنند سروپ، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا حاجی سعید احمد خان ناظم جمیعت العلماء ہند، مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے اسمائے گرامی پیش کئے تھے لیکن مولوی عمر الدین صاحب نے ان میں سے کسی بزرگ کو ثالث ماننا پسند نہ فرمایا۔ یہ مناظرہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں بذریعہ تحریر بدیں شرط ہونا مولوی عمر الدین صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اپنی طرف سے کسی قسم کی حاشیہ آرائی مولوی عمر الدین صاحب کے مضمون پر نہ فرمائیں نیز یہ کہ ہر دو مضامین کو بغیر کانٹ چھانٹ کے درج اخبار فرماویں اور کسی طرح کی رو رعایت نہ کریں جس کا ذمہ میں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے لیا۔ نیز یہ کہ اخبار اہل حدیث ہمارے مضامین کے پرچوں کو پانچوں پنچوں کے پاس بھیجنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوازش فرماویں۔ پنچوں کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:
۱۔ پنڈت رام چندر صاحب دہیلوی معرفت آریہ سماج ہاپڑ ضلع میرٹھ
۲۔ مولوی حافظ پادری احمد مسیح صاحب متصل پٹودی ہاؤس کوچہ مچھلی والاں دہلی
۳۔ مسٹر چمپت رائے جین بیرسٹرایٹ لا، ودیاوار دھی جین وگمبر ہوسٹل الہ آباد
۴۔ مولانا مبارک حسین صاحب ناظم میرٹھ
۵۔ پنڈت دیورتن صاحب معرفت دیوسماج لاہور

امید ہے کہ ناظرین اہل حدیث خصوصاً اور مذہبی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات عموماً اس فیصلہ کن مناظرہ کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گیاور پانچوں پنچ صاحبان اپنے اپنے عقاید کو دخل نہ فرما کر محض ہر دو جانب کے دلائل اور حوالہ جات سے ہی اپنا اپنا فیصلہ ایمان داری اور انصاف پر مبنی صادر فرمائیں گے ۔ ہر ایک مضمون پر تین تین پرچے طرفین کی طرف سے لکھے جائیں گے۔

اہل حدیث: ضمیمہ اہل حدیث میں آپ کے مضامین بلا کمی بیشی درج کردیئے جائیں گے۔ خرچ مشترکہ آپ دونوں کے ذمہ ہوگا۔...اجرت تقسیم ضمیمہ نہیں لی جائے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۴)

مرزا آنجہانی اور شاہ نادر خان خلد آشیانی

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ (الہام مرزا در البشری ۔ ج ۲ ص ۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی بجہت اپنے عجیب و غریب الہامی ڈھکوسلوں کے اور اس کے اتباع بحیثیت اپنی مقلدانہ ذہنیت کے عجائبات زمانہ میں سے ہیں ۔ کوئی مرے یا جیئے کسی کی شادی ہو یا خانہ بربادی کوئی تخت نشین ہو، یا مدفون زیر زمین ہو، انہیں ہر موقع پر اپنی خود ساختہ مسیحیت منوانا سوجھتا ہے۔

یوں تو سر سید احمد خان کے متعلق مرزا صاحب نے بڑے ہی صاف گو شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حیثیت سے طعنہ کیا تھا کہ: آپ کا کلام دونوں صورتوں کی گنجائش رکھتا ہے شتر کی بھی مرغ کی بھی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۰۷) مگر خود مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام اس سے بھی زیادہ بے نظام ہوتا تھا۔آپ کی عادت شریفہ تھی کہ، ہر روز صبح، وہ چار بے سروپا چند فقرات بنام، الہام، سنا دیا کرتے تھے کوئی مطلب پوچھے تو جواب تھا، نہ معلوم۔ بطور مثال چند ملاحظہ ہوں:

۱۔ احداً من العالمین . مراد زمانہ حال کے لوگ ہیں یا آئندہ کے۔ واللہ اعلم۔ (البشری۔ج ۲ص ۱۵)

۲۔ پریشن۔ عمر براطوس، یا پلاطوس، آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس معلوم نہیں ہوا۔ (ص ۵۱)

۳۔ کمترین کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ شائد کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے (ص ۱۲۱)۔ (خود بدولت کیوں مراد نہیں۔ معمار)

۴۔ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ ایک ناپاک روح کی آواز آئی (ص ۹۵)۔ (کون ہے؟ کوئی پتہ نہیں)

۵۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ (ص ۱۲۶)
(وہ کون ہے کچھ پتہ نہیں۔ شائد اپنی موت لاہور کا نقشہ ہے)

ان اور ان جیسے دیگر صدہا الہامات کے متعلق عموماً یہی کہا کرتے تھے کہ، معلوم نہیں کسی کے متعلق ہیں، بعد میں جیسا کوئی واقعہ دنیا میں ہوتا اسی کے مناسب حال اپنے الہامی تھیلہ سے الہامات نکال کر اپنی، محفل مسیحیت، کی رونق بڑھاتے رہتے۔ انہی الہامات کی قسم سے یہ الہام بھی تھا، آہ نادر شاہ کہاں گیا، ۔اس کے سناتے وقت بلکہ اس کے بعد تمام عمر ایک لفظ بھی اس کی مزید تشریح میں نہیں کہا۔ وجہ یہ کہ انہیں خود معلوم نہ تھا کہ آئندہ چل کر اس سے کیا کام لیا جاوے گا۔ آخر دم تک وہ اسی تاک میں رہے کہ کوئی موٹا اور ٹھوس واقعہ اس الہام کے حسب حال ظاہر ہو تو اس اس پر چسپاں کردوں۔ مثلاً

۱۔ کوئی شخص نادر حسین، یا نادر علی، وغیرہ نام کا مشہور و معروف سید غمی و تنزل کے چکر میں آئے تو آہ نادر شاہ، کہہ کر اس پر چسپاں کردو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یا کوئی نامی گرامی سید جو اپنی خوبیوں کے باعث نادرالوجود کہا جا سکے کسی مصیبت میں مبتلا ہو اس پر ہی پھینک دوں۔

۳۔ یا کوئی قادیان وغیرہ کا ہندو ساہوکار (ساہوکاروں کو پنجابی میں شاہ کہتے ہیں) جس سے لوگ وقتاً فوقتاً قرض حاصل کرتے ہو کسی زد میں آئے تو اسے ہی اس الہام کی لپیٹ میں لے آؤں۔

۴۔ یا کوئی نیک دل، رعایا پرور بادشاہ مر جائے تو اس کی چند خوبیاں بیان کر کے کہا جائے آہ! نادرشاہ کہاں گیا۔

۵۔ یا شاید قسمت کی دیوی مہربان ہو جائے اور سچ مچ کوئی ایسا آدمی گردش فلک میں آ جائے جس کا نام ہی نادرشاہ ہو۔

۶۔ مذکورہ بالا صورتوں سے کوئی بھی نہ ہو تو ایک جابر و قاہر بادشاہ، نادرشاہ درانی سیاہ چہرہ بلدار پیشانی، آپ سے پہلے گذر چکا ہے، اسی پر لگا دیں گے۔ چلو چھٹی ہوئی۔

مگر افسوس! کہ انہیں (حافظہ کی خرابی کہو یا انتظار حوادث) اس الہام کو کسی جگہ لگانے کا موقع ہی نہ ملا اور یہ گول مول فقرہ یونہی ہی منہ بند تھیلہء الہامات میں پڑا رہا یہاں تک کہ ۲۳۔۲۴ سال گزر گئے۔

اب یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ دنیا کے کروڑھا انسانوں میں سے ہمیشہ کیلئے کوئی نادرخان یا نادرشاہ یا نادرعلی وغیرہ وفات نہ پاتا۔ ایک کیا سینکڑوں ایسے واقعات دنیا میں ہوں گے چنانچہ گردش لیل و نہار سے والی افغانستان امان اللہ خان کی قسمت نے پلٹا کھایا اور افغانستان میں شورش و فساد بدنظمی و عناد کا دور دورہ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ موصوف کو تخت حکومت سے دستبردار ہو کے یورپ میں پناہ گزین ہونا پڑا جن کے بعد سلطنت کی باگ ڈور نادرخان نے سنبھالی۔ ادھر مرزائی بھی تاک میں تھے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے اس الہام کو نادرخاں کی تخت نشینی پر چسپاں کر دیا۔

یہ جوڑ توڑ اگرچہ ایک قابل مضحکہ بات تھی تاہم مرزائی ڈھٹائی کا ایک بین ثبوت تھا مگر چونکہ قدرت کو انہیں اور بھی ذلیل کرانا مقصود تھا اس لئے واقعات نے ایک اور پلٹا کھایا کہ نادرخان ایک ظالم سفاک کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور مرزائیوں نے اسی الہام کو پھر سے اس تازہ واقعہ پر لگا دیا۔ آہ! مرزا صاحب کا الہام کیا ہوا اچھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصی فلورمل ہے جو ایک طرف تو ایک قسم کی گندم سے آٹا نکال رہی ہے اور دوسری طرف اسی سے میدا اور روا بنا رہی ہے: جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اس دورنگی بلکہ سہ رنگی کو ملاحظہ کر کے حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں ایک معقول و مدلل مضمون رقم فرمایا۔ جس سے قادیانی بھیڑیں بلبلا اٹھیں اور بجائے معقول جواب کے اپنے نبی کی سنت، گندہ دہانی، پر اتر آئیں۔ چنانچہ ڈیورھی کا کتا یوں بھونکتا ہے:

ثناء اللہ ہرجائی، ہردیگی چمچا، عیار، بڑبولا، امرت سری باطل پرست اپنی ڈیوٹی لا غو ینھم و لا ضلنھم سے غافل منہ چڑانا، بڑبڑانا، کرم آبادی خفاش کی قے خوری کرتے ہوتے ہوئے رونا، چڑ چڑ، بک بک، ارزل، کمینہ ترین، مجسمہ یہودیت، بزاخفش، بےلگام وغیرہ ذلك من الخرافات و الھزلیات الکثیرۃ

اس عوعو کے بعد اصل مضمون کا جو جواب سیاس؟؟ وہ بھی قادیانی یہودی کے خودساختہ، علم کلام بدنظام، کی مانند محض ظاہری نظر فریب بور کے لڈو جن میں ایک رتی بھر حلاوت عقل و ایمان نہیں سراسر یہودیانی خصلت اور شرایرانہ رنگ میں شرابور بکواس کی ہے۔ میاں محمود احمد کے ایک لفظ، ہوگی، اہل حدیث میں ہوگئی، لکھا گیا اس پر قادیانی رسول کا جیل زادہ صحابی یوں بدزبانی کرتا ہے

> جو شخص معمولی حوالوں کے نقل کرنے میں اس قدر عیارانہ بددیانتی اور مجرمانہ بے احتیاطی سے کام لینے کا عادی ہے اس کا کسی ادنی سے ادنی سوسائٹی میں اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

اس انتہائی بدلگامی پر خود اس کی یہ حالت ہے کہ اہل حدیث کے مضمون کو جو ان الفاظ پر مبنی ہے، مرزا صاحب کا الہام ہر پہلو پر چسپاں کیا جاتا ہے، کو یوں نقل کرتا ہے: مرزا صاحب کا الہام ہر پہلو پر چسپاں کیا جاسکتا ہے،

کیا قادیانی ڈیوڑھی کا..... اپنے الفاظ کو اس عیارانہ بددیانتی اور مجرمانہ خیانت پر بھی چسپاں کرے گا؟ ہاں یہ تو ایک معمولی سبقت قلم ہے اس سے بڑھ کر سنو! تمہارے مقتدا نے جو نزول المسیح صفحہ ۳۱ پر یہ بے ثبوت جھوٹ بولا ہے کہ: مولوی اسماعیل علی گڈھی نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تم اس کی کسی تحریر سے اس کا ثبوت لفظاً نہ سہی معناً اور مفہوماً دے سکتے ہو ؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایمان سے بتلاؤ (ان کنتم مو منین) کہ یہ، عیارانہ مجرمانہ بددیانتی، تمہارے پیش روکو کس لقب کا حق دار بناتی ہے؟

مولانا فاتح قادیان نے الہام، آہ! نادرشاہ، پر ایک میٹھی چٹکی یہ لی تھی کہ:

مرزا قادیانیکا الہام اردو فقرہ ہے جو اہل کابل کا نہیں ہوسکتا۔ مرزا کو فارسی الہام بھی ہوئے تھے اگر نادرخان اس سے مراد ہیں تو اصل الفاظ فارسی ہوتے تا کہ اہل کابل کی دردناک آواز کی پوری ترجمانی کر سکتے۔ ہم حیران ہیں کہ سب سے پہلے تو تکلیف تو پہنچے اہل کابل کو، مرزا کا الہام کنندہ اس کی حکایت کرے حالانکہ فارسی بھی جانتا ہو چہ:

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم۔

اس کا جواب قادیانی بدلگام نے یہ دیا ہے:

اس طرح تم اگر محاوروں پر اعتراض کرنے لگو گے تو پھر عیسائیوں کے اعتراضات کا کیا جواب دو گے مثال کے طور پر ظهر الفساد فی البر و البحر ۔ اعلموا ان الله یحی ا لا ر ض بعد مو تها کی تشریح (تفسیر ثنائی میں) پڑھو پھر آیت یو مئذ تحد ث ا خبار ها کی رو سے زمین کی زبان ثابت کرو۔ پھر قا ل ا لا نسا ن ما لها کے متعلق عجمی لوگوں کو جواب دو کیونکہ ما لها سوائے عربی لوگوں کے اور کوئی بھی نہ کہے گا۔

کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ اردو فقرہ۔ آہ نادرشاہ کہاں گیا، کس کا محاورہ ہے اہل کابل کا یا ملہم مرزا کا۔ یہ تو تم خود مان گئے کہ یہ محاورہ کابلیوں کا نہیں اور مرزا قادیانی کا ملہم بقول شما ہر ایک بولی بول سکتا تھا پھر یہاں، اس کی زبان پر کون سا مرض لاحق ہو گیا، کہ اہل کابل کی طرف سے اردو فقرہ استعمال کر گیا؟

او ڈیوڑھی کے انسان! تیری پیش کردہ آیات کا اس راولانہ تک بندیوں سے کیا جوڑ؟ وہی بات تو نہیں کہ کسی پنڈت نے مرزائی سے کہا نماز پڑھا کر، اس کج رو نے جواب دیا تمہارے باپ نے دوستوں کی دعوت کی تھی اور کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا۔ آہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے سچ کہا ہے: جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اسے روک سکتا ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

او نادان مرزائی سن! زمین کی آبادی و بربادی اور اس کی شہادت اسی رنگ کی ہوسکتی ہے جو اس کی پیدائش اور مجرد مادی حالت کے مطابق ہو (الا ماشاءاللہ) بخلاف اس کے ناطق مخلوق اور مخصوص انسانوں کے فقرات انہی کی حالت کے مطابق ہونے چاہییں خاص کر پیش گوئیوں میں تو خود تمہارے مسلمہ نبی کا قول اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں لکھا گیا تھا کہ: پیش گوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آسکے لیکن جب ایک پیش گوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ پیش گوئی میں تو وہ امور پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ اور پہچان سکے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۲۱، ۱۲۳)

قال الانسان مالھا میں کسی مخصوص قوم کے افراد کا حال مذکور نہیں بلکہ جملہ اقوام عالم کا تذکرہ ہے لہذا بجائے اس کے کہ ہر ایک قوم کی زبان کے اندر علیحدہ علیحدہ اس کو دہرایا جاتا اور یوں قرآن جیسی اصولی کتاب کو بے فائدہ طویل و تجیم کیا جاتا بطور مفہوم ایک ہی لفظ میں ساری دنیا کے انسانوں کا مافی الضمیر ظاہر کر دیا جو کمال درجہ کی دانائی ہے مگر تیرے جیسے کور باطن شپرہ چشم بد باطن کیا جانیں۔

گندے آدمی! غور تو کر جب خود تیرے بڑے مطاع نے اس قسم کی پیش گوئیوں پر پھبتیاں اڑائی ہوئی ہیں تو تو کس منہ سے انہیں پیش کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اخبار اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء کے فقرات ذیل کو بار بار پڑھ کر اپنے گندے ضمیر سے فتوی پوچھ کہ ایسی پیش گوئیاں کرنے والا کون ہے آنکھیں کھول کر سن۔ لکھا ہے:

> مرزا صاحب نے جو الفاظ یسوع مسیح کی مجمل پیش گوئیوں کے حق میں لکھے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:
>
> اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہونگی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴) ہمارا حق ہے کہ اس عبارت کو ہو بہو مرزا صاحب پر چسپاں کرنے کو یوں کہیں
>
> اس درماندہ انسان ذیابیطس اور ہسٹیریا اور مراق کے دماغی بیمار مرزا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئیاں کیا تھیں، یہی کہ ،غزنوی ، آہ نادر شاہ کہاں گیا (پریشن عمر براطوس یا پلاطوس ، بیڑا غرق ،سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا، لاہور میں ایک بے شرم ہے) پس ان دلوں پر (خدا کی سو بزار لعنت ۔ ناقل) جنھوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی صداقت پر دلیل بنائیں اور بقول خود سچے (ثناء اللہ) کے سامنے جھوٹا ہوکر مرنے والے کو نبی بنالیا۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء)

کیوں او نادان ! اب بھی تو اس قسم کے ڈھکوسلوں کو ہمارے سامنے پیش کرے گا۔ یاد رکھ اگر تو نے اس بدزبانی کو نہ چھوڑا تو ہمارے ہاتھ میں قلم اور منہ میں زبان اور زبان میں طاقت گویائی موجود ہے وہ وہ سنے گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا:

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۵۔۷)

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد قادیانی

حافظ عنایت اللہ صاحبؒ وزیر آبادی گجراتی، مرزا محمود احمد کو لکھتے ہیں:

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے کہ:

باب تفعل سے توفی کا معنی جب کہ خدا تعالی فاعل ہو اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو بجز موت کے اور کچھ نہیں ہوتا اگر کوئی اس کے دوسرے معنی ثابت کر دے تو میں اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔

مرزا صاحب نے اس چیلنج میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہم خیال علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً مخاطب فرمایا ہے اگر مرزا صاحب آنجہانی یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا تو میں مولوی (محمد حسین) صاحب مرحوم کا ہم خیال اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں اگر آپ نیابت کی پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرانے پر آمادہ ہوں، اور مسلمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں تو مہربانی فرما کر امین اور منصف کا مجھ سے تصفیہ فرمالیں۔ امین اور منصف پر اتفاق کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دونگا جس پر وہ آپ سے جرح کرائے گا پھر وہ مجھ سے اس کا جواب لے کر فیصلہ تحریر کر دے گا جسے تسلیم کرنا ہم دونوں پر لازم ہوگا۔

عنایت اللہ وزیر آبادی۔ گجرات۔ پنجاب

عریضہ ہذا بعنوان بالا اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۴ء اور اخبار سنیاسی گجرات پنجاب مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ موخر الذکر کا ایک پرچہ ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء کو بذریعہ جواب طلب رجسٹری آنجناب کی خدمت میں روانہ کیا گیا آپ نے تو ۱۵ فروری کو وصول فرمالیا مگر آج مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۴ء تک آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی حیران ہوں کہ اتنی تاخیر کیوں؟

پرسوں ۷ مارچ ۱۹۳۴ء کو گجرات میں ایک اشتہار مطبوعہ قادیان تقسیم ہوا مگر وہ آپ کی طرف سے نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہالی قادیان نے مباحثہ لدھیانہ کے بعد انعامی مقابلہ کرنے سے توبہ کی ہوئی ہے تاہم آپ کوشش کریں۔ اہل حدیث آپ کی کوشش میں معاون ہوگا بشرطیکہ رقم موعودہ اگر ملے تو اس میں سے پچیس فی صد اہل حدیث کے اشاعت فنڈ میں داخل کرنے کا وعدہ کریں۔ گجراتی اشتہار کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب کی اصل عبارت مع جواب منصف کی خدمت میں بھیج دینا کافی ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بٹالہ میں ثنائی مناظرہ

انجمن اہل حدیث بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں ثناء اللہ صاحب نے قرآن اور مسیح موعود قادیان کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۳ پر مسیح کی ایک خاص علامت لکھی ہے کہ مسیح محمدی دن میں عصر کے وقت آسمان سے نازل ہوگا اور یوم محمدی سے مراد ہزار سال ہے جو روز وفات آنحضرت ﷺ سے شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق مسیح کو آٹھویں صدی میں آنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کوئی مسیح آ گیا ہو مگر مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

تقریر کے بعد اسی کے متعلق مولوی سلیم مرزائی سے ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ مرزائی مبلغ آخری وقت تک اس عبارت کی تردید نہ کر سکا۔

راقم: قاضی منظور حسین شریک جلسہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۱۴)

مرزائی الہام۔ قادیانی خراد پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ یہ سرخی کیا ہے؟ الہام کیا اور خراد کیا؟ خراد پر تو وہ چیز چڑھائی جاتی ہے جسے سیدھا کرنا منظور ہوتا ہے الہام کو خراد پر چڑھانا کوئی تشبیہ ہے یا استعارہ۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ واقعی یہ عنوان حیرت انگیز استعارہ ہے مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر ناظرین کی حیرت کم نہ ہوگی بلکہ اس میں مزید اضافہ ہوگا امید ہے کہ ناظرین اسے توجہ سے پڑھیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک پاکیزہ الہام یہ بھی ہے:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

اس الہام کو زلزلہ بہار پر چسپاں کیا گیا ہے۔ آج ہم دکھاتے ہیں کہ اس الہام کو قادیان میں کتنی دفعہ خراد کیا گیا۔ ۱۹۰۵ء میں یہ الہام شائع ہوا تھا اس کے بعد ہر موسم میں اس سے کام لیا گیا جس کا مجموعہ ایک مضمون منقولہ از اخبار الفضل قادیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہم دکھاتے ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور لطف حاصل کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ خاص کمال تھا کہ آپ کے الہامات جامع ہوتے تھے مثلاً :تخرج الصّدور الی القبور۔(حقیقۃ الوحی)۔ بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں پہنچائے جائیں گے۔

کیسا جامع پر معنی الہام ہے کہ مخالف سے مخالف بھی انکار نہ کر سکے۔ کیونکہ الہام کی جامعیت خود مرزا صاحب اور ان کے دو فرشتوں (حکیم نور الدین اور مولوی احسن امروہی) کو بھی شامل ہے پھر جامع کیوں نہ ہو۔ اسی طرح الہام، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، ایسا جامع ہے کہ اس کا اثر سب سے پہلے قادیان سے شروع ہوا۔ چنانچہ مضمون مندرجہ ذیل سے یہ بات خوب ثابت ہو گی

نوٹ: مندرجہ ذیل مضمون میں ۸ زلزلوں کا ذکر ہے جن پر ہم نے ہندسے لگا دیئے ہیں سب سے پہلا زلزلہ قادیان میں آیا۔ ناظرین بغور پڑھیں اور داد دیں

پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب بحرہ ابیض تو سط کے ساحل پر جنوبی طرابلس کے خشک ریگستان کی ریت اطالوی ہاتھوں سے عربوں کے خون کے ساتھ سیراب ہو رہی تھی اور سعید کوچک کی وزارت باوجود تنگ دستی و مجبوری کے بہادر اور شجاع اہالیان طرابلس کا مال و جان سے ہاتھ بٹا رہی تھی تو اس وقت یورپ کے دفاتر خارجہ کو برابر اطلاعیں پہنچ رہی تھیں کہ آئندہ موسم بہار میں والکن دیوتا کوہستان بلقان کے طول وعرض میں آگ لگا دے گا۔

اور اگرچہ یہ آگ موسم بہار سے قبل ہی شعلہ زن ہوگئی لیکن خدا کی بات کہ رومی مغلوب ہو کر غالب ہونگے موسم بہار ہی میں پوری ہوئی۔ سرزمین مقدونیہ و تراقیہ میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ ترکوں کا گھر گرا، اور بری طرح گرا۔ لیکن آخر مغرور بلغراد کو ادرنہ کے قبضہ سے محروم اور جامع سلیم کی بے حرمتی پر نادم ہونا پڑا۔ غرض ایک موسم بہار تھا، جس میں خدا کی ایک عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوئی تھی اب بھی موسم بہار ہے اور ۱۹۱۴ء کا بہار ہے اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی چودھویں صدی کے مقدس مسیح کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ زلازل آرہے ہیں زمین زیرو زبر ہو رہی ہے خدا اپنی قدرت کے ہاتھ دکھا رہا ہے۔ ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا (۱) اور ۱۳ مارچ کو حضرۃ خلیفہ اول (حکیم نوردین بھیروی قادیانی) کی وفات کی (ثابت ہوا کہ ماہ مارچ ہی موسم بہار ہے نہ کہ جنوری جیسا کہ قادیانی پریس زلزلہ بہار واقعہ ۱۵ جنوری کو موسم بہار میں بتا رہا ہے۔ ثناء اللہ) کی صورت میں آیا ہے۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر، شر الذین انعمت علیھم ، کی حالت میں آیا اور خدا کے مسیح کی مرادیں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئیں۔ خداتعالی اچانک فوجوں کے ساتھ آیا اور فتح کا نمایاں ظہور ہوا اور یہ سب کچھ موسم بہار ہی میں ہوا۔

اب ہم گھر سے باہر بیرونی دنیا کی سیر کرتے اور کرہ ارض کے مختلف زلازل پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو اس موسم بہار میں آئے یا آرہے ہیں۔ نیفسن کے بیٹوں کی سلطنت ایشیاء کا انگلستان یعنی ژاپون جو طبعی زلزلوں کا مرکز ہے آج کل سیاسی زلزلہ میں مبتلا ہے۔ بحری افسروں کے غبن کے معاملہ نے اسقدر طول پکڑا کہ آخ وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اور کاؤنٹ آکوما کی نئی وزارت گو ملک میں نسبتاً ہر دلعزیز ہے لیکن دارالعوام کا حصہ کثیر اس کا مخالف ہے اس لئے ابھی اس کی بنیاد میں تزلزل ہے (۲)

مشرق بعید کا چوٹی والا سام اگرچہ فغفور کے سر سے تاج اتارنے کے وقت سے ہی بے چین اور بے آرام تھا لیکن ان دنوں سفید بھیڑیئے کی شکاری جماعت زمین کے اندرونی آتشیں مادہ کی طرح جوش پر ہے اور اس نے تاخت و تاراج کا وہ بازار گرم کر رکھا ہے کہ ملک بھر میں ایک زلزلہ سا محسوس ہو رہا ہے اور سلطنت جمہوریہ کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔ (۳)

مغربی دنیا میں میکسیکو کا بدقسمت ملک ایک طرف خانہ جنگی سے تہ و بالا ہو رہا ہے اور باغی جنرل ولا اور کرنزا عملاً شمالی علاقہ جات کے خودمختار حاکم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف جنرل ہوئرٹ رئیس الجمہوریہ کی خودسرانہ کاروائیوں اور کوتاہ اندیشی سیاست نے اس کے طاقت ور پڑوسی کو دشمن بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے اور ڈاکٹر ولسن پریذیڈنٹ ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) نے میکسیکو پر فوج کشی کرادی ہے۔ ویرا کروز کے مشرقی بندرگاہ پر امریکہ کا قبضہ ہے تمام میکسیکو میں غیض وغضب کی آگ بھڑک رہی ہے۔ ہورٹہ اپنی ضد پر قائم ہے رعایا کے قلوب اور ملک کا امن بے چینی اور بدامنی کے زلزلہ سے دھکے کھا رہا ہے۔(۴)

حریت وشروطیت کی سر زمین کاروباری دنیا کے مرکز اور جان بل کے گھر کی چار دیواری میں آئر لینڈ کی حکومت خود اختیاری کے مسودہ نے ایک بھونچال کا سا عالم برپا کر رکھا ہے۔(۵)۔

مسٹر ایسکوئتھ کی حکومت ان کے فریق مخالف کی آنکھ میں چند دن کی مہمان ہے اور السٹر کے مطوعین کی فوج جرار ایوان وزارت کی ہر ایک جبری کاروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے سیاسی زبان میں حکومت میں حکومت کی اصطلاح سنا کرتے تھے لیکن اس کا عملی نمونہ ایک رنگ میں انگلستان اور لسٹر کی موجودہ حالت میں موجود ہے۔ السٹر نے ایک لاکھ دس ہزار جوانوں کی ۶۵ پلٹنیں مرتب کر لی ہیں اوران میں سے ۱۸ صدر بلفاسٹ ہیں ۱۳ ڈاؤن اور باقی دوسرے مختلف مقامات پر متعین ہیں۔ موٹر سائکلسٹ اور سواروں کے ذریعہ سلسلہ خبر رسانی کا معقول انتظام کر لیا گیا ہے اور چند گھنٹوں کے اندر تمام صوبہ میں کسی بیرونی حملہ کی خبر کی جاسکتی ہیے۔ اجتماع افواج اور وساء رسد رسانی کی سہولت کے لئے ۲۰۰ موٹر گاڑیاں موجود ہیں زخمیوں کی مرہم پٹی اور فوجی ہسپتال کا انتظام السٹر کی بی بیوں نے اپنے ذمہ لیا ہے اور مستعدی سے اس کی انجام پذیری کے لئے تیار ہیں غرض برطانیہ کے محکمہ جنگ سے آزاد بلکہ اس کی مخالفت کے لئے جنرل رچرڈسن کے السٹری مطوعین کی فوج موجود اور وزرائے سلطنت کی پریشانی کا موجب ہو رہی ہے۔(۶)

انگلستان کی تاریخ سے واقف اور موجودہ حالات پر نظر رکھنے والے مبصرین سیاست کا قول ہے کہ جو واقعات لندن کے ایوان وزارت کو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسم بہار میں پیش آئے ہیں، ان کی نظیر صرف کرام ویل کے زمانہ میں موجود ہے، اس کے بعد نہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کی طرح اب بھی ۱۲ مارچ سے ۲۴ مارچ تک اراکین دفتر وزارت جنگ کو شب و روز حاضر رہنا پڑا۔ جنرل پیگٹ کمانڈر آئرلینڈ کا حکم جنرل ہیو برٹ کو اور ان کے ماتحت افسروں کا السٹر کے بھائیوں پر حملہ کرنے سے انکار فیلڈ مارشل سر جان فرنچ اور کرنل سیلی وزیر جنگ کا استعفاء اور مسٹر ایسکوئتھ کا مجبوراً خود وزارت جنگ کا قلمدان سنبھالنا کچھ ایسے واقعات ہیں جو ایک بہت بڑی ہلچل اور سخت زلزلہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔(۷)

پھر خدا معلوم وہ کون سی خفیہ طاقتیں یا اندرونی آتشیں مواد ہیں جو یورپ کے موازنہ طاقت کی سنگلاخ چٹان کو جنبش دے رہے ہیں۔ قیصر جرمنی اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ آسٹریا اور اٹلی کے وزیر خارجہ سے ملاقی ہوں اور اگر اتحاد ثلاثہ کے قائم مقام ریازیہ میں جمع ہوکر کوئی گفتگو کرتے ہیں تو اس کے دوسرے دن بعد ٹائمز کی لہروں میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور شاہ انگلستان مسٹر اڈورڈ گرے وزیر خارجہ کی معیت میں لندن سے پیرس کا سفر اختیار کرتے اور رئیس الجمہوریہ فرانس ایم فیلرز سے ملاقی ہوئے پیرس میں شاندار استقبال ہوتا ہے۔ ایم ڈومرگو وزیراعظم فرانس اور سر گرے کی پرجوش مخلصانہ تقریریں ہوتی ہیں اور ان سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مرکز سیاست و طاقت میں کوئی خفیہ حرکت ہے۔ اور زلزلہ معلوم کرنے والے آلہ نے کسی مقام پر زمین کے جنبش کھانے کا پتہ دیا ہے اور وہ غالباً ریازیہ اور کارفو کی ملاقاتیں ہیں اور کوہستان البانیہ کی آتشیں چوٹی یا جزائر اتجین کی آتش انگیز چٹانی زمین ہے۔(۸)۔

ترکی اور ایران میں گو بظاہر کسی بڑے زلزلہ کا وجود معلوم نہیں ہوتا لیکن چھوٹے چھوٹے جھٹکے برابر اپنا کام کر رہے ہیں نوجوان ترکی حکومت کے ترقی کرنے والے نوجوانوں میں رقابت ہے انور وزیر جنگ ہوا تو جمال کو وزیر بحریہ بنانا پڑا۔ اب فتحی بے اپنا حصہ مانگتے ہیں۔ بطل طرابلس غریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز بے اگر چہ انگلستان اور مصر کی وساطت کے سبب قتل سے بچ گئے ہیں لیکن اس کے وجود کو جو وزارت انور کے راہ میں رکاوٹ تھا، شاخ زریں کے کنارہ سے اہرام مصری کے سایہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ایران میں بدامنی کا تازہ جھٹکہ قزاقوں کے حملہ اور ایک بلجئین کاؤنٹ کے قتل کی صورت میں نمودار چکا ہے اگر چہ پاؤنیر کا بیان صحیح ہے تو ریاست کابل میں (۹)۔

ایک زلزلہ کی آمد کا مواد جمع ہو رہا ہے کابل کی رعایا امیر عبدالرحمٰن کے جابر ہاتھ کو امیر حبیب اللہ کے تساہل پر ترجیح دیتی اور قزاقوں کی غارت گری سے تنگ آ کر حکومت سے اظہار ناراضگی کر رہی ہے جمنا کے کنارے اندر پر سے قدیم بھوم میں راش بہاری اور اسکے ہمراہیوں کی خلاف انسانیت کاروائیوں اور بمباری کے انکشافات ہونا انارکسٹانہ سازشوں اور سوسائٹیوں کے حالات پر قدرے روشنی پڑنا امن پسند ہندوستانی رعایا کے دلوں میں کانگڑے کے بھونچال کی طرح ایک خوف و ہراس پیدا کر رہا ہے۔ یہ ہے ۱۹۱۴ء کا موسم بہار اور اس کے زلازل۔ کون ہے جو ان سے فائدہ اٹھائے اور ان مضر نقصانات سے اپنی اور مخلوق خدا کی حفاظت کے لئے عتبہ عالیہ رب المنان پر جبین نیاز رکھ کر دعا کرے اور کہے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ (الفضل قادیان ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۱۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امید ہے ناظرین ہمارے عنوان، مرزائی الہام قادیانی خراد پر، کے مصدق ہو گئے ہوں۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ پھر ایک دفعہ پڑھیں اور فرمائیں کہ ان لوگوں نے الہامات مرزا کو کیا مضحکہ صبیان بنا رکھا ہے۔ الہام کیا ہیں بچوں کے ہاتھ میں موم کے کھلونے ہیں جس طرح چاہا بنا لیا۔ حق تو یہ ہے کہ:

ایں چنیں قوال؟ را باید وصول این چنیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۱ ص ۱۴ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلا خط بنام مرزا محمود احمد قادیانی

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

میاں صاحب ہم جانتے ہیں کہ آپ اس باپ کے بیٹے ہیں جو تمام منکرین مسلمانوں کو زانیات کی اولاد کہا کرتا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا لیکن آپ اپنے والد کی روش نہیں چھوڑتے۔ آپ نے اپنے ایک جیل زادہ کو ڈیوڑھی ...(پر متعین کر رکھا ہے)۔ اس جیل زادہ کے نزدیک شرافت بلکہ انسانیت کوئی چیز نہیں۔ (اخبار) اہل حدیث امرتسر، پیغام صلح لاہور برابر اس گندہ ذہنی کے شاکی ہیں۔

ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ سب آپ کے ایماء سے ہو رہا ہے جس کا پیغام صلح لاہور نے اظہار بھی کر دیا ہے بلکہ شیخ سعدی بھی فرما گئے ہیں:

نہ سگ دامنِ کاروانے درید

کہ دہقانِ ناداں کہ سگ پر ورید

لہذا ہم اس خط کے ذریعہ آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ اس جیل زادہ..کو سمجھائیں کہ اپنی اصلیت اور آپ کی مراقیت کو عالم آشکارا نہ کرائے۔ سیدھی اور صاف گفتگو کیا کرے ورنہ ہم اسے مخاطب نہیں کریں گے بلکہ جس نے اسے پالا ہے اس کو مراقی زادہ وغیرہ الفاظ سے ملقب کر کے خطاب کیا کرینگے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ میں شرافت ہوگی تو آپ ترکی بترکی جواب سننے سے پیشتر اس انسان نما درندہ کے منہ میں لگام چڑھا دیں گے۔ خدا توفیق دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال کون ہے؟

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

احادیث میں مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں دجال ظاہر ہوگا اور اس کا فتنہ زمانہ بھر سے زیادہ ہوگا اور وہ اس قدر مال دار ہوگا کہ جس کی نظیر لانے سے دنیا قاصر ہوگی نیز وہ اس قدر کثیر مقدار میں مال تقسیم کرے گا کہ تمام لوگ مالا مال ہو جائیں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لے آویں گے اور دجالی فتنہ کو پاش پاش کردیں گے اور اسے قتل کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعوی مسیحیت کیا تو ضروری تھا کہ آپ اس فتنہ کی نسبت بھی خبر دیتے جس کی نسبت مخبر صادق نے ارشاد فرمایا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) نے اس فتنہ کی حقیقت کو ان الفاظ میں ظاہر کیا:

اب اس تحقیق سے ظاہر ہوگیا کہ جیسے مثیل مسیح کو مثیل ابن مریم کہا گیا اس امر کو نظر میں رکھ کر اس نے مسیح ابن مریم کی روحانیت کو لیا اور مسیح کے وجود کو باطنی طور پر قائم کیا ایسا ہی وہ دجال جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو چکا ہے اس کی ظل اور مثال نے اس آخری زمانہ میں اس کی جگہ لی اور گرجا سے نکل کر مشارق و مغارب میں پھیل گیا۔

پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی انہوں نے ایک موہومی اور فرضی مسیح کو اپنی نظر کے سامنے رکھا ہے جو بقول ان کے زندہ ہے اور خدائی کا دعوی کر رہا ہے سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوی ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعوی کر رہے ہیں اور اس دعوی کے سرسبز کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر اور کون سی جگہ ہے جہاں یہ لوگ نہیں پہنچے۔ کیا کوئی دھوکہ دینے کا کام یا گمراہ کرنے کا منصوبہ یا بہکانے کا کوئی ایسا طریقہ بھی ہے جو ان سے ظہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں آیا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے ہیں۔

دیکھو اکیس سال میں ان لوگوں نے اپنے پر تلبیس خیالات کے پھیلانے کے لئے سات کروڑ سے کچھ زیادہ کتابیں مفت تقسیم کی ہیں تا کہ کسی طرح اسلام سے لوگ دستبردار ہو جائیں اور حضرت مسیح کو خدا مان لیا جائے۔

اللہ اکبر! اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر میں یہ لوگ اول درجہ کے دجال نہیں اور ان کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہو گا لہذا اس بات پر قطع اور یقینکرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گذشتہ کے دجالین میں سے ان کی نظیر پیش کرو۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۸۵، ۴۸۹، ۴۹۳، ۴۹۵)

حضرات مذکورہ عبارت کو غائر نظر سے بلکہ سطحی نظر سے مطالعہ کرنے سے بھی یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ مرزا کی مراد دجال سے پادری لوگ ہیں دگر ہیچ۔ یہاں اس بات سے بحث نہیں کہ مرزا صاحب غصہ کی حالت میں ہر مخالف کو دجال کہہ دیں جیسا کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم لدھیانوی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

ارے احمق دل کے اندھے دجال تو، تو ہی ہے دجال تیرا ہی نام ثابت ہے

(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ص ۱۲)

البتہ یہ بات تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اختلاط پر محمول سمجھی جاسکتی ہے کہ آپ کہاں تک اپنے موضوع سے خبر دار رہا کرتے تھے اور یہ کہ آپ کو کہاں تک اپنے جذبات پر قابو تھا۔ مگر بہرصورت بات یہی ہے کہ دجال سے مراد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نزدیک پادری لوگ ہیں مگر ہمارے مضمون کا مقصد یہ ہے کہ درحقیقت پادری لوگ بھی دجال نہیں ہیں اور نہ کوئی دوسرا شخص ہی اس سے مراد ہے بلکہ اگر قرائن کی رو سے اور دلائل کی روشنی میں اس امر کو جانچا جائے تو حدیث دجالون ثلاثون کی رو سے نبوت کا ذبہ کا مدعی ہی دجال ہے دگر ہیچ۔

دجال دراصل جھوٹ کا شیوہ اختیار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لغت میں دجال کی نسبت مسطور ہے۔ بسیار دروغ گو۔ یعنی بہت زیادہ جھوٹ کہنے والے کو دجال کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی منقولا بالا عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود بھی اس امر کی نسبت اشارہ کرتے ہیں لکھا ہے:

حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوی ہرگز نہیں کیا یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعوی کر رہے ہیں اور اس دعوی کے سر بلند کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ (ازالہ اوہام)

مطلب یہ کہ عیسائی لوگ محض جھوٹی اور بناوٹی بات پر زور دے کر دنیا کو مسیح کی الوہیت کے قائل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حاصل یہ کہ بسیار دروغ گو شخص کو دجال کہا جاتا ہے اور بقول مرزا صاحب بھی دجال کوئی خاص شخص نہ ہوگا۔

ناظرین! اب ہمیں یہ دکھانا منظور ہے کہ مرزا صاحب خود اپنے مسلمہ معیار کی رو سے دجال ہیں۔ صاف بات ہے کہ اگر یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ مرزا صاحب بھی بسیار دروغ گو تھے اور دن رات افتراء کرنا ان کا کام تھا تو پھر اس امر کے باور نہ کرنے کے لئے کوئی عذر نہیں ہوسکتا کہ مرزا صاحب قادیانی دجال تھے۔ صرف چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ نسائی نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے دجال کی صفت آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن.. السنتھم احلی عن العسل و قلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز و جل أبی یغترّون ام علیّ یجترءون۔ الخ

(مختصر مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے) (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۷۳)

اس حدیث شریف کی نسبت کئی مرتبہ کہا گیا کہ حدیث کی کسی کتاب سے بصحت کتابت دکھائی جائے کہ دجال حرف دال سے ہے

مرزائیو! فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس و الحجارۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! آج تک مرزائی امت مرزا صاحب کے اس صریح جھوٹ پر پردہ نہیں ڈال سکی اور نہ آئندہ امید ہے کہ کسی صورت یہ افتراء مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات سے دور کیا جا سکے۔ انشاء اللہ

۲۔ ایک اور حدیث بھی (بقول مرزا) مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۲)

اس عبارت میں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ پر ایک بڑا افتراء باندھا ہے اور صریح جھوٹ اور کذب سے کام لیا ہے یہ حدیث جس میں مرقوم ہو کر سو سال تک تمام بنی نوع انسان پر قیامت آ جائے گی، حدیث شریف کی کسی کتاب میں نہیں۔ دکھانے والا انعام لے سکتا ہے۔

۳۔ (مرزا صاحب لکھتے ہیں) مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے مجدد سرہندی پر افتراء کیا ہے حالانکہ مجدد سرہندی کے مکتوبات میں یہ عبارت اس طرح اور اس قدر غلط یقیناً نہیں مل سکتی۔ اس امر سے بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کسی عبارت کو اپنے حسب حال کرنے کے لئے ہر ممکن جھوٹ افتراء اور دھوکہ دہی سے کام لینا عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس معاملہ میں ایمان داری اور دیانت داری ہی ان کے نزدیک ایک بڑا عیب ہے۔

پس ہمارا بیان قیاس منطقی میں یوں ہے۔ زید بعد ختم رسالت مدعی نبوت ہے۔ جو کوئی مدعی نبوت ہے وہ دجال ہے۔ نتیجہ دفتر پیغام صلح لاہور سے پوچھئے۔

اگر گویم زبان سوزد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۱ ص ۱۴ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی پر الزام اور انکی طرف سے جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان سے ہم کو بلکہ سب مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے کل اہل مذاہب کو گو کتنا ہی اختلاف ہو، کتنا ہی ہم ان کو غلطی پر جانیں جس کی وجہ سے ہم ان کی کسی غلطی کو قابل بحث بھی نہ قرار دیں کیونکہ مذہب اسلام کی تعلیم کی رو سے خدا و رسول پر افتراء کر کے دعوی الہام کرنا یا غلط دعوے کی تائید کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ باقی سب گناہ اس کے ماتحت ہیں۔ مگر چونکہ وہ ایک مذہبی پیشوا بن کر دنیا کی سٹیج پر نمودار ہوئے ہیں جس کی وجہ سے سرکاری اور غیر سرکاری کاغذات میں ان کے نام کے ساتھ ، ہز ہولی نیس، (مقدس ہستی) لکھا جاتا ہے، اس لئے پبلک کا حق ہے کہ ان کے افعال پر نظر تنقید ڈالے چنانچہ مندرجہ ذیل واقعہ اسی کلیہ کے ماتحت آتا ہے واقعہ بیان کرنے سے پہلے ایک مروجہ دستور کا بتانا ضرور ہی مفید ہوگا۔

انگریزی ہوٹلوں میں عموماً جوان لڑکیاں خدمت گار ہوتی ہیں جو معزز لوگ وہاں کھانے پینے کو جاتے ہیں وہ جوان لڑکیاں ان کے سامنے خورد و نوش کی مطلوبہ اشیاء لا کر پیش کرتی ہیں۔ آج کل کی تہذیب کی رو سے ان مہذبوں کا یہ بھی دستور ہے کہ کھانا لانے والی کی بھی تواضع کرتے ہیں اور وہ عموماً کھانے میں شریک ہو جاتی ہے۔ اس اثنا میں خوب تفریحی گفتگو ہوتی رہتی ہے حتی کہ دوران گفتگو سب مراتب طے ہو جایا کرتے ہیں۔ خلیفہ قادیان لاہور کے سیسل ہوٹل میں گئے وہاں پر آپ نے جو کچھ کیا اخبار آزاد لاہور کے الفاظ میں درج ہے:

مرزا بشیر الدین محمود کی آمد اور سیسل ہوٹل کی منتظمہ کی گم شدگی
تلاش کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکم مارچ۔ سسل ہوٹل کی طرف سے مشتہر ہوا تھا کہ جمعرات یکم مارچ سے ساڑھے نو بجے رات تک ناچ اور وسٹ ڈراؤ، ہوگا۔ بڑے بڑے انعامات بدستور سابق تقسیم کئے جائیں گے۔ تماشائی چار بجے سے جمع ہونے شروع ہوگئے اور پانچ بجے اچھا خاصہ مجمع ہوگیا ہر ایک شخص کھیل کے شروع ہونے کا منتظر تھا مگر خلاف توقع بجائے کھیل (وسٹ ڈراؤ) شروع ہونے کے ناچ کا بینڈ بجنا شروع ہوا۔ آخر استفسار پر سیسل ہوٹل کے ایک بہرہ سے معلوم ہوا کہ، وسٹ ڈراؤ، کا تمام سامان منتظمہ کے کمرہ میں ہے اور منتظمہ کو مرزا بشیر الدین محمود اپنے ساتھ موٹر کار میں بٹھا کر لے گئے ہیں۔ نامہ نگار۔ (اخبار آزاد۔۳ مارچ ۱۹۳۴ء)

اسی واقعہ کو اخبار زمین دار نے بصورت نظم ان الفاظ میں شائع کیا ہے

اطالوی حسینہ (از نقاش)

اے کشور اطالیہ کے باغ کی بہار
لاہور کا دمن ہے ترے فیض سے چمن
پیغمبر جمال تری چلبلی ادا
پروردگار عشق ترا دل ربا چلن
الجھے ہوئے ہیں دل تری زلف سیاہ میں
ہیں جس کے ایک تار سے وابستہ سو ختن
پروردہء فسوں ہے تری آنکھ کا خمار
آوردہء جنوں ہے تری بوئے پیرھن
پیمانہ نشاط تری ساق صندلیں
بیعانہ سرور ترا مرمریں بدن
رونق ہے ہوٹلوں کی ترا حسن بے حجاب
جس پر فدا ہے شیخ تو لٹو ہے برہمن
جب قادیان پہ تیری نشیلی نظر پڑی
سب نشہ نبوت ظلی ہوا ہرن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی ہوں تیری چشم پر فسوں کا معترف
جادو وہی ہے آج جو ہو قادیان شکن
(اخبار زمین دار ۹ مارچ ۱۹۳۴ء)

باوجود اس شورش کے اہل حدیث خاموش رہا کیونکہ اس قسم کے معاملات میں بے ثبوت لب کشائی کرنے سے قرآن مجید نے منع کیا ہے اس لئے ہم منتظر رہے کہ قادیانی پریس اس واقعہ کی بابت کیا کہتا ہے۔ گو قادیانی پریس کا حقیقی برادر، پیغام صلح، بھی اس پر بول چکا تھا اور اس نے بھی دبی زبان سے اس واقعہ پر اظہار ناراضگی کیا مگر ہم اپنے اصول کے ماتحت قادیان کے بیان کے منتظر رہے یہاں تک کہ قادیانی گزٹ میں خلیفہ قادیان کی خطبہ جمعہ کی تقریر شائع ہوئی جس میں انہوں نے اس یورپین لیڈی کو لے جانے کا اعتراف کیا مگر اس کی وجہ یہ بتائی کہ میں اس لیڈی کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے لئے لایا تھا۔ (الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء ص ۷)

پس مطلع صاف ہوگیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اطالوی عورت خاص کر ہوٹل کی خادمہ انگریزی کیا پڑھائے گی۔ اطالوی لوگ خود تو انگریزی صحیح بول نہیں سکتے۔ انگریزی زبان کے دو حروف۔ ڈی اور ٹی بالخصوص ممتاز ہیں یہ دونوں حروف اطالوی لوگ عربوں کی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ علاوہ اس کے ایسی معلّمہ کا اثر معصومات (لڑکیوں اور پردہ نشین بیویوں) پر کیا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ لیڈی مذکورہ کو بحیثیت معلّمہ کوئی دانا پسند نہ کرے گا ہاں جن فن (موسیقی وغیرہ) میں وہ ماہر ہوگی اس میں اس سے کوئی استفادہ کرے تو ممکن ہے بلکہ تعلیمی لحاظ سے مستحسن ہے۔ پس ہمارے خیال میں یہ سب کچھ ماننے والوں کی ذہنیت پر بھروسہ کر کے، نکتہ بعد الوقوع، بنایا گیا ورنہ در اصل یہ بات نہیں اگر یہی ہے تو نبوت قادیانیہ کی اندرونی سطح معلوم۔ باوجود اس کے ہم معترض اخباروں کو مشہور مصرعہ پر توجہ دلاتے ہیں؛ محتسب رادرون خانہ چہ کار
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی دوست محمد احمدی لاہوری

اور سید حبیب صاحب آف سیاست لاہور

منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر اخبار سیاست لاہور نے ایک کتاب تحریک قادیانیت شائع کی تھی جو اپنی خوبی ومتانت تحریر کے ساتھ ساتھ قادیانی مباحث پر مشتمل مضامین کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے۔ اس کے جواب میں مولوی دوست محمد صاحب لاہوری احمدی نے آئینہ احمدیت نام کتاب لکھی ہے جو اپنے نام کی وجہ سے تو یقیناً جاذب توجہ ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس آئینہ میں مرزا غلام احمد صاحب کا چہرہ اصلی شکل میں ہرگز نہیں دکھایا گیا۔ بلکہ اس پر بہت سے پردے ڈال کر بجائے دکھانے کے چھپایا گیا ہے۔

ہم اس وقت اس کتاب پر کوئی تفصیلی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے انشاءاللہ بشرط فرصت اپنے ناظرین کو اس کی جملہ تحریفات سے مطلع کریں گے۔

ہم اس وقت مولوی دوست محمد صاحب سے صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں آپ نے آئینہ احمدیت کے صفحہ ۱۶۲ پر مرزا صاحب کی پیش گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم عیسائی امرتسری پر بحث کرتے ہوئے بالآخر ان الفاظ میں ختم کیا ہے:

آخر میں ہم انہیں (سید حبیب کو) ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مرنے کے بعد آپ کی طرح انکار کرنے والے عیسائی کو مخاطب کر کے لکھا تھا:

> اگر اب تک کسی عیسائی کو آتھم کے اس افتراء پر (کہ اس پر چار حملے ہوئے تھے) شک ہو تو آسمانی شہادت سے رفع شک کرا لیوے۔ آتھم تو پیش گوئی کے مطابق فوت ہو گیا۔ اب وہ اپنے تئیں اس کا قائم مقام ٹھہرا کر آتھم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ میں قسم کھالیوے کہ آتھم پیش گوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا بلکہ اس پر چار حملے ہوئے تھے۔ اگر یہ قسم کھانے والا بھی ایک سال تک بچ گیا تو دیکھو میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے ہاتھ سے شائع کردوں گا کہ میری پیش گوئی غلط نکلی اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہوگی یہ نہایت صاف فیصلہ ہو جائے گا اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اس کا بطلان کھل جائے گا۔ (انجام آتھم۔ص ۱۵)

ہم بھی سید صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر باوجود ان تصریحات کے جواوپر بیان کی جا چکی ہیں انہیں اب تک پیش گوئی کے سچا نہ ہونے پر اصرار ہو تو وہ آسمانی شہادت سے رفع شک کرالیں اور اپنے آپ کو آتھم کا قائم مقام قرار دے کر قسم کھالیں کہ ان کے نزدیک یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور آتھم پیش گوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالی انہیں کیا دکھاتا ہے اور ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کیا وہ اس کی جرأت کریں گے؟

(منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں) مولوی صاحب! یہ طریق فیصلہ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا پیش کردہ ہے اس لئے ہر مخالف اور مکفر مرزا اس کی قبولیت کا مجاز ہے۔ آپ بھی سید صاحب کی تخصیص نہ کریں اور مرد میدان بن کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قائم مقام کی حیثیت میں اعلان کردیں کہ اگر قسم اٹھانے والا ایک سال تک آسمانی موت سے بچ گیا تو مرزا صاحب کی اس پیش گوئی کو غلط اور مرزا صاحب قادیانی کو آپ کاذب سمجھیں گے۔

کیا آپ اس کی جرأت کریں گے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو میں اس بات کا حلف اٹھانے کو ہر وقت تیار ہوں کہ آتھم پیش گوئی کی عظمت سے ہرگز نہیں ڈرا اور مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی جھوٹ تھی افتراء علی اللہ تھی اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی مسیحیت ومہدویت وغیرہ میں کاذب بلکہ دہریہ تھے۔

اگر آپ میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ودیانت کا مادہ موجود ہے تو آؤ اپنے پیش کردہ طریق پر مجھ سے فیصلہ کرلو۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہوں گے؟ دیدہ باید

ناظرین کرام! میں اپنے وسیع تجربہ اور قادیانی مغالطات کا گہرا مطالعہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے علی الاعلان پیش گوئی کرتا ہوں کہ مولوی دوست محمد اپنے اس چیلنج پر قائم نہیں رہیں گے کیوں؟ ان کا ضمیر مانع ہے۔

نوٹ: جملہ اسلامی اور مسیحی بلکہ آریہ اخبارات کے اڈیٹران سے صداقت کے نام پر درخواست ہے کہ اس مضمون کو اپنے اخباروں میں شائع فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۵۔۶)

فرقہ احمدیہ وائسرائے کے حضور میں

اتنی بات تو دوست دشمن سب مانتے ہیں کہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ) وقت شناس ہے کیسا ہی وقت ہو اپنا کام نکال لینا اس کو خوب آتا ہے۔ ۲۶ مارچ ۱۹۳۴ء کو فرقہ احمدیہ کے ایک وفد نے وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا جس کے الفاظ قادیانی اخباروں میں تو آج ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء تک نہیں دیکھے گئے البتہ دوسرے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ہم اخبار ملاپ لاہور سے نقل کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں؛

نئی دہلی۔ ۲۶ مارچ۔

آج احمدیوں کی طرف سے وائسرائے کو اڈریس پیش کیا گیا۔ اس اڈریس میں انہوں نے کہا کہ خدا نے برٹش ایمپائر کو اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ دنیا میں امن قائم رکھ سکے۔ اس لئے کوئی ایسی بات کرنا جس سے بین الاقوامی امن کی یہ جڑ ثمر ور ہو جائے خدا کے خلاف گناہ عظیم کا ارتکاب کرنا ہے۔ اس لئے ہم برٹش گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری اپنا پہلا فرض سمجھتے ہیں۔ پولیٹکل طور پر احمدیہ ہمیشہ ایک ہی راستہ پر گامزن رہے ہیں جس سے وہ کبھی ادھر ادھر نہیں ہے یہ راستہ گورنمنٹ وقت کے احکام کو بجا لانے اور اس کے ساتھ تعاون نیز صلح کا راستہ ہے۔ اس سے یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ احمدیوں اور گورنمنٹ میں کوئی خفیہ تعلقات ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک نہ صرف برٹش گورنمنٹ کے ساتھ بلکہ ہر ایک گورنمنٹ کے ساتھ جس کے ہم ماتحت رہتے ہیں وفاداری کا سبق دیتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کی بدگمانیوں کو دور کرنے کی تحریک عدم تعاون اور سول نافرمانی اور دہشت انگیزی کا مقابلہ کرنے میں احمدیہ تحریک نے بانی نے ہمیشہ اعلیٰ خدمات سرانجام دی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا آئندہ آئین مرتب کرتے وقت مسلمانوں کے مفاد کو پیش نظر رکھیں امن قائم رکھنے نیز ملک کی آئینی ترقی کی کوششوں میں آپ کو جو کامیابی ہوئی ہے اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔

یہ اڈریس چودھری ظفر اللہ خان نے پڑھ کر سنایا۔ (ملاپ ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہم مانتے ہیں کہ احمدیہ جماعت انگریزی حکومت کی خدمت کا بارہا اظہار کر چکی ہے جس کا صلہ بھی وقتاً فوقتاً لیتی رہتی ہے مگر اس خدمت کے ساتھ ہی بڑے مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کے حق میں بعض ایسے الفاظ لکھے ہوئے ہیں جو اسلامی اصطلاح میں سخت ترین مکروہ ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ احمدیہ جماعت انگریزی وفاداری کو مکمل کرنے کیلئے ان الفاظ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصانیف سے نکال دے۔ ان الفاظ کے نقل کرنے سے پہلے ہم قرآن شریف کی ایک آیت پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلامی اصطلاح مقرر ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: انّ یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض

یاجوج اور ماجوج دو قومیں زمین پر فساد پھیلانے والی ہیں۔

چونکہ یاجوج ماجوج کو قرآن کریم میں مفسد قرار دیا گیا ہے اس لئے اسلامی اصطلاح میں جس طرح کسی شخص کو شیطان کہنا اس کی شرارت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح کسی قوم کو یاجوج ماجوج کہنے سے مقصد اس کو پرلے درجے کا مفسد ذہن نشین کرانا ہوتا ہے خاص کر جب کسی الہامی یا نبی کے کلام میں کسی قوم کو نام لے کر یاجوج یا ماجوج کہا جائے۔ تو اس الہامی کے ماننے والوں کے اعتقاد اور عمل کے اندر داخل ہو جاتا ہے کہ اس قوم کو مفسد ہی سمجھے۔ اب ہم بڑے مرزا صاحب قادیانی، بانی احمدیہ کا کلام ان کے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا جوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہین جن میں سے ایک انگریز دوسرے روس ہیں (ازالہ اوہام۔طبع اول ص ۵۰۲)

احمدی دوست مجبور ہیں کہ اپنے نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تعلیم کے مطابق انگریزوں کو قوم یاجوج اعتقاد کریں جو بحکم قرآن مفسدین ہیں پھر اسی قوم کے حق میں یہ کہنا کیونکر دل کی ترجمانی کرسکتا ہے:

خدا نے برٹش حکومت کو اس لئے بنایا ہے تاکہ دنیا میں امن قائم رکھ سکے۔

کیا کسی شخص کو دل میں مفسد جاننا اور منہ سے مصلح کہنا اس شعر کا مصداق نہیں:

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ہمارا مقصود یہ نہیں کہ ہم احمد یہ جماعت کے اڈریس کی تکذیب کریں بلکہ یہ ہے کہ احمد یہ جماعت اپنا ظاہر باطن یکساں رہنے کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کی تصنیفات سے ایسے مکروہ الفاظ نکال دے جو حکومت انگریزی کے حق میں برے ہوں۔ گورنمنٹ کو بھی چاہیے کہ وائسرائے کے جواب میں ان مکروہ الفاظ کے نکال دینے پر احمدیوں کو توجہ دلائے۔

نوٹ: ہماری یہ تجویز دونوں فریقوں (حکومت اور جماعت مرزائیہ) کے درمیان سوء مزاجی دور کرنے کیلئے ہے ورنہ:

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد وخر رفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۱۵۔۱۶)

قادیانی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میری حلف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین کی آگاہی کے لئے میں قادیانیوں کی ہوشیاری یا بالفاظ دیگر دفع الوقتی کی مثال سناتا ہوں۔

قارئین کرام اسلام انسان کو انسانیت کے اعلی معراج پر پہنچانے کا راستہ دکھاتا ہے اسلئے اس کی تعلیم ہے کہ سچ کو ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کرو ارشاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و لا یجر منّکم شنآ ن قوم علی ان لا تعد لوا ، اعدلوا هو اقرب للتقوی۔ (الما ئدة : ۸)

و اذا قلتم فا عد لوا و لوکا ن ذا قر بی (الا نعام :۱۵۲)

یہ تعلیم ایسی صاف اورسیدھی ہے کہ انسان کو باکمال انسان بنا دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ ڈانٹ ڈپٹ سامنے رکھی جائے کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ تمہارے مخفی راز بھی کھل کر سامنے آجائیں گے، اس دنیا میں جس کسی کی حمایت یا ضد میں تم بے جا تعصب کرتے ہو اس وقت کوئی تمہارا دوست نہ ہوگا

یو م تبلی السّرا ئر۔ فما له من قوة و لا نا صر۔ (الطارق :۹۔۱۰)

باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل مذاہب کی روش اپنے مذہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مثال کیلئے جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کو پیش کرتے ہیں۔ ناظرین ذرہ غور سے ہماری معروضات کو دیکھیں اور سنیں۔

جناب مرزا صاحب قادیانی متوفی نے میرے مواخذات سے تنگ آکر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد آج کل حیدرآباد دکن سے ایک اعلان آخری فیصلہ کا نکلا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم دونوں نقل کرتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ (یہ اشتہار اوپر نقل ہو چکا ہے۔ بہاء)

حیدرآبادی اشتہار درج ذیل ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو دس ہزار روپئہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء کو ایک خاص مجلس میں جس میں کہ ہمارے شہر کے ایک معزز اور باوقار انسان یعنی عالی جناب مہا راجہ سرکشن پرشاد بہادر بالقابہ بھی رونق افروز تھے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ میرے حیدرآباد آنے کا اصل مقصد مقصود سیٹھ عبداللہ الہ دین ہیں تاکہ ان کو ہدایت ہو جائے۔ اس لئے میں اپنے ذاتی اطمینان اور تسلی کے لئے بذات خود یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس سفر کی مقدم غرض یہی ہے کہ مجھے ہدایت ہو جائے تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس حلف کے مطابق جو میں اس اشتہار میں درج کرتا ہوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قسم کھا جائیں۔مگر قبل اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حلف اٹھائیں ضروری ہوگا کہ ایک اشتہار کے ذریعہ صاف طور پر حیدرآباد وسکندرآباد میں شائع کر دیں کہ میں اس حلف کو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اپنے عقائد کے درمیان حق و باطل کے تصفیہ کے لئے فیصلہ کن معیار قرار دیتا ہوں اور یہ کہ اس حلف کے بعد سال کی میعاد کے اخیر دن تک میں اپنے اس اقرار معیار فیصلہ کن کے مخالف کوئی تحریر یا تقریر نہ شائع کروں گا اور نہ بیان کروں گا۔

ہاں ویسے مولوی صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کی تردید بڑے زور سے کرتے رہیں۔مگر اس حلف کے فیصلہ کن معیار ہونے سے حلف کے بعد سال بھر تک انکار نہ کریں۔

میری طرف سے یہ اقرار ہے کہ اگر اس حلف کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب ایک سال تک صحیح سلامت زندہ رہے یا ان پر کوئی عبرت ناک و غضب ناک عذاب نہ آیا تو میں اہل حدیث ہو جاؤنگا۔یا مولوی ثناء اللہ صاحب کے حسب خواہش مبلغ دس ہزار روپیہ مولوی صاحب موصوف کو بطور انعام کے ادا کروں گا۔

حلف کے الفاظ یہ ہیں جو مولوی ثناء اللہ صاحب جلسہ عام میں تین مرتبہ دہرائیں گے اور ہر دفعہ خود بھی اور حاضرین بھی آمین کہیں گے:

میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خداتعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبد اللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار کا بھی بغور پڑھا،مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ

مرزا صاحب کے تمام دعاوی والہامات جو چودھویں صدی کے مجدد وامام وقت ومسیح موعود ومہدی موعود وامتی نبی ہونے کے متعلق ہیں ، وہ سراسر جھوٹ وافتراء اور دھوکہ وفریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برخلاف اس کے عیسیٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسدہ عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا ۔ جب ہوگا تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلا دیں گے۔

مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں ۔ نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔

اگر میرے یہ عقاید خدا تعالی کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں،تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین وآسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے پس تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو ہی قہار اور غالب و منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر وسمیع و بصیر ہے ۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعاوی والہامات میں صادق ہیں اور جھوٹے نہیں اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں،تو مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسی غضب ناک وعبرت ناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو،تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے آمین آمین آمین ۔

خاکسار عبداللہ الہ دین بلڈنگس سکندرآباد ۱۲ فروری ۱۹۲۳ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام ان دونوں عبارتوں کو بالمقابل دیکھ کر غور فرمائیں کہ فیصلہ کی جوصورت خود بانی مذہب مدعی وحی والہام نے قرار دی ہے وہ زیادہ مفید اور انسب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا جوصورت ایک امتی نے قرار دی ہے، وہ فیصلہ کن ہوسکتی ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ بانی مذہب صاحب وحی کا فیصلہ سب پر ناطق ہوگا برخلاف امتی کے جس کا فیصلہ دوسرے شخص بلکہ اپنی اولاد پر بھی نافذ نہ ہوتا۔ پھر کیوں نہ بانی مذہب کی پیش کردہ صورت فیصلہ پر غور کیا جائے اور کیوں نہ اس کی تحقیق کی جائے یا سابقہ تحقیق جو شہر لدھیانہ میں ہوچکی ہے کافی سمجھی جائے بہرحال جدید صورت کی ضرورت نہیں۔

باوجود اس کے ہم بتاتے ہیں کہ یہ صورت فیصلہ بھی ہم نے منظور کر کے بارہا کامیابی حاصل کی ہوئی ہے۔ابھی حال ہی میں ہم نے اہل حدیث ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں ایک بسیط مضمون اس کے متعلق لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

۱۔منکر نبوت (کافر) پراز روئے قرآن وحدیث حلف نہیں رکھی گئی ثبوت دیجئے تو حلف لیجئے۔۲۔باوجود اس کے ہم بارہا حلف بھی اٹھا چکے ہیں۔

یہاں تک کہ قادیان کے اسلامی جلسہ میں بھی ایک دفعہ حلف اٹھائی جو خود قادیان کے اخبار الفضل میں بایں الفاظ درج ہے:

میں (ثناءاللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں (الفضل ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء)

حضرات غور کیجئے کسی سچے نبی کا انکار خدا کی نافرمانی ہے جس کا ارتکاب کرنے والا یقیناً خدا کا مجرم ہے وہ قسم کھائے یا نہ کھائے اس کا محض انکار ہی اس کو سزا دینے کے لئے کافی ہے خاص کر جب وہ اپنے انکار پر حلف بھی اٹھائے تو کیوں سزایاب نہ ہو۔قابل غور ہے۔ اس کے علاوہ پھر میں نے بذریعہ اشتہار مجریہ ۲۔اپریل ۱۹۲۶ء اعلان کیا جس کی سرخی یہ تھی

خدا کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا۔

اس مضمون کو بڑی تفصیل سے پہلے اخبار اہل حدیث میں لکھا پھر اشتہاری صورت میں بھی شائع کیا ۱۹۲۴ء میں جب میں حیدرآباد دکن گیا تو ان دنوں انہی مشتہر صاحب (حاجی عبداللہ الہ دین) نے دس ہزار روپئہ انعام کا اشتہار دیا جس کے جواب میں میں نے وہیں اشتہار شائع کر دیا کہ میں روپئہ آپ کا نہیں لیتا ہاں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ آپ نے بحکم خلیفہ صاحب قادیان ایسا لکھا ہے اس لئے خلیفہ محمود احمد سے یہ اعلان کرا دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو میں (محمود احمد) مرزا صاحب متوفی کو جھوٹا جانوں گا۔

اس مطالبہ کا جواب نفی میں ملا اب بھی میرا یہی مطالبہ ہے کیونکہ میرا خطاب دراصل بانی مذہب بڑے مرزا صاحب سے تھا وہ اس وقت موجود نہیں تو ان کے قائم مقام میاں محمود احمد صاحب کو بحیثیت خلیفہ مخاطب کرتا ہوں پس وہ اعلان کردیں کہ

> مولوی ثناء اللہ تکذیب مرزا پر حلف اٹھائیں تو سال کی مدت معتبر ہوگی اگر سال کے اندر اندر مر جائیں تو وہ جھوٹے سمجھے جائیں گے اور اگر سال تک زندہ رہیں تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں (محمود احمد) اپنے والد کو دعوی مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔

ناظرین کرام! کیسی سادہ شرط ہے بھلا یہ کوئی انصاف ہے کہ میں ایک مدت پوری کر کے ایک احمدی کا تقاضا پورا کروں۔ پھر دوسرے کا۔ پھر تیسرے کا۔علی ہذا القیاس اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کی خواہشات پوری کرتے کرتے کسی نہ کسی مدت میں تو مروں گا اور ضرور مروں گا۔اس لئے آئے دن کے نزاعات ختم کرنے کو ضروری ہے کہ مثل سابق کسی تابع (امتی) سے فیصلہ نہ ہو بلکہ باپ کے قائم مقام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان سے معاہدہ ہی ہو کر فیصلہ ہو جائے کیونکہ آپ مدعی کے بیٹے اور قائم مقام خلیفہ ہیں۔

پس میں منتظر ہوں کہ حاجی عبداللہ سکندر آبادی انعامی رقم تو قادیان کے قرضہ ۶۰ ہزار میں جمع کرادیں اور میرے ساتھ فیصلہ کرنے کو خلیفہ صاحب کو تکلیف دیں پھر دیکھیں خدا کی تائید کس کو حاصل ہوتی ہے۔

نوٹ: گو ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ موت وحیات کا کسی کو علم نہیں تاہم خدا کی تائید پر بھروسہ ہے کہ اگر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے مذکورہ اعلان کیا تو خدا ہماری اسی طرح مدد کریگا جس طرح اس نے انکے باپ کیخلاف ہمیں مددی تھی انشاءاللہ۔احمدیہ جماعت کے ممبرو! ہمت ہے تو آؤ اور اپنے خلیفہ کو قبول حق پر آمادہ کرو ورنہ یاد رکھو

ستعلم لیلی ای دین تداینت

و ای غریم فی التقاضی غر یمھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنقریب لیلی جان لے گی کہ اس نے کون سا دین اختیار کیا ہے اور کون سا قرض خواہ اس کے قرض کا تقاضا کرتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۳ ص ۷۔۱۰)

قادیانی کذب بیانی

(بقلم نامہ نگار)

آیت: و من اظلم ممن افتری علی الله الکذب .. الآیہ (سورہ صف)

حدیث: من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار (بخاری)

۱۔مقولہ مرزا

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ انجیلوں کی پیش گوئی ٹل جائے۔

(ماخوذ از کشتی نوح۔ص ۵)

(ہائے کس کے آگے یہ ماتم کئے جائیں کہ حضرت عیسی کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔(از اعجاز احمدی)

۲۔مقولہ مرزا۔ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرو الا خیال کیا جائے گا۔سو ان دنوں میں وہ پیش گوئی ان ہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں پوری کی۔(منقول از قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۲۱۔۲۲)

۳۔مقولہ مرزا۔اسی طرح وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا تعالی مجھے قبر میں میت نہیں رہنے دے گا اور زندہ کر کے اپنی طرف اٹھا لے گا۔

(از ازالہ اوہام۔ص ۲۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ میری عزت خدا تعالی کی جناب میں اس سے زیادہ ہے کہ مجھے چالیس دن قبر میں رکھے یعنی میں اس مدت کے اندر زندہ ہوکر آسمان کی طرف اٹھایا جاؤنگا۔

الحمد الله على ذلك اور حدیث نبوی کا یہ فقرہ کہ میں چالیس دن تک قبر میں نہیں رہ سکتا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اول روز گو کیسا ہی مقدس آدمی ہو قبر سے اور اس عالم خاکی سے ایک بڑھا ہوا تعلق رکھتا ہے کوئی دینی خدمات کے پاس کی وجہ سے اور پھر وہ تعلق ایسا کم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ صاحب قبر، قبر میں سے پہلے نکل جاتا ہے۔ (حاشیہ نمبر مذکور)

۴۔ مقولہ مرزا

چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کے نام درج ہوں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۴۰) (دوسری طرف مرزا نے لکھا ہے: مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔ حقیقت المہدی۔ص ا۔ثناءاللہ)

برادران! مذکورہ بالا اقوال مرزا صاحب کے سراسر غلط ہیں کذب محض اور افتراء علی اللہ وعلی الرسول ہیں۔ مرزائی دوست ثبوت دیں تو ہم مشکور ہوں گے ورنہ ان سے ہم پوچھیں گے کہ قادیانی اصطلاح میں جھوٹ بولنا بھی نبوت میں داخل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۵ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ میں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کا ایک مراسلہ درج ہوا ہے جس میں موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے ایک دعوی بلکہ چیلنج کا ذکر کر کے اس کی قبولیت کا اظہار کیا ہے۔

وہ چیلنج یہ ہے کہ اگر توفی (باب تفعل) کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روح ہو وہاں سوائے موت کے کوئی اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

حافظ صاحب موصوف نے خلیفہ قادیان کو بحیثیت ولد اور بحیثیت خلیفہ مخاطب کر کے اس چیلنج کی یاد دہانی کرا کر فیصلہ کرانے پر متوجہ کیا تھا۔ مگر اڈیٹر الفضل نے ازخود اس میں دخل دے کر لکھا ہے کہ آپ کسی جماعت کے نمائندہ نہیں، لہذا آپ کو خلیفہ صاحب جواب نہ دیں گے بلکہ کوئی ایک احمدی مشتہر (گجراتی) جواب دینے کو کافی ہیں۔ الفضل کے اس جواب کی تردید میں حافظ عنایت اللہ کا مراسلہ درج ذیل ہے (مدیر اہل حدیث امرتسر)

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک مسترد اور ناقابل ذکر اشتہار بلا وجہ دوبارہ شائع کرتے ہوئے جو فرمایا ہے کہ میں (عنایت اللہ) نے کوئی چیلنج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نام شائع کیا ہے جس میں میں نے اپنی کوئی حیثیت ظاہر نہیں کی،

اس کی بابت جواباً عرض ہے کہ میری طرف سے آج تک کوئی چیلنج موصوف کے نام شائع نہیں ہوا۔ بلکہ موصوف کے ابا جان کے چیلنج کو منظور کیا ہے، اور اپنی حیثیت بھی ظاہر کر دی ہے جسے آپ نے بھی اسی پرچہ میں درج فرمایا ہے اگر آپ اسے پہلے غور سے پڑھ لیتے تو آپ کو دریافت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

مکرر عرض کر دوں کہ چیلنج کرتے وقت میری حیثیت جو مرزا صاحب آنجہانی نے مقرر فرمائی ہوئی ہے اس کا ناقابل تردید ثبوت چھٹی نمبر ا میں عرض کر چکا ہوں (یعنی میں مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی کا ہم خیال ہوں) اس سے زائد کا مطالبہ ہرگز درست نہیں بلکہ چیلنج کی تنقیص اور تحقیر کے مرادف ہے۔

اگر کوئی بزرگ آپ کی اعزازی دعوت کرے اور آپ کو وقت اور جگہ بھی بتا دے جب آپ تشریف لاویں تو مکان مقفل ہو اور وہ حضرت غائب اور ان کا کوئی خادم آپ سے عرض کرے کہ آپ کو روٹی سے مطلب ہے چلو میں آپ کو اپنے یہاں سے کھلا دیتا ہوں تو کیا آپ روٹی کے لینے کے لئے اس کے ساتھ چل پڑیں گے؟ اگر نہیں تو پھر دوسرے کو آپ کیا مشورہ دے رہے ہیں۔ آپ خاموش ہو کر سنتے رہیں میں بمطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضر باً بالیمین مرزا صاحب کے اولوالعزم فرزند کو چٹھی پر چٹھی لکھ رہا ہوں جو ان کی جگہ پر نیابت فرما رہے ہیں اور انہیں بیانگ دہل مالکم لاتنطقون کہہ کر پکار رہا ہوں آپ ابھی سے مجھے موصوف کی طرف سے مایوس کن خبر (لقد علمت ما ھئو لاء ینطقون) پڑھ کر نہ سنائیں اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو موصوف کو ان کے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ کریں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رقم موعودہ میں سے مبلغ یک صدروپیہ میں آپ کو اس خیال سے دونگا کہ آپ نے اس علمی غزوہ میں میرا ہاتھ بٹایا۔ (حافظ) عنایت اللہ از گجرات پنجاب

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ۲۴ مارچ کے پرچہ میں صاف لکھ دیا تھا کہ انعامی رقم میں سے ۲۵ فی صد اشاعت میں آنا چاہیے۔ حافظ صاحب نے اغیار کو تو یک صد دینے کا وعدہ کر لیا لیکن اہل حدیث کے اعلان کی منظوری ظاہر نہ کی شائد السکوت فی معرض البیان بیان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء ۵ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

لالہ موسیٰ میں مناظرہ مرزائیہ

انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ کا سالانہ جلسہ ۲۱۔۲۲ مارچ کو نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔

مرزائیوں سے صداقت مرزا، اور حیات مسیح پر مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل سے اہل اسلام کو کامیابی ہوئی۔ اور سامعین پر اچھا اثر رہا۔ راقم: غلام علی ٹیلر ماسٹر۔ سکرٹری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۱۴)

کیا مرزا صاحب نبی تھے؟

جناب پنڈت آتما نند ہلدوانی ضلع نینی تال لکھتے ہیں:

مرزا صاحب غلام احمد کی تحریروں کو پڑھنے سے دو باتیں دکھلائی پڑتی ہیں۔

اول یہ کہ مرزا صاحب نے نہ صرف نبوت سے انکار ہی کیا بلکہ آنحضرت محمد (ﷺ) کے بعد نبوت کے مدعی کو کافر اور دشمن اسلام کہا۔ دوسری بات یہ کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت و رسالت کیا جیسا کہ دافع البلاء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

مرزا صاحب کے ان متضاد خیالات میں کسی قسم کی تطبیق ناممکن ہے اور اسی وجہ سے احمدی جماعت دو فرقوں میں تقسیم ہو گئی چنانچہ قادیانی احمدی مرزا صاحب کو نبی اور لاہوری احمدی مجدد مانتے تھے مگر لطف یہ کہ باوجود مرزا صاحب کے متضاد اقوال میں تطبیق نہ ہو سکنے کے بھی مرزا صاحب کو جھوٹا نبی نہیں سمجھتے بلکہ دونوں فرقے ایک دوسرے کو متعصب اور بے وقوف قرار دے رہے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ تو نبی تھے اور نہ ہی مجدد۔ جب مسلمانوں کا مقابلہ ہو جاتا تھا تو ڈر کر فوراً ہر طرح کی نبوت سے کانوں پر ہاتھ دھر لیتے تھے اور جب اپنے چیلوں کے ہاتھ سے نکلنے کا ڈر ہوتا تھا تو آپ ان کی تشفی و تسلی کے لئے ایک درمیانی راہ تجویز کر لیا کرتے تھے اور درمیانی راہ نام کا نام ہی بدعت ہے اور کہتے کہ میں نے جو نبوت سے انکار کیا ہے وہ شرعی نبوت سے انکار ہے لیکن ظلی یا بروزی نبوت سے انکار نہیں کیا۔ لیکن چونکہ احمدی لوگ قدرتاً نرم دل پیدا ہوئے ہیں اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے چکموں میں آ جاتے تھے۔ مرزا صاحب نے خود کئی موقعوں پر ہر طرح کی نبوت اور دعوی نبوت سے انکار کیا ہے مثلاً اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں لکھتے ہیں کہ:

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔

یہاں وحی رسالت سے مراد صرف وحی شریعت ہی نہیں ہے بلکہ وحی نبوت بھی ہے کیونکہ حضرت آدم پر کسی شریعت کا آنا متصور نہیں کیا جا سکتا۔ پس جب وحی نبوت کا ختم ہو جانا مرزا صاحب مانتے ہیں پھر الہام اور نبوت کا دعوی صریح جھوٹا ہے۔ اسی بات کو مرزا صاحب قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ پر یوں بیان فرماتے ہیں:

پس اس سے بھی بہ کمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آ نہیں سکتا کیونکہ مسیح ابن مریم رسول ہے اور رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دنیوی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بہ قیامت منقطع ہے،۔

۲۔ نیز ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۳ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن خدا تعالی ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہ رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبریل کا آنا لازمی امر ہے اسلام کا تخت ہی الٹ دے۔

گویا جبریل کا اب آنا اور اسلام کا تخت الٹنا برابر امور ہیں۔

۳۔ اس کی مزید توضیح مرزا صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۱ پر یوں کرتے ہیں کہ:

اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

احمدی لوگ زیادہ سے زیادہ یہ درمیانی راہ (بدعت) اور نکال سکتے ہیں کہ حضرت جبریل کے صرف شرعی وحی لانے کی انقطاع مراد ہے نہ کہ دیگر الہامات نبوت ۔ لیکن جس حدیث مبارک میں حضرت جبریل کی مزید آمد کا انقطاع لکھا ہے وہ اس وقت کی ہے جب کہ حضور (ﷺ) رحلت فرما رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت جبریل نے کہا کہ آپ کی موت کے ساتھ میرا دنیا میں آنا بھی بند ہوا اور اب میں تا قیامت دنیا میں کبھی نہیں آؤنگا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ حضرت جبریل نہ صرف بعقیدہ اسلام شریعت ہی لاتے تھے بلکہ غیر تشریعی الہام بھی لے کر آیا کرتے تھے کیونکہ نہ تو یہ حدیث شرع قرآن میں شامل ہے اور قرآن شریف کی تکمیل حضرت محمد (ﷺ) کی وفات حسرت آیات سے قریباً تین ماہ پہلے ہو چکی تھی۔ جیسا کہ آیہ الیو م اکملت لکم دینکم سے ظاہر ہے۔ پس یہ ثابت ہے کہ حضرت جبریل کا وحی شریعت یا ہر کسی دیگر قسم کا الہام لے کر آنا تا بہ قیامت ناممکن یا مسدود ہے۔ اس بات کی تصدیق کہ حضرت محمد (ﷺ) کی وفات تک شرع قرآن شریف کی تکمیل کے بعد بھی حضرت جبریل غیر تشریعی الہام لے کر تشریف لاتے رہے اور کہ بعد از وفات آنحضرت (ﷺ) جبریل کا آنا منقطع ہو چکا ہے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷ میں بدیں الفاظ تشریح کی ہے:

۴۔ حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے ۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

۵۔ نیز حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں:

کیف یجیء نبی بعد نبینا فقد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم بہ النبیین. (ترجمہ: ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیونکر آ سکتا ہے حالانکہ ان کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور خدا نے ان پر انبیاء کو ختم کر دیا)۔

اب جب کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی تصدیق فرماتے ہیں کہ جبریل کا تا بہ قیامت ہمیشہ کے لئے الہام لے کر آنا منقطع ہو چکا ہے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب پر الہام لانے والا کون تھا؟ احمدی بلکہ خود مرزا قادیانی بھی مانتے تھے کہ مرزا صاحب پر الہام لانے والا جبریل نہ تھا چنانچہ تحریک احمدیت حصہ اول صفحہ ۹۷ پر بقول مرزا صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے لکھتے ہیں کہ:

ان کے علاوہ کچھ اور بھی امتیازات نبی اور محدث میں (خود) حضرت مرزا صاحب نے قائم کئے ہیں مثلاً یہ کہ نبی پر وحی نبوت کا نزول بذریعہ جبریل ہوتا ہے۔ غیر نبی پر وحی کا نزول بذریعہ جبریل نہیں ہوتا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یا تو الہام ہونے کا ڈھکوسلا ہی جھوٹا تھا ورنہ شیطان الہام دیتا تھا کیونکہ شیطان بعض مرتبہ بقول مرزا صاحب قادیانی خدا کا روپ بنا کر بھی اپنے دوستوں کو دھوکہ دے دیتا ہے جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۸۔۳۹ پر لکھا ہے کہ:

حدیث صحیح سے ظاہر ہے کہ تمثل شیطان سے وہی خواب رسول بینی کی مبرا ہوسکتی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کو ان کے حلیہ پر دیکھا گیا ہو۔ ورنہ شیطان کا تمثل انبیاء کے پیرایہ میں نہ صرف جائز بلکہ واقعات سے ہے اور شیطان لعین تو خدا تعالی کا تمثل اور اس کے عرش کی تجلی دکھلا دیتا ہے تو پھر انبیاء کا تمثل اس پر کیا مشکل ہے؟ اب جب کہ یہ بات ہے تو فرض کے طور پر اگر یہ مان لیں کہ کسی کو آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو اس بات پر کیونکر مطمئن ہوں کہ وہ زیارت درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ہے۔

پس جب کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شیطان خدا کا رو بنا کر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے پیرؤوں پر ظاہر ہوسکتا ہے تو اس کے لئے فرشتہ بن کر آنا کیا مشکل ہے؟ اس لئے عین ممکن ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملہم وہی حضرت ہوں۔ تبھی تو کبھی مرزا صاحب کے الہام پورے نہیں ہوئے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۵ ص ۵۔۷)

سرسید احمد خان اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اخبار الحکم میں پرانے واقعات دہرائے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سرسید احمد خان مرحوم کا ایک خط بھی اپنے حق میں فی الجملہ مفید جان کر نقل کیا ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ

ایک زمانہ گذرا کہ حکیم نور الدین (خلیفہ اول قادیان) سرسید احمد خان کے مخلص دوست تھے۔ انہوں نے سرسید احمد خان سے پوچھا کہ صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے۔ سرسید احمد خان نے اپنے مذاق میں جواب دیا:

صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نور الدین ہو جاتا ہے (الحکم ۱۴۔اپریل ۱۹۳۴ء)

اس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ سرسید احمد احمد خان، حکیم نور الدین صاحب کو بڑا با کمال بزرگ جانتے تھے۔ اور حکیم صاحب ایسے باکمال جب مرزا غلام احمد قادیانی کے جانثار مرید ہوئے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کتنے باکمال ہوں گے۔

اس سوال کا جواب دینے کو ہم بھی سرسید احمد صاحب کا ایک خط نقل کرتے ہیں جو ہم تک بروایت خاصہ (بقلم خود مرزا صاحب) پہنچا ہے۔ ناظرین اس کے سنجیدہ الفاظ بغور پڑھیں اور دو چار بار پڑھیں کہ سرسید احمد خان اپنی لطافت بیانی میں کیا کچھ فرما گئے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں یعنی بکلی صداقت سے خالی ہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیش گوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ مجانین میں سے ہے اور ایسے خیالات جنون کے مقدمات میں سے ہیں۔ اگر یہ خیالات دل میں راسخ ہو جائیں تو پھر وہ پورا پورا جنون ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۳۰ کا حاشیہ)

ناظرین! آج مرزا غلام احمد صاحب کے مخالف تصانیف میں مراق مرزا اور سوداء مرزا وغیرہ شائع ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سرسید احمد خان نے جو بغیر علم طب کے محض اپنی دور اندیشی سے رائے قائم کی تھی اس زمانہ کے مخالف طبیبوں کو بھی نہ سوجھی تھی اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ سرسید احمد خان اپنی دور اندیشی میں صائب الرائے تھے، کیوں؟ اس کا جواب شیخ سعدی کے کلام میں سنیئے:

برائے جہاں دیدگان کارکن
کہ صید آزمودہ ست گرگ کہن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۶ ص ۴)

انی مہین من ارادا ہانتک

ومعین من ارادا عانتک

یعنی خدا نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی تیری (اے مرزا) اہانت کا ارادہ کرے گا اس کو ذلیل کروں گا اور جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد کرونگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (میاں محموداحمد) نے جلسہ لائل پور میں یہ الہام حضرت مولانا محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین مرحوم بٹالوی پر لگا کر بتایا ہے کہ ایک دفعہ ان کو عدالت میں کرسی نہ ملی تھی بلکہ حاکم نے ان کو ڈانٹا تھا پس وہ الہام کے پہلے حصے میں آ گئے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے والد (بڑے مرزا صاحب) نے بھی یہ بات لکھ کر شیخی بھگاری تھی جس کا جواب مولانا مرحوم نے فوراً دیا تھا کہ تمہارا یہ دعوی سرا سر جھوٹ ہے (مولانا مرحوم نے بڑی سختی سے اس افتراء کی تردید کی تھی ایسا افترا کرنے والے کو دجال بے حیا کذاب مفتری وغیرہ لکھا تھا۔ ہم مناسب نہیں جانتے کہ وہ عبارت پوری نقل کریں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں اشاعۃ السنہ ج ۱۸ نمبر ۹ ص ۲۸۰-۲۸۱ ملاحظہ کریں۔ ثناء اللہ امرتسری) اب جب کہ ایک شخص دنیا سے رخصت ہو گیا اس پر بہتان تراشنے کو سوائے اس کے اور کیا جائے کہ یہ اپنے باپ کی سنت پر عمل کرنا ہے اس لئے اس قصے کو تو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں اور خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے اس الہام کے ماتحت سوال کرتے ہیں کہ اس شخص نے مرزا غلام احمد صاحب کی اہانت کا ارادہ کیا تھا یا اعانت کا؟ جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے:

> مدت سے آپ کے پرچہ.. میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے آپ نے مجھے مفسد ٹھگ اور دکاندار اور کذاب مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی سمجھ رکھا ہے۔ (اعلان مرزا قادیانی ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

ایمان سے بتایئے! یہ شخص جس کو بڑے میاں مخاطب کر کے ایسا لکھتے ہیں مرزا صاحب کے حق میں اہانت ارادہ بلکہ اہانت کرنے والا تھا یا اعانت کا؟ اعانت کا لف کہتے ہوئے تو آپ کی زبان اور قلم رک جائے گی کیونکہ اس شخص کے حق میں مرزا جی نے موت مانگی ہوئی ہے پھر اس میں کیا شک ہے کہ اس دشمن کا ارادہ بلکہ فعل اہانت ہی ہوگا۔ پھر ایمان سے بتائیگا کہ ان ہر دو مقابلین میں سے اہانت کس کی ہوئی اور اعانت کس کی َ مزید ثبوت کے لیت مندرجہ ذیل دو واقعات پر نظر غائر ڈالئے

۱۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بوقت انتقال مرزا صاحب

۲۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ بوقت اداء تاوان تین سو، کس کی اہانت ہوئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس کی اعانت ؟ چونکہ یہ شخص آج تک زندہ ہے (بلکہ یہ حروف لکھ رہا ہے) اس لئے اس کے حق میں جو چاہو کہو مردوں پر افتراء کر کے زندوں کو کیوں تکلیف پہنچاتے ہو؟ سنو

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ناظرین کرام ! ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ خدا کو مانتے ہیں تو دینی کام میں اس قسم کی چالاکی سے حق کو کیوں چھپاتے ہیں۔

احمدی ممبرو ! بڑے میاں نے مجھ کو ابوجہل کا خطاب دے کر اپنے حق میں بدترین دشمن لکھا ہوا ہے جو میرے لئے باعث فخر ہے۔ اس لئے زبان سے نہیں بلکہ ایمان سے کہنا میرے مقابل کبھی تم کو فتح نصیب ہوئی ؟

زیادہ نہیں تو رام پور کا مباحثہ ہی یاد کرلو، جہاں سے تمہارے زبدۃ الاخوان نواب صاحب رام پور کو بزبان حال بدیں الفاظ مخاطب کرتے ہوئے نکلے تھے:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۷ ص ۳۔۴)

مرزا قادیانی فیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی باوجود کثرت مخالفت کے بڑے کامیاب ہو کر دنیا سے گئے ہم اس جملہ کو اس سے زیادہ حیرت سے سنا کرتے ہیں جو عیسائیوں کی تقریر یا تحریر سے سنا کرتے ہیں کہ مسیح کی الوہیت ایک معقول امر ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ مسیح کی الوہیت سے مسیحیت مرزا زیادہ معقول اور دلپذیر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ: شنیدہ کے بود مانند دیدہ

احمدی لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی کامیابی کا اظہار کرنے پر بہت سے ہوائی قلعے بنایا کرتے ہیں مگر کبھی کبھی سچ ان کے منہ سے بھی نکل جاتا ہے۔ چنانچہ میاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد خلیفہ قادیانی نے اپنی لائلپوری تقریر میں ایک بات بالکل سچ کہی ہے، جو ہمارے مضمون کی بنیاد ہے پس ناظرین اسے بغور پڑھیں۔لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہلے مرزا صاحب کے آنے کا مقصد خود ان کی زبانی سنیں اور غور سے سنیں ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں

۱۔مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہو جائیں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے۔

۲۔اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(اخبار الحکم قادیان۔۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

نمبر دوم کا جواب تو عیسائی اخبارات نور افشان، المائدہ، النجاۃ وغیرہ دیں گے کہ مسیح کی الوہیت دنیا سے اٹھ گئی یا ہنوز باقی ہے؟ ہماری غرض پہلے نمبر سے ہے۔ پس ناظرین نمبر اول کو پھر ایک دفعہ غور سے پڑھ کر ذہن نشین کر لیں اور مندرجہ ذیل بیان میاں محمود احمد کا پڑھیں جو انہوں نے لائلپور کے جلسہ میں فرمایا:

اپنے نفس کو ٹٹو لو۔کیا آج کے مسلمان وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ بحث اور ہار جیت کے خیال کو دل سے نکال کر ہر شخص اپنے گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھے اور مخلی بالطبع ہو کر غور کرے کیا میں وہی مسلمان ہوں جو محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور پھر دیانتداری کے ساتھ اس کا نفس جو جواب دے وہ آکر مجھے بتائے۔ پھر اپنے محلے والوں اپنے گاؤں یا شہر والوں، اپنے ضلع اور صوبہ والوں کے متعلق یہی سوال کرے کہ کیا یہ وہی مسلمان ہیں جو رسول کریم ﷺ بنانا چاہتے تھے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ سو میں سے سو کو یہی جواب ملے گا کہ ہرگز نہیں۔ اور جب یہ حالت ہے تو مسلمان غیر مسلموں میں کیسے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ آج ہی اس کا تجزیہ کر لو۔غیر مسلموں کے پاس جا کر تبلیغ کرو۔ان میں سے ہر ایک یہی جواب دے گا کہ اگر یہی مسلمان ہیں جو اسلام پیدا کرنا چاہتا تھا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو ہم ان سے دور ہی اچھے ہیں۔ (الفضل قادیان ۔۲۲۔ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۷)

ناظرین کرام! میاں محمود احمد صاحب کے اس بیان میں ذرہ بھی غلطی نہیں بے شک آج کل کے مسلمان ایسے ہی ہیں کہ ان کے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔ نہ ان کے عقاید ٹھیک نہ ان کے اعمام درست نہ ان کے معاملات صحیح نہ ان کے اخلاق معقول ۔مساجد ان سے خالی، قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھر پور۔ کہاں تک مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بتایا جائے ۔ بہت بری حالت ہے ۔اسلئے ہم کہتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب نے یہ فقرات بالکل سچ کہے ہیں ۔ پس

احمدی ممبرو! ذرہ سوچو۔ میدان محشر پر ایمان ہے تو اسے یاد کر کے غور کرو کہ مسلمان ہاں وہ مسلمان جن کا ذکر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بہت مختصر لفظوں میں بیان کیا ہے وہی ہیں جو خدا کے نزدیک مسلمان ہو سکتے ہیں ۔ اس کے بعد ہمارے سوال کا جواب دینا: کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے مقاصد میں پاس ہوئے یا فیل؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۷ ص ۴۔۵)

حلف موکد بعذاب کا تقاضا

بے حیائی تیرا آسرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے مخاطب قادیانی دوست ایسے کچھ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ ٹلتے ہی نہیں ۔بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے اعلان کے موافق (کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا) انتقال کر گئے جسے آج ربع صدی گذر چکی ہے۔

اس کے بعد یہ لوگ مباحثہ میں مغلوب ہوئے، سہ صد جرمانہ دیا۔ تاہم آج بھی اکڑ کر بڑے زور سے اعلان کر رہے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ موکد بعذاب حلف اٹھائے تو دس ہزار بلکہ اکیس ہزار انعام لے۔

اس کے جواب میں کہا گیا بندہ خدا جدید شریعت نہ بناؤ بلکہ شریعت محمدیہ میں دکھاؤ کہ منکر (کافر) پر حلف آتی ہے؟ اور حلف بھی مؤکد بعذاب۔ بھلا ان باتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا جواب کیا دیں گے۔ پھر بھی ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہمارا مطالبہ ثابت کر دیں تو ہم ان کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام دیں گے جو مسلمہ منصف کے فیصلہ کے بعد ان کے حوالے کیا جائے گا۔

آج جس مضمون پر ہم یہ نوٹ لکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم تقاضا کرتے ہیں کہ ہم تمہاری مطلوبہ حلف اٹھانے کو طیار ہیں بشرطیکہ تم خلیفہ قادیان (محمود احمد) سے اعلان کرا دو کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں (محمود احمد) اپنے والد کو دعوی مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔ اس کے جواب میں ایک نئی پیچ نکالی گئی ہے جس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ میرے مقابلے سے واقعی اتنا دوڑتے ہیں جتنا شیر کے مقابلے میں نہتا انسان بلکہ گیدڑ دوڑتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں کہ جواب کیا دیتے ہیں اور کس عقل وفہم سے دیتے ہیں کہ:

> تم مولوی ثناء اللہ کم سے کم ٦٦ ہزار اہل حدیثوں کے دستخط کرا کر ہم کو بھیج دیں کہ مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال کے اندر مر گئے تو ہم سارے ٦٦ ہزار اہل حدیث، احمدی ہو جائیں گے۔ (الفضل قادیان یکم مئی ۱۹۳۴ء ص ۸)

(٦٦ ہزار اس لئے کہ بقول خود مرزائی ٦٦ ہزار ہیں)

مگر ان عقل مندوں نے یہ نہ سمجھا کہ ہم کن دو میں دخل دیتے ہیں اور کس سے ٦٦ ہزار کا مطالبہ کرتے ہیں۔

او عقلمندو! سنو! میں وہ شخص ہوں جس (اکیلے) کو تمہارا نبی (مرزا غلام احمد) مخاطب کرتا رہا ہے یہاں تک کہ آخری فیصلہ کی پیش گوئی میں خاص اپنی اور میری شخصیت کی موت کو مدار فیصلہ قرار دیا تھا۔ کسی ایک بھی متنفس (اہل حدیث یا اہل اسلام) کا میرے ساتھ ضمیمہ نہیں لگایا۔ بس میں تو وہی ہوں اور میری حیثیت اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی کہ بحکم ان ابراھیم کان امۃً، میں، اکیلا، سب ہوں۔ دوسری طرف اس وقت وہ شخصیت نہیں رہی جو پہلے تھی اس لئے بطور نیابت ان کے گدی نشین کو میں مخاطب کر کے وہی نسبت تسلیم کرتا ہوں جو پہلے ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) میں تھی۔ اس کی یہ مثال بالکل واضح ہے کہ ایڈورڈ بادشاہ انگلستان و ہندوستان دوسرے بادشاہوں کے مخاطب ہوتے تھے اب ان کے انتقال کے بعد بعینہ بلاکسی مزید شرط کے موجودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ جارج پنجم ان کے قائم مقام ہیں نہ کسی بادشاہ کی طرف سے کوئی مزید شرط ہوئی نہ ان کی طرف سے ہوئی بلکہ محض قائم مقامی کافی سمجھی گئی۔ ٹھیک اسی طرح بفضلہٖ تعالی میری طرف سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس لئے میں تو اب بھی وہی ہوں جو پہلے تھا۔ چونکہ قادیانی پارٹی میں میرا اصل مخاطب نہیں رہا اس لئے ان کا قائم مقام بغیر کسی شرط کی کمی بیشی کے میرا مخاطب سمجھا جائے گا جو کوئی مزید شرط لگاتا ہے وہ ان دو باتوں میں سے ایک کا اعلان کرے تو جواب لے

ا۔ مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے غلطی کی جو مجھ سے ۶۶ ہزار دستخط نہیں مانگے۔

۲۔ میاں محمود احمد کا درجہ اپنے باپ سے بڑا ہے اس لئے تمہاری (ثناء اللہ کی) شخصیت ان کے لئے کافی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کی تلافی کے لئے ۶۶ ہزار اشخاص کے دستخطوں کا اقرار نامہ ہونا چاہیے۔ اگر ان دوصورتوں میں سے کوئی بھی منظور نہیں تو پھر ایسی پچ لگانے کا سبب سوائے بزدلی اور خوف قلبی کے کیا ہوسکتا ہے۔ سچ ہے:

خود سوئے ما ندید وحیا را بہانہ ساخت

پس قادیانی ممبرو! اپنے خلیفہ سے ہمارے مطالبہ کا اعلان کھلے کھلے الفاظ میں کراؤ اور میدان عیدگاہ امرتسر میں آکر کافر (منکر) پر حلف کا ثبوت پیش کرو اور ساتھ ہی ہم سے حلف لے لو۔ دیکھو جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ لوگ کہنے لگ جائیں

مرزا نہ داشت تاب جدال ابو الوفاء
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب کی قسمیں

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ، میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب نے کھلے الفاظ میں فرمایا

ہمیں خدا کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر سے میرا نکاح ہوگا اور اگر دوسرے کے ساتھ ہوا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڑھائی تک شوہر اور تین سال تک اس کا والد فوت ہو جائے گا۔

(افادۃ الافہام۔ ص ۱۹۴۔۲۰۵)

پھر نہ مرزا قادیانی سے اس لڑکی کا نکاح ہوا، نہ اس مدت معینہ میں دونوں (احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد) کا انتقال ہوا۔ اب اس سے کیا سمجھا جائے۔ کیا فی الحقیقت خدا نے ان کو یہ خبریں دی ہوں گی؟ یا وہ مرزا غلام احمد صاحب کی تراشی ہوئی تھیں۔ جب ہم خدا تعالیٰ کی شان پر اور مرزا صاحب کی کارروائیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو بمقابلہ اس کے کہ خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بے علمی اور عجز کا الزام لگایا جائے، مرزا صاحب کی جانب صرف جھوٹ کا الزام لگانے میں کوئی ہرج نہیں دیکھتے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ انہوں نے عقلی معجزات کی ایک نئی مد قائم کی ہوئی تھی۔ اس سے یہ امر بھی مبرھن ہو گیا کہ مرزا غلام احمد نے عقلی معجزات میں جھوٹ سے بھی مدد لی ہے اور صرف جھوٹ ہی ہوتا تو چنداں مضائقہ نہ تھا غضب یہ ہے کہ جھوٹ کو قسم سے موکد بھی کرتے ہیں جس سے سیدھے سادھے مسلمان دھوکہ کھا کر یقین کر لیں کہ وہ خبر بالکل صحیح ہے۔

جب تک مدت مذکورہ منقضی نہیں ہوئی تھی ہر شخص کا خیال تھا کہ جب ایسے معزز شخص جو ظاہراً مقدس بھی ہیں قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خدا نے وہ مدت ٹھہرائی ہے تو ممکن بلکہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور کسی کو مجال نہ تھی کہ چون و چرا کرے۔ کیونکہ خدا کے معاملے میں کون دخل دے سکتا ہے۔

یہاں تک کہ ہندو، پادری، وغیرہ ساکت بلکہ اس فکر میں تھے کہ اگر پیشگوئی پوری ہو جائے تو اسکا کیا جواب ہوگا۔

غرض کہ ہزاروں آدمی اڑھائی تین سال تک سخت فکر میں حیران و پریشان رہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس مدت میں خوش تھے کہ اڑھائی تین سال تو عیسویت بغیر کھٹکے کے چل جائے گی۔ اس کے بعد اگر زندگی باقی رہی تو کوئی بات بنالی جائے گی بیوقوں کو دھوکہ دینا کون سی بڑی بات ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ مدت گذرتے ہی فرما دیا کہ بھائیو! ان لوگوں نے توبہ کر لی ہے اس لئے بچ گئے (مرزائی سجنو! ہمیں بھی سمجھا دو کہ وہ کون سی حد توڑی گئی تھی جس سے انہوں نے توبہ کی) خوش اعتقادوں نے یہ سن کر پھر دھوکہ کھایا اور کسی نے اس کو نہ سوچا ورنہ دریافت کر لیتے کہ حضرت، خدا نے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ سے حکم بھیجا تھا کہ اگر وہ آپ کے ساتھ نکاح نہ کر دیں تو تین سال کے اندر ان کو سزائے موت ہو گی اور انہوں نے تین سال بلکہ کئی تین سال تک خدا کے حکم کو نہ مانا۔ مدت گزرنے کے بعد بھی اسی نافرمانی میں اڑے چلے گئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے خدا کی بات تو ہرگز نہیں مانیں گے۔ پھر انہوں نے توبہ ہی کیا کی؟ اگر توبہ کرتے تو نکاح سابق کو فسق کر کے اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوتے اور آنجہانی کے ساتھ نکاح کر دیتے۔ جب یہ نہ کیا تو توبہ کیا اور رجوع کیا؟ یہ سب فضول اور بے کار اور بے مطلب باتیں ہیں۔ صدق اللہ تعالیٰ: لا تطع کل حلا ف مھین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۵-۶)

مراقی نبی: نبوت قادیان کی حقیقت

حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق تیجہ کلاں ضلع گرداسپور لکھتے ہیں:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

حضرات قبل ازیں ہماری جانب سے ایک مضمون موسومہ، مراق کے خواص، اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپ چکا ہے جس میں ہم نے ہر طرح اتمام حجت کر کے ہوئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مجنون، مخبوط الحواس، اور مراقی ثابت کیا تھا۔ سنا گیا ہے کہ قادیانی حضرات اس مضمون کا جواب لکھنے کی تیاری کر رہے ہیں جن میں مولوی نور احمد صاحب لودی ننگلی کا اسم گرامی خاص طور سے پیش کیا جاتا تھا، مگر افسوس:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

آج تک مرزائی حضرات اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ کر سکے اور ہمارے دلائل اور حقائق کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے مرزا غلام احمد کو ایک معنی سے مجنون مراقی تسلیم کر لیا۔ آج ہم پھر اپنے ناظرین کو اسی ویران شدہ قادیانی باغ کی سیر کراتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں بڑی تحدی سے صادق نبی کی شناخت کو یہ چیز پیش کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

قل انّما اعظکم بوا حدة ان تقو موا للّٰه مثنی و فرا دی ثمّ تتفکّروا ما بصا حبکم من جِنّة (سبا:۴۶) (یعنی اے محمد ان کفار کو کہہ دو کہ تم سب مجتمع ہو کر یا فرداً فرداً اس امر پر غور تو کرو کہ مجھ میں کسی طرح کا جنون تو نہیں)

مختصر مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی اور رسول پاگل اور مجنون نہیں ہوتے۔ اور اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ مدعی نبوت پاگل اور مجنون ہے تو یقیناً اس کی نبوت و رسالت بھی باطل ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا منظور ہے

کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے افعال و اقوال اور حرکات میں اس چیز کی جھلک نظر آتی ہے یا نہیں؟

آیا وہ صحیح معنوں میں نبی، رسول، مسیح، مجدد، محدث، کرشن وغیرہ تھے یا دلائل اور حقائق کی روشنی میں پاگل اور ماؤف الدماغ۔

اور آیا ان کی الہامی آسمانی اور زمینی زندگی کے واقعات نبیوں رسولوں اور صحیح الدماغ اشخاص سے نسبت رکھتے ہیں، یا ان کا تعلق ماؤف الدماغ، مخبوط الحواس، مراقی، مجنون اور پاگلوں سے ہے۔

زیادہ تفصیل سے ہم صرف چند واقعات ناظرین کے سامنے رکھ کر انصاف کے خواہاں ہیں: قیاس کن زگلستان من بہار مرا

ناظرین کرام! یہ امر تو بدیہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مرض مراق تھا۔ (ملاحظہ ہو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۔ الحکم ج ۵ نمبر ۴۹۔ رسالہ منظور الٰہی صفحہ ۳۴۸، ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶، ۹، ۱۰۔ ریویو آف ریلیجنز۔ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۵)

اور یہ امر بھی ایک حقیقت ثابتہ اور امر واقعی کا درجہ رکھتا ہے کہ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ لفظ مراق مفرد طور پر جب بھی استعمال ہو، تو اس کے معنی یقیناً! یہی ہوتے ہیں۔ اور یقیناً اس سے مراد یہی مالیخولیائے مراقی ہوا کرتا ہے۔ دگر ہیچ۔ بشرطیکہ لفظ مراق کے استعمال سے مقصود کسی مرض کا اظہار کرنا ہو جیسا کہ مرزا صاحب اور دیگر مرزائیوں نے کیا ہے۔ طبیبوں کے ہاں بھی یہی معمول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اس چیز کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے اگر کوئی شخص اس دعوی کو باطل کرنے کی استعداد رکھتا ہے تو میدان میں آیت چشم ما روشن دل ما شاد ۔ میں ہر وقت بحث کے لئے تیار ہوں کہ لفظ مراق مفرد طور پر صرف اور صرف مالیخو لیا مراقی کے معنی میں مستعمل ہے میں کتب طب ۔ کتب لغت، اقوال مرزا، اقوال امت مرزا، غرض کہ ہر طرح اور ہر طریق سے اس امر کو پایہ ثبوت کو پہنچا سکتا ہوں ۔ انشاء اللہ

کیا میں امید رکھوں کہ کوئی مرزائی طبیب یا ڈاکٹر یا مولوی وغیرہ اس خاردار میدان میں قدم رکھنے کی جرأت کرے گا؟ دیدہ باید۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء ص ۶)

☆ موضع لودہی ننگل ضلع گورداسپور میں ۲۴۔ اشخاص مرزائی ہو گئے تھے مگر خدا کے فضل سے پھر تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ الحمد للہ (حافظ گوہر دین مبلغ اہل حدیث کانفرنس)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۱۴)

مرزا نمبر کیوں شائع ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

متمدن قوموں کا دستور ہے کہ وہ محض اپنی فتح ہی کو نمایاں نہیں دکھایا کرتیں بلکہ کمزوری اور مغلوبی کے نشان بھی بحال رکھا کرتی ہیں تاکہ پچھلی نسلیں ان سے عبرت پائیں۔ جنگ عظیم کے دنوں میں جرمن جہاز اڈن نے مدراس کی بندگاہ اور ہائی کورٹ پر جو گولہ باری کی تھی انگریزی حکومت نے تاریخی واقعہ دکھانے کو اس کے نشانات اب تک بحال رکھے ہوئے ہیں۔

قادیان سے آواز اٹھی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال کے دن (۲۶ مئی) کو مرزا صاحب کی یادگار میں خاص نمبر نکالا جائے۔ قادیانیوں سے تو یہ توقع ناممکن ہے کہ وہ اڈن کا نشان بھی دکھائیں یعنی اپنی مغلوبی اور کمزوری اپنے ناظرین تک پہنچائیں کیونکہ یہ لوگ کمزوری کو بھی زور کی صورت میں دکھانے کے عادی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ تصویر کا دوسرا رخ اہل حدیث میں دکھایا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ مرزا صاحب نے اہل حدیث کے سامنے جان فدائی تک دریغ نہیں کیا بلکہ جو اعلان کیا تھا وہ پورا کیا اور دنیا کو دکھا دیا کہ میرا وہ اعلان ان دنیا دار بادشاہوں جیسا نہیں ہے جو کہا کرتے ہیں کہ، وعدہ توڑنے کے لئے ہوتا ہے۔ بلکہ میں نے جو اعلان کیا پورا کر دکھایا۔ چنانچہ وہ اعلان درج ذیل ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

(یہ اشتہار اوپر نقل ہو چکا ہے۔ بہاء)۔ ناظرین! اس اعلان کی جتنی بھی قدر اور عزت کی جائے تھوڑی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اس کے شروع میں بالفاظ خداوندی حلف اٹھا کر اس مضمون کو صحیح اور قطعی قرار دیا یعنی لکھا ہے کہ یستنبئونك احق هو قل ای و ربی انه لحق مطلب اس آیت کا مرزا صاحب کے منشا میں یہ ہے کہ جو کچھ اس اعلان میں لکھا ہے خدا کی قسم بالکل سچ ہے۔ پس یہ اعلان جملہ خبریہ کی صورت میں ہوگیا۔ جملہ خبریہ بھی معمولی نہیں بلکہ موکد بقسم۔ پس سارے اعلان مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اگر میں (مرزا قادیانی) مفتری اور کذاب ہوں تو خدا کی قسم میں مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤنگا۔

یہ تو ہے مضمون اعلان مع قسم۔ اسی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ اقرار صادق بھی شامل کرلیں:

و القسم يدل على ان الخبر محمول على الظاهر لا تاويل فيه و الا فای فائدة كانت فی ذكر القسم (حمامة البشری ص ١٤)

کہ قسم اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ خبر کے ظاہری معنی مراد ہیں کوئی تاویل نہیں۔ ورنہ قسم ذکر کرنے میں کیا فائدہ؟

پس مرزا صاحب قادیانی کا جملہ خبریہ (اگر میں مفتری ہوں تو ہلاک ہو جاؤنگا) اور ان کی قسم اور قسم کے نتیجے کی تصدیق یہ سب امور اس قابل لحاظ ہیں۔ انّ فی ذلك لذكری لمن كا ن له قلب او القی السمع و هو شهيد

احمدی ممبرو! دنیا میں تو انسان کی زبان چلتی رہتی ہے لیکن ایک وقت آئے گا کہ غلط گوئی سے زبان بند ہو جائے گی اس سے پہلے پہلے مرزا صاحب کے اس جملہ خبر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ پر ایمان لے آؤ ایسا نہ کہ

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۵)

زلزلہ بہار موعود قادیانی نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں کوئی بھی آفت آئے یا کوئی بھی مصیبت انسانوں پر نازل ہو، قادیانی پریس اس کو فوراً اپنی صداقت کی دلیل بنالیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہم ہر ایک واقعہ میں ان کی تکذیب پاتے ہیں۔ جیسا کہ کسی عارف خدا کا قول ہے وکل شیء له آية تدل علی انه کاذب یعنی ہمیں ہر چیز میں دلیل ملتی ہے کہ مدعی مسیحیت جھوٹا ہے۔ زلزلہ بہار نے بوجہ ہیبت اور خوفناک تباہی کے دنیا کی نظریں اپنی طرف پھیرلیں۔ امت مرزائیہ کی نظر بھی پھیرلی۔ مگر دونوں نظروں میں فرق ہے۔ جیسے بحکم الٰہی کہیں کوئی مکان گر پڑے تو ہمدردان انسانیت بطور ہمدردی بھاگے جاتے ہیں، مگر لٹیرے سامان جمع کرنے کی خاطر دوڑے جاتے ہیں۔ زلزلہ بہار کے متعلق اخبار اہل حدیث ۲ اور ۱۶ مارچ (۱۹۳۴ء) میں مفصل مضمون لکھا گیا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ زلزلہ بہار مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ مگر مرزائی اور خاموشی؟ اجتماع ضدین کی طرح ناممکن ہے۔ چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۴ء کے الفضل قادیان میں ہمارے مضمون کا جواب نکلا ہے۔ جواب کیا ہے، گویا جواب سے جواب ہے۔

ہم نے زلزلہ بہار کے متعلق تین امور لکھے تھے۔

۱۔ حسب تصریح مرزا، زلزلہ ان کی زندگی میں آنا چاہیے تھا، جو نہیں آیا۔

۲۔ حسب تصریح مرزا صاحب، موسم بہار میں آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا، اس کے برعکس ۱۵ جنوری کو آیا، جبکہ سخت سردی کا زمانہ ہوتا ہے۔

۳۔ حسب تصریح مرزا قادیانی، زلزلہ موعودہ صبح کے وقت آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بعد دوپہر اڑھائی بجے آیا۔

یہ تینوں امور ایسے صاف اور صریح ہیں کہ نہ قیاس سے تعلق رکھتے ہیں نہ استنباط سے۔ بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارات سے صاف صاف مفہوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ عبارات ہم محولہ بالا پرچوں میں نقل کر چکے ہیں۔ آج ہم مجیب کے مضمون کی روح اخذ کر کے جواب دیتے ہیں۔ ناظرین عموماً اور افراد امت مرزائیہ خصوصاً غور سے پڑھیں اور سنیں۔ مگر جواب پیش کرنے سے پہلے اتنا کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہمارے اعتقاد میں ایک دن ایسا آنے والا ہے جس کی شان میں وارد ہے یوم تبلی السرائر فماله من قوة ولا ناصر 'اس روز سب بھید کھل جائیں گے پھر نہ کسی میں مدافعت کی قوت ہوگی نہ کوئی کسی کا مددگار ہوگا' پس ہر ایک ناظر اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمارا مضمون پڑھے۔

قادیانی مجیب کے مضمون کی روح اتنی ہے کہ

> مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں زلزلہ کے آنے کی خبر دی تھی مگر بعد ازاں دعا کی تھی کہ رب اخروقت هذا اے خدا! یہ زلزلہ کچھ پیچھے ڈال دے۔
>
> پس بروز ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء آپ کو الہام ہوا اخره الله الى وقت مسمى یعنی اللہ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقت مقررہ تک۔

(الفضل ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۵۔۶)

قادیانی مجیب اس دعا اور جواب سے نتیجہ نکالتا ہے کہ زلزلہ بہار ہے تو وہی موعودہ زلزلہ جو مرزا صاحب کی زندگی میں آنا چاہیے تھا لیکن حسب دعا اور حسب قبولیت دعا حیات مرزا سے پیچھے ڈالا گیا۔

اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ حسب عادت خود مرزا صاحب ہی کی تحریرات سے دکھائیں کہ زلزلہ مؤخرہ موعودہ زلزلہ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا جواب پڑھ کر ناظرین دو باتوں کا فیصلہ بآسانی کر لیں گے۔

۱۔ اہل حدیث کلام مرزا کو امت مرزا صاحب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

۲۔ امت مرزائیہ اگر ہمارا پیش کردہ حوالہ جانتی ہے تو اس کو چھپانے سے بددیانتی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس سنیے! مرزا صاحب نے جس زلزلہ کے مؤخر ہونے کا اعلان کیا تھا' اس کے متعلق کچھ اور بھی کہا تھا۔ یعنی اس زلزلہ کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی ،محمدی بیگم کے بطن سے ایک لڑکا بشیر الدولہ پیدا ہوگا۔ یہ ضروری شرط ہے۔ جب تک یہ لڑکا پیدا نہ ہو، زلزلہ مؤخرہ نہ آئے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ (مرزا کی اس تحریر کے بعد) محمدی بیگم مذکورہ کے بطن سے ایک لڑکی کے سوا کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ ہمارے اس بیان کا ثبوت مرزا صاحب کے الفاظ میں سنیئے۔ فرماتے ہیں:

'پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے۔ اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد کی بیوی، محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے ربّ اخّروقت هذا۔ اخره الله الى وقت مسمى یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔ اور یہ وحی الٰہی قریبا چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔ اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوتی لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے۔ اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شائد وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہوگئی۔

(حقیقت الوحی۔ص ۱۰۰ و ۱۰۱ کا حاشیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین غور فرمائیں، تحقیق اس کا نام ہے یا اس کا جو مرزائی مجیب کرتے ہیں کہ کلام مرزا بقول شخصے آدھا تیتر آدھا بٹیر کتر بیونت کر کے خراب کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں سوچتے کہ سامنے کون ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب عالم ارواح میں کسی کو ملیں تو یہی شکائت کرتے سنے جائیں گے کہ 'ہائے میری امت نے مجھ کو بدنام کیا' پس زلزلہ مؤخرہ بوجہ نہ پائے جانے شرط کے بالکل غتربود ہوگیا کیونکہ محمدی بیگم زوجہ پیر منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ خود دنیا سے کوچ کرگئی۔ (محمدی بیگم کی موت ۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ دیکھئے تذکرہ ص ۷۵۳ حاشیہ) احمدی دوستو۔ کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ واقعات کی واقعات سے تردید کر سکے'۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۴۔۶)

محمدی بیگم کا آسمانی نکاح صحیح ہے اور اعتراض غلط

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سچ تو یہ ہے کہ آسمانی نکاح والی پیش گوئی نے جماعت احمدیہ کی کمر توڑ رکھی ہے جہاں مقابلہ ہوا مخالفوں نے آسمانی نکاح پیش کر دیا آج ہم امت مرزائیہ کی مشکل حل کئے دیتے ہیں گو ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ شکر گذار نہیں ہوں گے لیکن ہمیں ان سے شکر گزاری کی تمنا نہیں بلکہ محض فرض کی ادائیگی مقصود ہے مسئلہ شرعی تو یہ ہے کہ جس واقعہ کی دو معتبر گواہ شہادت دیں وہ صحیح سمجھا جائے آج ہم اس قانون کی رو سے دو معتبر گواہ پیش کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ میں چوٹی کے بزرگ ہیں۔

پہلے بزرگ سے مراد ہماری لاہوری جماعت کے اعلیٰ رکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں۔ جو اس جماعت میں مصنف ہیں، قرآن مجید کے مدرس ہیں، پنشن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یافتہ اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ علاوہ بریں آپ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے خسر ہونے کی وجہ سے بقول فاروق نانائے پیغامیہ ہیں۔ غرض آپ بہت سی عزتوں کے مالک ہیں۔ آپ کی شہادت کا مضمون یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد کوئی خاص عورت نہیں بلکہ مراد اقوام یورپ ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ان سے نکاح ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کو مسلمان کر کے ان کی اولاد کو خادمان اسلام بنایا جائے گا چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

سو ظاہر کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ نکاح روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا ایک معمولی عورت سے نہیں ہوسکتا صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو، آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں ہم ہر روز اسی دلہا کی بارات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ ثناء اللہ) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا کہ ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا۔ حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنیٰ انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔ پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود (مرزا) سے کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا۔ (پیغام صلح ۲ جون ۱۹۲۴ء)

گو یہ ایک ہی شہادت ایسی ہے کہ نہ صرف کافی بلکہ اکفی ہے تاہم دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت بھی پیش کیئے دیتے ہیں کیونکہ درجے اور فضیلت میں یہ پہلی گواہی سے بڑی ہے اس لئے کہ یہ شاہد صاحب وحی اور رسول ہیں ان صاحب سے ہماری مراد مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ہیں۔ آپ مدعی ہیں کہ میں صاحب وحی نبی ہوں آپ کا بیان ہے کہ: محمدی بیگم کا نکاح حضرت مسیح موعود (مرزا) سے مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء کو بہشت میں میرے روبرہو چکا (اس وقت تو محمدی بیگم دنیا میں زندہ موجود تھی۔ بہاء) (مقولہ مولوی فضل خان مدعی نبوت چنگا بنگیال۔ ماخوذ از رسالہ، میرے جنون کی داستان مولفہ شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، مدعی الہام)

ناظرین کرام! ہم جانتے ہیں کہ علماء اور فقہاء کو اس بیان پر بہت اعتراض سوجھیں گے ان سب کا جواب ایک ہی ہے وہ یہ کہ یہ سب تمہاری اصطلاحات ہیں۔ امت مرزا ان بدعی اصطلاحات کی قائل نہیں کیونکہ وہاں کی زندگی اور موت اور ہی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ہم ان دونوں شہادتوں پر پورا وثوق رکھتے ہیں بلکہ اس بات پر بھی یقین لاتے ہیں کہ: ملا دو پیازے کی نسل ابھی دنیا میں باقی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۶۔۷)

حدیث رسول ربانی: مرزا قادیانی

(مرزا صاحب منکرین حدیث کے نقش قدم پر۔ تشابہت قلوبہم)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں: احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال وکذاب پیدا نہ ہولیں۔

کلّھم یز عم انّہ نبی اللہ و انا خا تم النبیین ۔ ہر ایک ان میں سے دعوی نبوت کرے گا حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

حدیث مذکور کو ملحوظ رکھ کر مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت کے حالات پر نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالے تو روز روشن کی طرح ظاہر ہا گا کہ آپ یقیناً من الثلاثین تھے۔ ہمارے ناظرین مضمون ذیل کو بغور پڑھیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب تک دعوی مثیل مسیح و دعوت نبوت، رسالت نہ کیا تھا تب تک وہ مومنوں کی طرح معجزات انبیاء کے قائل تھے مگر جون ہی انہوں نے دعوی کیا حدیث نے اپنی صداقت کا جلوہ دکھایا کہ مرزا صاحب قادیانی انصاف و دیانت کو چھوڑتے چھوڑتے ثلاثون کی صف میں جا کھڑے ہوئے بلکہ ان سے بھی دس قدم آگے بڑھ گئے۔

کفار منکرین نبوت انکار معجزات میں گو کیسے ہی ناانصاف کیوں نہ ہوں پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ ابتداء سے ہی کافر تھے بخلاف ان کے مرزا صاحب باوجود مدعی اسلام بلکہ مدعی نبوت ہونے کے معجزات اور معجزات بھی وہ جنہیں خود ہی من عند اللہ مان کر ان پر اعتراض کرنے والے کو، بداندیش مخالف، یہودی، منکرین قرآن، کا لقب دیا ہے انہی معجزات سے انکار کریں تو سوائے اس کے کیا کہا جائے گا کہ آپ پہلوں سے بڑھ کر ہیں انبیاء کرام کے معجزات کو جادو، شعبدہ، مکر و فریب، وغیرہ کہنا کفار کی سنت متمرہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ جب اللہ کی طرف سے آیات بینات لے کر آئے تو کفار نے کہا هذا سحر مبين (قرآن مجید)، یہ تو روشن جادو ہے۔

ایسا ہی جب ہمارے سید و مولی محمد عربی فداہ ابی وامی ﷺ نے معجزہ شق القمر دکھایا تو کفار نے اسے بھی جادو قرار دیا سحر مبين (القمر) یہ اصل اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی مسلّم ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

(یہود نے) حضرت عیسیٰ سے کئی معجزات دیکھے مگر ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

(نصرۃ الحق ص ۳۱)

بلکہ یہاں تک کہا: اس سے کوئی معجزہ نہیں محض فریب اور مکر تھا (چشمہ مسیحی ص ۸)

الغرض معجزات انبیاء کو جادو مکر و فریب کہنا یہ سنت کفار ہے مگر ایک مومن باللہ مصدق اسلام انسان اس قسم کی ضلالت میں نہیں پڑ سکتا چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

جن لوگوں نے منقولی معجزات کو جو تصرف عقل سے بالاتر ہیں مشاہدہ کیا ہے ان کے لئے بھی وہ تسلی تام کا موجب نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ بہت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے عجائبات بھی ہیں کہ ارباب شعبہ بازی دکھلاتے ہیں گو وہ مکر وفریب ہی ہیں مگر اب مخالف بد اندیش پر کیونکر ثابت کر کے دکھلا ویں کہ انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ سانپ بنا کر دکھلا دیا (۱) اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا (۲) یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہ مشکلات کچھ ہمارے ہی زمانہ میں پیدا نہیں ہوئیں بلکہ ممکن ہے کہ انہیں زمانوں میں یہ مشکلات پیدا ہوگئی ہوں۔ مثلاً جب ہم یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی دوسری آیت سے پانچویں آیت تک دیکھتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اور اور شلیم میں باب الضان کے پاس ایک حوض ہے... اس کے پانچ اسارے ہیں... ان میں .. اندھوں لنگڑوں .. کی ایک بھیڑ .. پانی ہلنے کی منتظر تھی... پانی ہلنے کے بعد جو کوئی پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا .. وہاں ایک شخص تھا جو کہ ۳۸ برس سے بیمار تھا یسوع نے جب اسے پڑے ہوئے دیکھا... تو کہا کیا تو چاہتا ہے کہ چنگا ہو جائے۔ بیمار نے جواب دیا کہ اے خداوند مجھ پاس آدمی نہیں کہ پانی ہلے تو مجھے اس میں ڈال دے .. اب ظاہر ہے کہ وہ شخص جو حضرت عیسی کی نبوت کا منکر ہے اور ان کے معجزات کا انکاری ہے جب (انجیل) یوحنا کی یہ عبارت پڑھے گا... تو خواہ مخواہ اس کے دل میں ایک قوی خیال پیدا ہوگا کہ اگر حضرت مسیح نے کچھ خوارق عجیبہ دکھلائے ہیں تو بلا شبہ ان کا یہی موجب ہوگا کہ حضرت ممدوح اسی حوض کے پانی میں کچھ تصرف کر کے ایسے خوارق دکھلاتے ہوں گے .. یہ بات قرین قیاس ہے کہ اگر حضرت عیسی کے ہاتھ سے اندھوں لنگڑوں وغیرہ کو شفا حاصل ہوئی تو بالیقین یہ نسخہ حضرت مسیح نے اسی حوض سے اڑایا ہوگا... بالخصوص جب کہ یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح اس حوض پر اکثر جایا بھی کرتے تھے۔ غرض... اس بات کے ثبوت میں بہت سی مشکلات پڑتی ہیں کہ یہودیوں کی رائے کے موافق مسیح مکار اور شعبدہ باز نہیں تھا... اور سچ مچ معجزات ہی دکھائے۔ اور اگرچہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

> قرآن شریف پر ایمان لانے کے بعد ان وساوس سے نجات حاصل ہو جاتی ہے مگر جو شخص قرآن شریف پر ایمان نہیں لایا اور یہودی یا ہندو یا عیسائی ہو وہ کیوں کر ایسے وساوس سے نجات پا سکتا ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۳۲۔۴۴۹)

تحریر ہذا کسی تشریح کی محتاج نہیں صاف مظہر ہے کہ انجیل کا یسوع جسے یہود اسکے معجزات کے باعث مکار شعبدہ باز وغیرہ کہتے دراصل حضرت عیسی ہیں اور ان کے معجزات پر اعتراض کرنے والا قرآن شریف کا منکر کافر بے ایمان ہے۔

مگر آہ صد آہ! کہ یہی مرزا صاحب مدعی مسیحیت و نبوت ہوئے اور لوگوں نے ان سے معجزات مسیح کی مثال طلب کی تو کہیں منکروں کی طرح مسیحی معجزات کو ناچیز محض، تالاب کی وجہ سے مشکوک قرار دیا (ازالہ اوہام۔ص ۹۷) اور کہیں مسمر یزم، عمل ترب، فطری طاقتِ خدادا بتایا مگر بایں طریق کہ میں اس عمل کو مکروہ قابل نفرت سمجھتا ہوں اور کہیں کھلو نے ساز نجاروں کی مثال دے کر معجزات مسیحی کو مصنوعی قرار دیا (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۹ تا ۳۲۲) بآخر بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گئے کہ

> عیسائیوں نے بہت سے آپ (یسوع مسیح) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا... ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا.. اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے کچھ نہیں تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۶۔۷)

قارئین کرام ملاحظہ فرمالیجئے۔ وہی یسوع مسیح انجیلی ہے، وہی اس کے معجزات، وہی تالاب کا قصہ اور وہی مرزا صاحب قادیانی۔ مگر پہلے بیانوں میں ان معجزات کو سچ مچ من عند اللہ مان کر ان کے منکر کو منکر معجزات، بداندیش مخالف یہودی منکر قرآن خارج اسلام قرار دیتا ہے۔ مگر اس جگہ خود ہی یسوع کے معجزات کو:

> حق بات یہی ہے کہ اس سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا،

کہہ کر انہیں مکار و فریبی لکھا ہے۔ آہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
اگر چہ ہو چکے ہیں تم سے پہلے منکریں لاکھوں

ناظرین! مذکورہ بالا بیانات کو پڑھ کر ایک دفعہ پھر کفار منکرین نبوت کے اقوال کو ملاحظہ کر کے از روئے انصاف دیکھیں کہ مرزا صاحب انہیں کے نقش قدم پر بلکہ پیش لشکر چل رہے ہیں یا ان کے پیچھے اور ساتھ ہی رسول کریم ﷺ کی حدیث کو ملحوظ رکھ کر بتا دیں کہ مرزا صاحب کے پورے مصداق ہیں یا نہیں؟ صدق رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی کذا بون ثلا ثون (الحدیث۔مشکوۃ کتاب الفتن)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۷۔۸)

کذبات مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد نے بالکل سچ لکھا ہے کہ: ۱۔جھوٹ ام الخبائث ہے۔(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸)

۲۔جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہے۔(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶)

اندریں حالات نہائت ہی ضروری ہے کہ: جو لوگ دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں..ان کا فرض ہے کہ سچائی کو زمین میں پھیلا دیں اور جھوٹ کی بیخ کنی کریں۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ج ۲ ص ۴۹۔قول مرزا)

بخلاف مرزا صاحب کی کتابوں سے اظہر من الشمس ہے کہ مرزا غلام احمد سچائی کے دشمن اور جھوٹ کے کچھ اس طرح دلدادہ تھے کہ اسے شیر شیریں کی طرح بے ڈکار ہضم کر جاتے تھے بطور نمونہ چند ایک امثلہ پیش ناظرین ہیں:

جھوٹ نمبر ۱

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔(قول مرزا قادیانی در الحکم ۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مرزا جی کا قول بالا سراسر جھوٹ فریب اور مغالطہ پر مبنی ہے اس سے پہلے وہ بعبارت النص لکھ چکے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب ..کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ..اگر میں ایسا ہی کذاب ہوں تا میں (مولوی صاحب) کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ (قادیانی اشتہار آخری فیصلہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزائیو! کہہ کر مکر جانا، نبیوں کی شان ہے یا دجالوں کی؟

جھوٹ نمبر۲

اس (ساتویں) ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے (لیکچر سیالکوٹ)

احمدی دوستو! ان انبیاء کرام کی شہادت دیکھنے کے ہم بھی متمنی ہیں۔ اگر مرزا صاحب کا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے تو ضرور اس متفقہ شہادت کا ثبوت تم دے سکو گے۔

جھوٹ نمبر۳

تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔

(حوالہ بالا۔ص ۷)

یہ قول بھی اسی طرح بے ثبوت افتراء ہے جس طرح مرزا جی کا دعوی نبوت وغیرہ۔

جھوٹ نمبر۴

تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے (مسیحؑ سے) افضل قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۵)

اس جگہ تو مرزا جی نے جھوٹوں کے بھی کان کترے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی شیطانی خواب ہے جس میں ابلیس مردود نے مرزا جی کو ان کی دروغ گوئیوں کی وجہ سے سبز باغ دکھایا ہے۔ آہ: بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

جھوٹ نمبر۵

قرآن شریف کی نصوص بینہ اس بات پر بصراحت دلالت کر رہی ہیں کہ مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے اسی زمانہ میں فوت ہوگیا جس میں وہ بنی اسرائیل کے مفسد فرقوں کی اصلاح کیلئے آیا تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۱)

اس قول کے کذب محض اور افتراء علی القرآن پر خود مرزا غلام احمد صاحب کا مذہب در بارہ، قبر مسیح در کشمیر، ہی زندہ شاہد ہے۔

جھوٹ نمبر۶

انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ (مرزا) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔(اربعین نمبر۲ص ۲۳)

جس طرح مرزا غلام احمد صاحب موجودہ زمانہ کے ڈبل .. ہیں اسی طرح ان کا یہ جھوٹ بھی ڈبل جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر۷

احادیث میں ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔(مفہوم رسالہ، مسیح ہندوستان میں۔ص ۵۲)، یہ بھی بے ثبوت افتراء علی الرسول ہے۔

جھوٹ نمبر۸

حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔(کشتی نوح۔ص ۶۵ حاشیہ)

معاذ اللہ! خدا کے پاک رسول اور شراب ..

جھوٹ نمبر۹

مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱۔۲۴)

اف رے ظلم۔آہ! رے ستم۔مرزائیو! یاد رکھو جھوٹ بولنا۔مرتد ہونے سے کم نہیں (قادیانی اربعین نمبر۳ ص ۲۴)

جھوٹ نمبر۱۰

کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیش گوئی کے معنی کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق۔ص ۸۷)

مرزائیو! حضرت صالح نے بطور پیش گوئی خبر دی کہ اگر تم نے اے معاندین دین میری اونٹنی پر دست درازی کی تو تم پر عذاب آئے گا۔ بتلاؤ انہوں نے اس پیش گوئی میں کون سی غلطی کھائی؟ اگر نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو آیت انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ کو ملحوظ رکھ کر کہو کہ مرزا صاحب میں کوئی رتی ایمان کی موجود تھی؟ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۹)

حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی کی یاددہانی

حافظ عنائت اللہ صاحب نے نے مرزا غلام احمد قادیانی کے انعامی چیلنج متعلق لفظ توفی کو منظور کرتے ہوئے خلیفہ قادیان کو بذریعہ اخبار اہل حدیث توجہ دلائی تھی کہ ہزار روپیہ کسی امین کے پاس جمع کرائیں اور منصف وغیرہ مقرر کریں۔ مگر آج تک حافظ صاحب کو اس کا جواب نہیں ملا۔

حافظ صاحب جواب کے لئے مصر ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء ص ۱۶)

تفسیر نویسی کا چیلنج منظور اور خلیفہ قادیانی مفرور

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے حسب عادت پدری و ذاتی جلسہ قادیان میں اپنے مریدوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے تقریر میں اپنی تفسیر نویسی کے متعلق فرمایا:

مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف بتائے گئے ہیں جو کسی کو معلوم نہیں '

چونکہ جلسہ عام میں یہ اعلان کیا گیا ہے اسلئے اس کی حقیقت ہم کھولتے ہیں

بتاریخ یکم اگست ۱۹۰۰ء بڑے میاں مرزا غلام احمد صاحب نے پیر صاحب گولڑہ اور دیگر علماء کو جن میں خاکسار بھی داخل تھا تفسیر نویسی کے لئے لاہور بلایا۔ اس شرط پر کہ تفسیر عربی زبان میں لکھی جائیگی اور فریقین جامہ تلاشی دے کر خالی ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمرہ میں داخل ہونگے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب اور ہم سب لاہور پہنچ گئے۔مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ آئے،اس عذر سے کہ مخالف مجھے مار دیں گے۔

اس کے بعد خلیفہ (محمود احمد) نے الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء میں علماء دیو بند کو قرآنی معارف نمائی کا چیلنج دیا۔جس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر میں لکھا کہ ہم اس خدمت کو حاضر ہیں۔سادہ قرآن لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر آمنے سامنے بیٹھ کر باپ کی مجوزہ شروط کے ماتحت تفسیر لکھو (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔نومبر ۱۹۲۵ء)۔

اس کے جواب میں خلیفہ صاحب نے یہ صورت منظور نہ کی بلکہ کہا کہ انہیں کتابوں کی خاص کر کلید قرآن کی بھی ضرورت ہوگی۔ (الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)۔

ہم نے یہ صورت بھی منظور کر لی۔مگر فریق ثانی خاموش رہا۔اس کے بعد قادیان سے پھر آواز اٹھی کہ

> حضرت امام جماعت (احمدیہ) کو اللہ تعالی نے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء)۔

اس کی منظوری اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں ہم نے دیدی تھی۔ بعد ازاں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو یاد دہانی بھی کرائی گئی۔آخر میں یہ کہہ کر خلیفہ قادیانی نے جان چھڑائی کہ

> ’میرا یہ دعوی نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوی ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ جاننے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فیض سے سب دوسرے لوگوں سے بڑی ہوئی ہے۔ (الفضل قادیان۔۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

غور فرمایئے کہ اس جماعت کی ابتداء شیر کی طرح اور انتہا گیدڑ کی مثل۔نتیجہ سارے آن بان کا یہ ہوا کہ میاں محمود ہمارے مقابلے میں وہ معارف پدری نقل کر دینگے جو ان کے والد بزرگوار نے لکھے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی حیثیت نہیں۔ باوجود اس کے تین سال بعد لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) میں (مرزا محمود نے) ناواقفوں کے سامنے پھر ڈینگ ماری ہے کہ

> ’میں نے بارہا چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآنی میرے مقابلہ میں لکھو۔حالانکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی مامور نہیں ۔مگر کوئی بھی اس کے ماننے کو تیار نہیں ہوا ۔

(الفضل قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۸)

قادیانی ممبرو ! خدا لگتی کہو کہ ہم نے جواب میں فوراً ہی نہیں کہا تھا کہ سادہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجاؤ ۔ پھر تم کیوں نہ آئے؟ تم نے اس کے جواب میں کیا کہا تھا؟ اچھا چلو اب کیا حرج ہے ؟ مرزا مرا یا سارنگی ٹوٹی ۔اب بھی آجایئے ۔ہم سادہ قرآن لیکر پہنچ جائیں گے۔آپ کو اجازت ہے جو کتاب چاہیں حتی کہ کلید قرآن بھی ساتھ لے آئیں ۔ بٹالہ میں آئیں ۔ یا امرتسر میں ۔ جہاں آپ کو آسانی ہو تشریف لے آئیں ۔

انصاف یہ ہے جسے آپ کے سوا تمام سمجھ دار سمجھ سکتے ہیں کہ تفسیر نویسی سے ہمارا آپ کا اصلی اختلاف نہیں مٹ سکتا ۔اس سے تو اتنا معلوم ہوسکتا ہے (وہ بھی کسی مسلمہ منصف کے فیصلے کے بعد) کہ ایک فریق تفسیر اچھی لکھ سکتا ہے۔ اس سے مرزا صاحب متوفی کے دعوی مسیحیت موعودہ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا ۔اس پر اگر اثر ہے تو اس فیصلے کا ہے جس کو خود مدعی (مرزا غلام احمد) نے فیصلہ بلکہ ' آخری فیصلہ ' قرار دیا ہوا ہے ۔ اس لئے ضروری اور اشد ضروری ہے کہ بعد مقابلہ تفسیر نویسی کے ' آخری فیصلہ' پر ہمارے ساتھ آپ کی سیر کن بحث ہونے کے بعد مسلمہ منصف سے فیصلہ کرایا جائے ۔ تا کہ روز کے اختلافات سے امت کو چین نصیب ہو ۔کیا آپ منظور کریں گے ؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۳ ۔ ۴)

ہفوات مرزا

منشی محمد عبد اللہؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں : ہم بار ہا ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا ئے قادیانی جملہ اوصاف کمال سے یکسر کورے، محض سخن ساز تھے ،، آپ کے ہاتھ میں سوائے سخن سازی کے اور کچھ نہ تھا۔ (قول مرزا متعلقہ مسیح ۔ضمیمہ انجام آتھم)

مرزا غلام احمد صاحب کی بات بات میں ول چھل ، جملے جملے میں پیر پھیر، لفظ لفظ میں دجل وخداع نمایاں ہے ۔آپ کی کوئی تحریر اٹھا کر دیکھو مجموعہ ہفوات نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گی۔ چنانچہ ذیل میں چند ہفوات مرزا قادیانی درج کئے جاتے ہیں۔

کسی مذہب کے پیشوا کی توہین کرنا خبث عظیم ہے

یہ کتاب (براہین) کمال تہذیب سے تصنیف کی گئی ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسرشان لازم آوے اور ہم ایسے الفاظ سے صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں.. مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ص ۱۰۱۔۱۰۲)

اس کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پنڈت دیانند پر بڑا افسوس ہے کہ وید کو کھرا اور باقی کتابوں کو کھوٹا (انہوں نے) قرار دیا ہے ان واہیات باتوں اور بے ہودہ چالاکیوں کا (باعث) یہ ہے کہ علاوہ کم فہمی اور بے علمی اور تعصب کے ان کی فطرتی سمجھ سودائیوں اور وہمیوں کی طرح وضع استقامت پر قائم ہونے سے لاچار ہے۔ اگر شرم اور حیا اٹھ گیا تھا تو کاش لوگوں کے لعن طعن کا اندیشہ باقی رہتا۔ پنڈت صاحب کا کچھ مادہ ہی ایسا ہے۔ (ملخص ص ۱۱۲۔۱۱۳ حاشیہ براہین احمدیہ)

۲۔ یسوع جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اس درماندہ انسان، اس نادان اسرائیلی نے معمولی باتوں کا نام پیش گوئی رکھا۔ شریر مکار یسوع کی بندشوں پر قربان جائیں۔ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی آپ نے پہاڑی تعلیم کو چورا کر لکھا۔ آپ علمی اور عملی قوی میں کچے تھے آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر تھا تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ملخص ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۔۷)

مرزائیو! ان توہین آمیز تحریرات کو ملاحظہ کر کے بروئے قول براہین احمدیہ فیصلہ دیں کہ مرزا صاحب، خبث عظیم، کے کس قدر مرتکب ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ جوابی طور پر گالی نکالنا کت پن ہے:

ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اسنے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی (تقریر مرزا جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء رپورٹ ص ۹۹)

ظاہر ہے کہ عندالمرزا گالی کا جواب گالی دینا کت پن ہے۔ اب سنو! مرزا غلام احمد خود رقم طراز ہیں: میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۶ ص ۱۶۵۔ اشتہار واجب الاظہار۔ ص ۱۰)۔ احمدی مہاشہ سجنو! تحریر موخر الذکر کو پڑھ کر بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب پر کت پن کی مثال صادق آتی ہے؟

۳۔ دابۃ الارض کی تفسیر و تعیین

خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنی (طاعون کا) کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۰)

اس کے خلاف: اپنی الہامی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۵۰۳ پر یاجوج ماجوج و دابۃ الارض و دجال وغیرہ علامات وقیامت کا ذکر کرکے راقم ہیں: سنو! اس کے سچے معنی جو اللہ جل شانہ نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ... دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں.. آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی۔'

حضرات! اگر ہم از روئے تحریر نزول المسیح مذکورہ معنوں کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو محرف ملحد اور دجال قرار دیں تو فرمائیے ہمارا اس میں کیا قصور ہے؟

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

۴۔ یسوع کی روح والا انسان شریر مکار

ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے: میں وہ شخص ہوں جس میں بروز کے طور پر یسوع کی روح سکونت رکھتی ہے (تحفہ قیصریہ۔ص ۱۸)

مرزائیو! بقول مرزا صاحب جس میں یسوع کی روح ہو وہ شریر مکار اور خود مرزا صاحب میں یسوع کی روح موجود تھی، تو بتلایئے، مرزا صاحب کون ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۵)

نئے نبی کی تفسیر

جناب مولوی نور حسینؒ صاحب گرجاکھی لکھتے ہیں:

ہمارے شہر گوجرانوالہ میں ایک نبی محبوب عالم شاہ صاحب نے ۱۹۰۷ء میں دعوی نبوت کیا تھا جس کو قریباً ۲۶ سال گذر گئے ہیں۔ چند روز ہوئے ہمارے پاس بروز جمعہ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو حکم ملا ہے کہ نور حسین و دیگر علماء کو قرآن سمجھا دے اس لئے میں آیا ہوں آؤ میرے پاس بیٹھو اور قرآن کو سمجھ لو۔ چنانچہ قرآن شریف خود اٹھا کر میرے پاس بیٹھ گئے اور چند مقامات کی تفسیر فرمائی جو حسب ذیل ہے:

۱۔ بالآخرۃ ھم یوقنون۔ جو آخر زمانہ میں نبی ہوں گے ان پر ایمان لانے کا حکم ہے اور اس زمانے کا نبی میں ہوں مجھ پر ایمان لاؤ

۲۔ ختم اللہ۔ چھوڑ دیا لوگوں نے اللہ کو۔

علی قلوبھم، اور چلتے ہیں اپنے دل کی باتوں پر و علی سمعھم اور سنی سنائی باتوں پر و علی ابصارھم اور اپنی عقل کی آنکھوں پر کھوپے چڑھا لئے ہیں۔ اس لئے ان کو عذاب الیم ہوگا۔

۳۔ فزادھم اللہ دور ہو جاتے ہیں اللہ سے مرضاً بوجہ بے ایمانی کی

۴۔ و اذا قیل لھم۔ اے محمد جب تو ان کو کہتا ہے لا تفسدوا فی الارض کہ اپنی برادری میں فساد نہ کرو۔ الارض بمعنی برادری ہے

۵۔ و لکن لا یشعرون اے غریبو تم ان کی پالیسی نہیں جانتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اللہ یستھز ی بھم ۔میرا اللہ کہتا ہے کہ میں بھی تم سے ٹھٹھا کروں گا و یمد ھم فی طغیا نھم یعمھو ن غرق رہو تم اپنی گمراہی میں اے اندھو۔

۷۔ مثلھم مثال اس کی ۔ استو جو جلا تا ہے، قد، کسی جگہ نارا آگ و ترکھم اور بیٹھا رہتا ہے وہ اندھیرے میں لا یبصرو ن کچھ نہیں دیکھتا

۸۔ صم کچھ نہیں دیکھتا بکم کچھ نہیں سنتا۔ عمی کسی جگہ نہیں جا سکتا فھم لا یر جعو ن اور نہ وہ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے

۹۔ یکاد البر ق قادر ہے برق ہماری یخطف ابصا ر ھم بند کر دیتی آنکھیں تمہاری۔

۱۰۔و قو د ھا الناس و الحجا رۃ جس کی خوراک پتھر دل انسان ہیں

۱۱۔ و اتوا بہ متشا بھاً اور پھر دیئے جائیں گے ان کو پیوند شدہ میوے

۱۲۔ ان یضر ب مثلاً ۔اللہ جو چاہے بیان کرے مسئلے .....

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بے علم مفسر گوجرانوالہ ہی سے مخصوص نہیں۔ گجرات (پنجاب) میں بھی ہے جو وہاں کی جماعت اہل قرآن کا لیڈر ہے۔ بلکہ امرتسر بھی ایسے نمونوں سے خالی نہیں۔ امرتسر کے قریب ہی قادیان ہے وہاں بھی با لآ خر ۃ سے مراد مرزا جی کی وحی کہنے والے ہیں۔غرض یہ جنس نادر نہیں بلکہ ہر جگہ ملتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۹۔۱۰)

☆ ۲۵مئی ۱۹۳۴ء کو مسجد مبارک امرتسر میں جمیعت اہل حدیث کی طرف سے جلسہ ہوا جس میں امرتسر کے اہل حدیث علماء کرام نے توحید وسنت کی تائید ورد بدعات میں تقاریر کیں۔ ۲۶مئی کو مرزا غلام احمد قادیانی کی یادگار منانے کو جلسہ ہوا۔ ۲۷مئی کو بھی امرتسری اہل قرآن کی تردید میں جلسہ ہوا ان کو مناظرہ کی دعوت دی گئی تھی مگر وہ مقابل نہ آئے (اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا یادگاری جلسہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یادگار منانے کے لئے حسب اعلان ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء کو ساڑھے نو بجے شب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ۔حاضرین کی تعداد ہزاروں میں تھی ۔

منشی محمد عبداللہ معمار نے سامعین سے مرزا غلام احمد کا تعارف کرایا۔

بعد ازاں حضرت مولانا ثناء اللہ نے آخری فیصلہ والا اشتہار حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔علم نحو کی رو سے اس کی عبارت سے ثابت کیا کہ میں جملے خبریے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا ضرور ہوکر رہے گا ۔ یہ آخری فیصلہ مرزا صاحب نے بطور دعا خود ہی فرمایا اس میں کسی ایچ پیچ و حیل و حجت کی ضرورت نہیں مضمون صاف وسادہ ہے۔ مڈل یا پرائمری والا بھی اسکے سمجھنے میں غلطی نہیں کھا سکتا نیز اس کی تائید میں خود مرزا صاحب کی ڈائری پیش کی ۔

مولوی محمد علی لاہوری ، خلیفہ محمود احمد کی شہادت بھی تائید میں پیش کی گئی ۔

تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کے لئے مرزائی جماعت کو وقت دیا گیا۔ چنانچہ قادیانی مشہور مبلغ مولوی جلال الدین شمس مقابل کھڑے ہوئے ۔ پانچ پانچ منٹ گفتگو کے لئے دیئے گئے ۔مگر افسوس صد افسوس کہ مرزائی مبلغ ان دلائل کی اخیر وقت تک بھی تردید نہ کر سکا۔ خاص کر جملے خبریوں کا تو ذکر بھی نہ کیا۔

پبلک پر روز روشن کی واضح ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہی سچے کی زندگی میں فوت ہوکر اپنے کذب پر مہر ثبت کر گئے ۔ جلسہ کا تمام انتظام انجمن اہل حدیث امرتسر کے سپرد تھا تمام وقت نہایت آرام وسکون سے گزرا

راقم : قاضی منظور حسین شریک جلسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شڑپ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ ایک پنجابی مثل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وصف گرو میں ہوتا ہے وہی چیلے میں نمودار ہوتا ہے اس مثال کے موافق ہم جب کسی مرزائی کو جھوٹ بولتے سنتے یا دیکھتے ہیں تو ہمیں تعجب نہیں ہوتا بلکہ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ شخص واقعی پکا احمدی (مرزائی) ہے۔

اخبار فاروق قادیان کو اس کی شائستگی کی وجہ سے ہم نے عرصہ سے بائیکاٹ کر رکھا ہے مگر ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء کے پرچے میں ایک شخص کا دفتر اہل حدیث میں آنا، خط لانا، اور جواب پانا وغیرہ لکھا ہے۔ یہ ایسا جھوٹ اور افتراء اور بہتان ہے کہ اس کے جواب میں ہم مجبور ہیں کہ اتنا کہیں کہ:

شخص مذکور ہماری مسجد میں آکر فاروق میں مندرجہ فقرات پڑھے اور موکد بعذاب حلف اٹھائے کہ اگر یہ بیان خاص کر ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا ہے صحیح نہیں تو خدا دین و دنیا میں مجھ پر لعنت کرے۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اس کے بعد اصل مطلب پر بھی غور کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۴)

مرزائی چال

لوگ کہتے ہیں دول یورپ سیاسی کاموں میں بڑی گہری چالیں چلتے ہیں۔ چلتے ہوں گے مگر ہم نے تو مذہبی میدان میں مرزائیوں جیسا سیاست دان کوئی نہیں دیکھا، لیکن ان کی چال کو سمجھنا کارے دارد۔

ایک بڑی چال ان کی یہ ہے کہ دنیا کو یہ دکھاتے ہیں کہ اسلام کی طرف سے مجیب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدافع ہم ہی ہیں۔اسلام کے اشاعت کنندہ ہم ہی ہیں۔ دوسرے علماء محض کھانے پینے کے لئے ہیں۔آج ہم ان کی ایک چال بتاتے ہیں جسے ناظرین بآسانی سمجھ سکتے ہیں

اخبار انقلاب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے، ایک کھلی چٹھی بنام علماء ہند،

اس چٹھی کی تمہید میں جرمن میں مرزائیوں کے مسجد بنانے اور ان کی تبلیغ اسلام کا ذکر اجنبیانہ صورت میں کر کے مندرجہ ذیل مقصد اظہار کیا ہے:

کچھ عرصہ ہوا لندن کے ایک بد بخت ہفتہ وار اخبار، پیرسن ویکلی، نے اپنی دس فروری کی اشاعت میں رسول مقبول ﷺ کی سخت توہین تصاویر اور مضامین کے ذریعہ کی۔میری نظر سے وہ پرچہ بھی گذر چکا ہے اس کے پڑھنے سے مجھے اس قدر غصہ آیا کہ الامان اور بعض اوقات تو عبد الرشید شہید کی روح میرے جسم میں سرایت کر جاتی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ کچھ کرتے نہیں بنتی۔اس ذلیل اخبار نے نہایت کمینہ اور سفاکانہ حملے حضرت خاتم الانبیا ﷺ پر کئے ہیں ہندوستانی اخبارات کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں اس کے خلاف سخت اظہار نفرت کیا گیا اور یہ سن کر مجھے از حد خوشی ہوئی کہ اس پرچہ کی ضبطی کا حکم بھی مل چکا ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ جو کمینہ حملے رسول مقبول ﷺ کی ذات بابرکات پر کئے گئے ہیں ان کا جواب بھی لکھا گیا ہے یا نہیں۔مجھے علماء ہند سے کامل توقع ہے کہ انہوں نے ان تمام ذلیل قصوں کو جو اس جریدہ میں درج کئے گئے ہیں حرف باطل کی طرح مٹا دیا ہوگا۔مسجد برلن میں ہفتہ وار لائٹ (مرزائیہ جماعت لاہور کا اخبار) کا پرچہ میری نظروں سے گذرا اور مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ اس میں تمام ذلیل اعتراضات کے دنداں شکن جواب موجود ہیں۔صرف یہی نہیں بلکہ اڈیٹر جریدہ موصوف نے لائٹ کا یہ نمبر پیرسن ویکلی کو تحفۃً..عطا کیا ہے۔اور ایک کھلی چٹھی اس ذلیل ہفتہ وار اخبار کے نام لکھی ہے جس میں یہاں تک لکھا ہے کہ وہ لائٹ کا..یہ پرچہ ویکلی کے ہر خریدار کو تحفتاً مفت دینا چاہتے ہیں۔گو ان کی تعداد لاکھوں میں ہو۔اڈیٹر لائٹ ڈاک وغیرہ کے اخراجات کا بھی ذمہ لیتے ہیں۔اللہ اکبر! کتنی ہمت ہے۔لیکن افسوس ہے کہ یہ ہمت ایک ایسی جماعت کی جانب سے ہو رہی ہے جس کو مسلمان کافر کہتے ہیں۔امید ہے بلکہ یقین کامل ہے کہ علماء کرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیو بندو بریلی نے خاص طور پر اور دوسرے اسلامی علماء نے عام طور پر اس سے بھی مضبوط ترین قدم اٹھایا ہوگا اور دنیا پر ثابت کر دیا ہوگا کہ اسلام ابھی زندہ ہے اور خدا کے فضل و کرم سے ہمیشہ زندہ رہے گا اور ترقی کرتا رہیگا اور ایسے ذلیل اور کمینہ پروپاگنڈہ سے اسلام کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

راقم مضمون کی غرض صرف یہ ہے کہ وہ انقلاب کے ناظرین تک مرزائی خدمت اسلام کا پروپیگنڈہ کرے ورنہ اگر وہ اسلام سے مدافعت علماء اسلام سے کرانا چاہتا تو اس کا فرض تھا کہ اخبار مذکور کا ترجمہ اردو میں چھاپ کر ہندوستان کے مشہور علماء کے پاس بھیج کر جواب طلب کرتا کیونکہ یہ کھلی بات ہے کہ علماء اسلام عام طور پر یورپ کی کوئی زبان نہیں جانتے پھر یہ کیا انصاف ہے کہ جس مضمون کی ان کو خبر ہی نہیں اس کا جواب علماء سے طلب کیا جائے اگر نہ دیں تو ان کو بدنام کریں۔ ممکن ہے مرزائی اخبار لائٹ کے پاس بتبادلہ آتا ہو اس لئے اس نے جواب لکھ دیا لیکن عام طور پر تو علماء اس سے بے خبر ہیں۔ پھر جواب دیں تو کیا دیں اور کس زبان میں دیں؟

میں پوچھتا ہوں خدمت اسلام کا مقابلہ کرنا ہے تو ہندوستان میں آسان ہے حال ہی میں آریوں کی طرف سے دو کتابیں سخت ترین دل آزار نکلی ہیں۔

۱۔ رنگیلا رسول۔ ۲۔ کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن۔

ان دونوں کتابوں کے جواب کی کس قدر ضرورت تھی۔ پھر کیا کسی قادیانی یا لاہوری احمدی نے ان کا جواب دیا؟ دیا تو اہل حدیث نے دیا۔ کیا یہ خدمت اسلام نہ تھی؟ کیا یہ دو کتابیں مضر نہ تھیں؟ ہاں مرزائیوں نے شورش میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر دوسری کتاب ضبط کرادی، کیا اس سے اصل کتاب کا جواب ہو گیا؟

پس ہمارے احباب ان کی لاف گزاف متعلقہ اشاعت و تبلیغ سن کر صاف کہہ دیا کریں کہ اپنی اشاعت اسلام میں وہی قادیانی عقاید والا اسلام ہی پہنچاتے ہو گے پھر ہم پر کیا احسان ہوا؟ اسی کی تو ہمیں شکایت ہے

ناظرین کرام! نہ تو یورپ کو کسی مذہب پر توجہ ہے، نہ وہاں اشاعت اسلام کا میدان ہے۔ ہم بشہادت قادیانیہ اس پر کبھی مفصل لکھیں گے۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کا جوڑ توڑ

(از نامہ نگار نامعلوم الاسم)

مرزا غلام احمد قادیانی کا سب سے بڑا دعوی، جسے ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے، وہ مسیح موعود ہونے کا دعوی ہے۔ یعنی بزعم مرزا صاحب، مرزا صاحب ہی وہی مسیح ہیں جن کی آمد کے متعلق ہمارے نبی اکرم ﷺ نے وعدہ دیا ہے کہ وہ قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ چنانچہ روایات مسلّمہ مرزا صاحب ہمیں بھی مسلّم ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے روایات در بارہ مسیح موعود کو کس رنگ میں مانا ہے؟ اور اپنے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصانیف دیکھنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے تمام روایات کو ان کے اصل الفاظ میں نہیں مانا بلکہ ہر روایت کو توڑ مروڑ کر مانا ہے اور اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔...

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم تم میں ابن مریم حکم، عادل ہو کر نازل ہوگا خنزیروں کو قتل کرے گا، سولی کو توڑے گا اور مال تقسیم کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابن مریم پھر شادی کرے گا اسکے اولاد ہوگی، زمین میں ۴۵ سال ٹھہرے گا اور میرے مقبرے میں میرے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

یہ ایسی روایات ہیں جو کہ مرزا صاحب قادیانی خود صحیح تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان ہی سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کو محمدی بیگم کے نکاح کے بارہ میں رد کرتے ہیں۔ وغیرہ

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کے ابتدائی اور آخری دعاوی کو دیکھتے ہیں تو سب کے سب موڑ توڑ سے ہی ثابت کئے گئے ہیں چنانچہ ہم مرزا صاحب کے ایک ایک دعوی کو لیتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب قادیانی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

کو بالکل سچ کر دکھایا ہے اور اس محاورے کی تصدیق پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مرزا صاحب کے دعاوی پیش کرنے اور پرکھنے سے پہلے اتنی عرض کئے دیتا ہوں کہ مختصر اشارات سے کام لیا جائے گا العاقل تکفیہ الاشارۃ

مرزا صاحب کے حالات جاننے والوں کو یہ تو معلوم ہے کہ آپ کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔اس سے نہ تو مرزا صاحب کو خود اور نہ ہی ان کے مریدوں کو انکار ہے۔ مگر آپ مرزا صاحب کی تصانیف دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس توڑ موڑ سے مرزا صاحب قادیانی نے پہلے اپنے آپ کو مریم اور پھر ابن مریم ثابت کیا ہے۔ یہ ہے خشت اول جو کہ ٹیڑھی رکھی گئی۔ اب دوسری اینٹوں کو دیکھتے جائیں جن سے عمارت کو مکمل کیا ہے۔ وہ سب کی سب ٹیڑھی ہی ٹیڑھی ہیں ایک بھی سیدھی نہیں ہے۔

اب دوسری اینٹ ملاحظہ کیجئے کہ ابن مریم، جن کے نزول کا وعدہ دیا گیا ہے وہ حکم اور عادل ہوں گے خنزیروں کو قتل کریں گے سولی کو توڑیں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے۔ جزیہ معاف کر دیں گے۔ لڑائی موقوف ہو جائے گی۔

لیکن سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کو کہیں کی بادشاہت تو نصیب نہ تھی کہ وہ انصاف اور فیصلے کر کے حکم و عادل کہلاتے، خنزیروں کو قتل کر دیتے صلیب کو توڑ دیتے اور نہ ہی خزانے پاس تھے کہ لوگوں میں روپیہ تقسیم کرتے بلکہ الٹا مریدوں سے روپیہ سمیٹتے رہے۔ نہ ہی جزیہ معاف کیا اور نہ ہی لڑائیاں بند ہوئیں۔ بلکہ مرزا صاحب کی زندگی میں لڑائیاں ہوئیں اور بعد میں جنگ عظیم نے ۱۹۱۴ء میں دنیا میں ایسی کھلبلی مچا دی کہ الامان والحفیظ۔ بلکہ اس کی چنگاریاں چند سالوں تک آ کر سلگ پڑیں اور دنیا کے خرمن عیش و آرام کو بھسم کر ڈالیں تو کچھ عجب نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کو بادشاہت ملنا تو ایک طرف دنیا بھر کے مسلمان آج دوسری قوموں سے کمزور ہو گئے ہیں، خود جزیہ معاف کرنے کی بجائے خود مسلمان ہو کر غیر مسلموں کو جزیہ (ٹیکس) دیتے ہیں۔ مرزا صاحب مال تقسیم کرنے کی بجائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال اکٹھا کرتے رہے اور انصاف وعدل کی بجائے اپنے دو بیٹوں اور ایک بیوی کو اس وجہ سے عاق اور محروم الارث کر دیا کہ انہوں نے محمدی بیگم کے نکاح میں ان کی کوئی مدد نہ کی لیکن مرزا صاحب اور ان کے مرید اسے عین انصاف سمجھتے ہیں یا للعجب

دوسری روایت میں ہے کہ وہ شادی کریں گے، اولاد ہوگی، ۴۵ سال زمین میں ٹھہریں گے اور میرے مقبرے میں مدفون ہوں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح کے اعتراضوں کے جواب میں اس حدیث کو پیش کیا تھا۔ سو وہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب ساری عمر اسی انتظار میں رہے کہ یہ نکاح ہو۔ مگر نہ ہوا۔ ہاں مریدوں نے موڑ توڑ کر یہ کہہ دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا در لڑکا اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی کی شادی ہوگی، اگر ایسے ہو بھی جائے تو گویا موڑ توڑ کر کے ہوگا۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس نکاح سے کیا فائدہ؟ کیونکہ روایت کے مطابق تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنا نکاح ہونا چاہیے تھا نہ کسی اور کا۔ چنانچہ استاد ذوق کیا اچھا کہتے ہیں:

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق
ہماری بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

غرض نہ تو مرزا صاحب کا روایت کے مطابق جیسا کہ مرزا خود مانتے ہیں نکاح ہی ہوا اور نہ ہی روایت والی موعودہ بیوی سے کوئی اولاد ہوئی، ہاں دوسری بیویوں سے اولاد موجود ہے اس لئے وہ توڑ موڑ کر پیش کی جاسکتی ہے اور پیش کی جارہی ہے:

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا کجا

ابن مریم کا زمین میں ۴۵ برس رہنا، سو ہمارے عقیدہ کے مطابق مسیح ابن مریم دوبارہ نازل ہونے کے بعد ۴۵ برس کی عمر پا کر وفات پائیں گے لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے توڑ موڑ کے مطابق مدعی مسیحیت کی عمر صرف پنتالیس سال ہونی چاہیے یا اسکے دعویٰ مسیحیت کو کم از کم ۴۵ برس کا عرصہ ہونا چاہیے اور پھر اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات ہونی چاہیے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اپنی عمر کہیں ۶۷ کہیں ۶۶ غرض کہیں کچھ اور کہیں کچھ اور دعوی کی مدت بقول مریداں ۳۳ سال، سواس اختلاف سے ظاہر ہے کہ ۴۵ سال کسی صورت میں نہیں ہوتے۔

مسیح موعود کا رسول اللہ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہونا، سوآپ پر واضح ہے کہ مرزا صاحب لاہور مرکر خر دجال پرسوا ہوکر بٹالے اور پھر قادیان پہنچائے گئے اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔ لیکن مریدان باصفا نے رسول اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہونے کے متعلق جن موڑوں اور توڑوں سے کام لیا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ کیوں نہ ہو:

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ

الغرض اس مختصر تبصرے سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمارت بمصداق:

خشت اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

ساری کی ساری ٹیڑھی اور مختلف موڑوں اور توڑوں سے بنائی گئی ہے۔ اگر کسی کو اس میں شک ہو تو مرزا صاحب کی تصانیف سے ہر بات کے موڑ اور توڑ دیکھ سکتا ہے کہ کس طرح مرزا قادیانی نے ہر ایک بات کو الٹ دیا ہے جس کا نام تحریف ہی ہوسکتا ہے کیونکہ تحریف کے معنی ہیں بالکل بدل دینا، یا الٹ دینا۔ چنانچہ ابن مریم کی بجائے ایک اور شخص جسے اس کے ساتھ دور کی بھی نسبت نہیں، قرار دیا گیا

مال جسے روپیہ اور دولت کہتے ہیں اس کا مطلب معارف لیا گیا۔ خنزیر اور سؤر سے انسان مراد لئے گئے۔ قس علیہا البواقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۶۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردار کھڑک سنگھ اور میاں محمود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اردگرد سکھوں کی آبادی بکثرت ہے عرصہ سے ان کی باہمی چپقلش رہتی ہے چندروز ہوئے قادیان کے قریب کہیں سکھوں کا دیوان (جلسہ) ہوا جس میں سردار کھڑک سنگھ نے (بقول میاں محمود احمد) کہا کہ: احمدی اگر ظلم سے باز نہ آئے تو ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ وغیرہ

اس کے جواب میں میاں محمود احمد نے ایک ٹریکٹ چوورقہ شائع کیا ہے اور ہمارے پاس بغرض اشاعت بھی بھیجا ہے جو صاحب اسے دیکھنا چاہیں وہ قادیان کے دفتر امور عامہ سے منگا لیں۔

ہم تو اس نزاع سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی اپنے دعوی میں سچے نہ تھے کیونکہ انہوں نے کہا تھا میرے زمانہ میں سارے کفریہ مذاہب مٹ کر ایک مذہب (اسلام) ہو جائے گا (چشمہ معرفت)۔

بجائے اس کے ہم دیکھتے ہیں خود قادیان میں اور قریب قادیان میں غیر اسلام مذاہب بکثرت ہیں بلکہ احمدیوں کو دھمکیاں دیتے ہیں۔

این چه بو العجبی ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۸)

ڈیرہ غازی خان میں مباحثہ مرزائیہ

بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء ڈیرہ غازی خان میں جماعت اہل حدیث اور امت مرزائیہ کے مابین مسئلہ صداقت مرزا پر ایک زبردست مناظرہ ہوا الحمدللہ کی حق کو نمایاں فتح ہوئی اور باطل مغلوب ہوا۔ عوام پر اس مناظرے کا اثر بہت اچھا ہوا اور لوگ مرزائیت سے متنفر ہو گئے۔ راقم: ابوخالد مبلغ از ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفع افتراء

الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۴ء میں انجمن تبلیغ الاسلام کلکتہ کا فرار تحریر کیا گیا ہے ، یہ بات بالکل سفید جھوٹ ہے۔ نہ انجمن نے مناظرہ سے گریز کیا نہ مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری نے انکار کیا بلکہ خود مولوی سلیم (مرزائی) کلکتہ میں آکر ہماری گرفت میں پھنس گیا۔ راقم: سکرٹری تبلیغ الاسلام کلکتہ جیت پور سراج بلڈنگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۱۴)

مالیخولیائی نبوت

انّك لعلی خلق عظیم کی بدترین مثال

حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت ہماری تحقیق یہ ہے کہ آپ مراقی انسان تھے جس کا ثبوت ہم نے کئی طرح پیش کیا ہے یہاں تک کہ مرزائی حضرات کو بھی سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ چنانچہ ان کی خاموشی نے ہمارے عندیہ کو اور بھی واضح کر دیا آج ہم ایک جدید طرز سے مرزا صاحب قادیانی کی مراقیت اور ماؤف الدماغی کو طشت از بام کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

زناکاروں اور بدکاروں کی اولاد حرام زادوں کے علاوہ تمام مسلمان مجھے قبول کرتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۴۷)

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:

جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہیں کرتا۔ (انوار الاسلام۔ ص ۳۰)

دوسری کروٹ یوں لیتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں
(نجم الہدی۔ص ۱۰)

حضرات علماء کرام کی خاطر مدارات ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویاں ، یہودی خصلتو، ظالم مولویو! تم نے بے ایمانی کا پیالہ پی لیا۔(انجام آتھم۔ص ۲۱)

تم کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہو۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

ذلت کے سیاہ داغ تمہار منحوس چہروں کو بندروں اورسوروں کی طرح کردیں گے۔(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

بے ایما نو نیم عیسائے دجال کے ہمراہیوں اسلام کے دشمنو۔

(اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ۵)

ناظرین کرام! دنیا بھر کے انبیاء کرام کے مظہر۔ صحیح عکس اور مثیل کی مندرجہ بالا عبارت نظر کے سامنے رکھیں اور مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں آپ کا موازنہ کر کے نتیجہ نکالیں کہ آیا آپ (مرزا) مسیح مہدی نبی رسول محدث ابن اللہ مظہر خدا ثابت ہوتے ہیں یا پاگل مجنون مخبوط الحواس اور مراقی۔ پس

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قرآن کریم میں وارد ہے

لا تسبّوا الذ ین ید عو ن من دو ن اللہ فیسبّو ا اللہ عدواً بغیر علم ۔(یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو کیونکہ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ محض لاعلمی کے باعث تمہارے خدا کو ہدف دشنام بنالیں گے)۔

پھر فرمایا:

قل لّعبا دی یقو لوا الّتی ھی احسن انّ الشّیطا ن ینز ع بینھم انّ ا لشّیطا ن کا ن للا نسا ن عدوا مبینا (الاسراء:۵۴) یعنی اے محمد ﷺ میرے بندوں کو کہہ دے کہ بات بہت اچھی کیا کریں سخت کلامی نہ کریں اسطرح شیطان ان میں عداوت ڈلوادے گا بے شک شیطان انسان کا ظاہر دشمن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں ہے:

لیس المو من با ا لطعا ن و لا با العان و لا الفا حش و لا لبذی. یعنی طعن کرنے والا اور لعنت کرنے والا گالی دینے والا اور زبان درازی کرنے والا مومن نہیں۔

پھر فرمایا: اکمل المو منین ایما ناً ا حسنهم خلقاً (یعنی مسلمانوں میں کامل الایمان وہی ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے اخلاق کریمہ خود دکھلائے (چشمہ مسیحی ص ۹)

پھر بڑے زور سے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔ (اربعین نمبر ۳)

پھر مرزا صاحب قادیانی نے یوں لکھا ہے کہ:

تجربہ شہادت دیتا ہے کہ بدزبان انسان کا انجام اچھا نہیں ہوتا پس اپنی زبان کی چھری سے بدتر کوئی چھری نہیں (چشمہ معرفت۔ ص ۱۵)

محترم ناظرین مندرجہ بالا آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال مرزا سے معلوم ہوا کہ بدخلق انسان ایمان دار بلکہ شریف بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ غیر شریف۔ گم کردہ راہ، گمراہی اور ضلالت کے تاریک گڑھے میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ کوئی شخص جو صحیح الدماغ ایمان دار شریف اور مومن ہو وہ بدزبان اور بدخلق نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ راہ راست کی حمایت کرنا صراط مستقیم پر گامزن صحیح الدماغ اور شریف انسان اس واسطے بدخلق نہیں ہوتا کہ وہ اپنی صحیح الدماغی کے باعث احکام قرآنیہ و احادیثیہ کو سمجھنے کی استعداد رکھتا ہے برخلاف ازیں جو شخص بدزبان اور بدخلق ہو وہ قطع نظر اس کے کہ نبی اور رسول ہو سکے صحیح معنوں میں مسلمان بلکہ صحیح الدماغ کہلانے کا مستحق بھی نہیں۔ طب کی کتابوں میں یہ امر بڑی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ مخبوط الحواس انسان بدخلق زشت خو اور بدزبان ہوتا ہے۔ صرف چند شہادات ملاحظہ ہوں

۱۔ مریض بغایت ترش رو و بدخلق باشد (اکسیر اعظم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مریض کے مزاج میں غصہ اور اخلاق میں درندگی ہوتی ہے (شرح اسباب)
۳۔ مریض ترش رو ہوتا ہے اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں (طب اکبر)
۴۔ مریض ترش روئی اختیار کر لیتا ہے (میزان الطب)

مرزائی دوستو! تم کب تک اپنی ہٹ پر قائم رہو گے یاد رکھو ایک روز تم اس احکم الحاکمین کے روبرو پیش ہونے والے ہو جو بذات الصدور ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور جس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ اگر پھر تم

اقرأ كتابك كفى بنفسك

کا نعرہ سن کر پشیمانی ظاہر کرو گے تو یہی عرض کیا جائے گا

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیمان کا پشیماں ہونا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۳۴ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۲ ص ۷-۸)

مرزا کے اضغاث احلام ازالہ اوہام

جناب مولوی محمد علیؒ تارکش جے پور سے لکھتے ہیں کہ ازالہ اوہام دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خیالات پریشان کا مجموعہ ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ابن مریم و دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی اصل کیفیت و ماہیت کماحقہ ظاہر نہیں ہوئی۔ (معاذ اللہ) بلکہ قوائے انسانی کے ذریعہ سے جہاں تک ممکن تھا، اجمالی طور پر آپ کو سمجھایا گیا مگر آپ (مرزا) پر تمام کیفیت من وعن منجلی ہوگئی۔ گویا مرزا صاحب نبیؐ کی ذات گرامی سے بھی بالاتر ہیں کہ جن نکات کے سمجھنے سے آپؐ عاجز رہے وہ مرزا کو بلا کسی اشکال کے کماحقہ سمجھ آجائیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ پر ابن مریمؑ اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی۔ اور نہ دجال کے ستر باع گدھے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل کیفیت کھلی۔ اور یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہے اور نہ ”دابۃ الارض“ کی ماہیت ”کما ھی“ ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم، بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے، اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۶۱۱)۔

مرزا صاحب قادیانی نے یہ احتمالاً لکھا ہے تاکہ تاویل کی گنجائش باقی رہے ورنہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر پورا حملہ کیا ہے کہ حضور ﷺ کے قوائے انسانی اتنے ضعیف رکھے جائیں کہ صرف فقدان مثال کی وجہ سے مذکورہ امور سمجھ میں نہ آویں اور نہ وحی الٰہی اس کو حل کر سکے۔ مگر مرزا جی کی ہستی اکمل عقدہ لاینحل کو ایک ادنی التفات کے ساتھ سمجھ کر اپنے اقوال متضادہ کے ساتھ اس کی تشریح فرما دیں۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے:

”اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں ہوا تھا اور جب بیان کی گئی تو اسلام پر کچھ کامل نہیں ہوا“۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۴۰)

اور پھر اسی کتاب میں مرزا صاحب قادیانی اس کے الٹ لکھتے ہیں:

”ایسی متواتر پیش گوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام عالم اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوئی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۵۷۷)

اور اپنے دعویٰ مسیحیت کے متعلق مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''واضح ہو کہ یہ بات نہایت صاف اور روشن ہے کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے وہ لوگ ہر ایک خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں۔ اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوت ایمانی کے مستحق ٹھہر گئے'' (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۷۹)

اور یہ کہ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں''۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۸۵)۔ اور ''الہام جعلناك المسيح ابن مريم ہم نے تجھے ابن مریم بنایا''۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ و ۶۷۴) اور ''اس امت میں سے ایک کو مسیح ابن مریم بنا کر بھیجا'' (ازالہ اوہام صفحہ ۷۰۰)

مذکورہ بالا عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی مسیحیت اور اس کے دلائل بیان کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا کر نہیں رکھا بلکہ اپنی امکانی کوشش صرف کر دی ہے۔ مگر سچ ہے: دروغ گورا حافظہ نہ باشد،

بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص مدمقابل بن کر آپ کے اس خیال خام و تصور ناتمام کی تردید کرے، بے چارے خود ہی اپنی بیخ کنی اس طرح کرتے ہیں:

''اے برادران دین! علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں۔ اس عاجز نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو کہ کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں''۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۱)

یعنی مرزا صاحب نے مسیح ابن مریم بننے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ کھلے الفاظ میں ان کے مسیح جاننے اور ماننے والے کو مفتری، کذاب، کم فہم سے تعبیر کیا ہے۔ واقعی ہم بھی مرزا صاحب کے اس قول کی داد دیتے ہیں لیکن دریافت طلب یہ امر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا ملہم مذکورہ بالا صفات میں سے کونسی صفت کے ساتھ متصف ہے جس نے مرزا موصوف پر اتنا ظلم ڈھایا کہ ''جعلناک المسیح ابن مریم'' کا الہام مرزا صاحب قادیانی کے قلب میں پھونک دیا کہ جس کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب کو اور اس کے معتقدین کو مفتری و کذاب وغیرہ بننا پڑا''۔

دجال کے بارے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

دجالیت حقیقت میں یہودیوں ہی کا ورثہ ہے اور ان سے نصاریٰ کو پہنچا اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو کذاب ہو اور زمین کو نجس کرے اور حق کے ساتھ باطل کو ملا دے۔ سو یہ صفت حضرت مسیح کے وقت میں یہودیوں میں کمال درجہ پر تھی۔ پھر نصاریٰ نے ان سے لے لی۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۴۷)۔

آگے چل کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتی دیکھتے ہو۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۷)۔

مگر افسوس ہے کہ مرزا غلام احمد خود اس خر دجال پر بطیب خاطر سوار ہوتے رہے۔

قرآن وحدیث کا مقابلہ کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

اب رہیں حدیثیں، سو سب سے اول یہ بات سوچنے کے لائق ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ پر حدیثوں کی کیا قدرومنزلت ہے۔ (ازالہ اوہام' صفحہ ۵۲۸)

اور ذرا آگے چل کر مرزا صاحب لکھتے ہیں

اور ظاہر ہے کہ ہم مسلمانوں کے پاس وہ نص جو اول درجہ پر قطعی اور یقینی ہے قرآن ہے۔ احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں "والظن لا یغنی من الحق شیئا۔ (ازالہ اوہام' صفحہ ۶۵۴)

اور اس کے خلاف اسی کتاب میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

اب سمجھنا چاہیے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل واتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادت وغیرہ کا مفصل مبسوط طور پر احادیث سے ہی ہم نے لیا ہے۔ اور اگر احادیث کو ہم بکلی "ساقط الاعتبار" سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا مشکل ہو جائے گا کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمان ذوالنورینؓ اور جناب علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام اور امیر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے۔ صرف فرضی نام نہ تھے کیونکہ قرآن کریم میں ان میں سے کسی کا نام نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۵۵۷)

لفظ "توفی" پر بحث کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

"بعض چالاکی سے قرآن شریف کے کھلے کھلے ثبوت پر پردہ ڈالنا چاہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ''توفی'' کا لفظ لغت کی کتابوں میں کئی معنوں میں آیا ہے حالانکہ اپنے دلوں میں خوب جانتے ہیں کہ جن لفظوں کو قرآن شریف اصطلاحی طور پر بعض معنی کے لیے خاص کر لیتا ہے اور اپنے متواتر بیان سے بخوبی سمجھا دیتا ہے کہ فلاں معنی کے لیے اس نے فلاں لفظ خاص کر رکھا ہے۔ اس معنی سے اس لفظ کو صرف اس خیال سے پھیرنا کہ کسی لغت کی کتاب میں اس کے اور بھی معنی آئے ہیں صریح الحاد ہے۔ مثلاً کتب لغت میں اندھیری رات کا نام کافر ہے مگر قرآن شریف میں کافر کا لفظ صرف کافر دین یا کافر نعمت پر بولا گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کفر کا لفظ الفاظ مروجہ فرقان سے پھیر کر اندھیری رات اس سے مراد لے اور یہ ثبوت دے کہ لغت کی کتابوں میں یہ معنی بھی لکھتے ہیں تو سچ کہو کہ اس کا یہ ملحدانہ طریق ہے یا نہیں''۔ (ازالہ اوہام' صفحہ ۴۶۶)

اور پھر خود اپنے ہی بیان کردہ اصول کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگر یہ کہو کہ معجزہ کے طور پر مردے زندہ ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقی موت نہیں ہوگی۔ بلکہ غشی یا نیند وغیرہ کی قسم سے ہوگی۔ کیونکہ ''مات'' کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں۔ دیکھو قاموس۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۰)۔

اور قصہ غدیر وغیرہ جو قرآن کریم میں ہے اس بات کے مخالف نہیں کیونکہ لغت میں موت بمعنی نوم اور غشی میں بھی آیا ہے۔ (ازالہ اوہام' صفحہ ۶۶۶)

(محمد علی صاحب کہتے ہیں) اب انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے شیدایان مرزا خود ہی انصاف کریں کہ مذکورہ بالا عبارات سے کون ملحد و بے دین ثابت ہو رہا ہے کہ ایک اصطلاح قرآنی ہی نہیں بلکہ اصطلاح عوام کے خلاف بار بار فرمایا جا رہا ہے قاموس دیکھو۔ ہاں ہم قاموس دیکھتے ہیں آپ بھی اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' کا صفحہ ۴۶۶ دیکھیں تاکہ آپ کی یاد از سرنو تازہ ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون' ۱۹۳۴ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۲ صفحہ ۸-۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دربارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۱

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں سے گذارش ہے کہ خاکسار راقم کے اشکال مندرجہ ذیل کی نسبت اپنی بیش قیمت آراء کا اظہار کر کے مشکور فرماویں کہ ان اقوال میں کس قدر راستی کی جھلک ہے خصوصاً مولوی غلام مصطفیٰ بدوملہی سے جنھوں نے ایک دفعہ فدوی کی طرف نظر عنایت کی تھی مگر بعد ازاں ایسے سوئے کہ گویا....اور جس پرچہ میں اس کا اندراج ہو، اگر مفت نہیں تو قیمتاً ہی خاکسار کو بھیجا جاوے۔

قولہ فی الالہام نمبر۱

جو فریق جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے پندرہ مہینہ میں ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

مرزا صاحب ہاویہ کے معنی دوزخ کے نہیں لیتے، بلکہ فرماتے ہیں کہ اس سے پریشانی مراد ہے جس میں آتھم مبتلا ہوا۔ اگرچہ آتھم صاحب کی پریشانی اس کے سفر کرنے سے ظاہر ہوتی ہے مگر مرزا صاحب کی پریشانی بھی کم نہ تھی اس لئے کہ ان کو یہ خوف لگا ہوا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی صحیح نہ نکلی تو عمر بھر کا بنا بنایا کام بگڑ جائے گا اور ذلت کی تو انتہاء نہیں کیونکہ خود ان کا اقرار ہے (منہ کالا کیا جائے وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ غیور طبیعتوں کو جان سے زیادہ عزت ریزی کا خوف ہوتا ہے خصوصاً ایسے موقع میں کہ ایک طرف تمام پادری نظر لگائے ہوئے ہیں اور دوسری طرف تمام مسلمان ہمہ تن چشم و گوش ہیں کہ دیکھئے اس پیش گوئی کا کیا حشر ہوتا ہے پھر خوف صرف ذلت ہی کا نہیں بلکہ جان کا خوف اسی الہام کے ایک گوشے میں دکھائی دے رہا ہے کیونکہ پھانسی کا دستاویزی اقرار خصم کے ہاتھ میں موجود ہے۔ ہر چند مرزا صاحب اس موقع پر اپنا اطمینان بیان کریں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیش گوئی کا وجود نہیں ہوا تو سرے سے اس کے الہام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے میں شک پڑ گیا اور بغیر الہام کے ایسے موقعوں میں اطمینانی حالت نصیب نہیں ہوسکتی۔ رہا جھگڑا شرط کا سو اگر اس سے توقع کامیابی کی رکھی بھی جاوے تو ایک ضعیف احتمال ہے جس پر وثوق نہیں ہوسکتا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جہاں احتمال ضرر جانی اور بے عزتی ہو تو فکر غالب ہوجایا کرتی ہے۔ چہ جائے کہ احتمال ضرر ہی غالب ہو۔ غرض ان تمام قرائن سے عقل گواہی دیتی ہے کہ جس مدت میں آتھم صاحب پریشان رہے مرزا صاحب بھی بمقتضائے الحرب سجال، کے پریشانی باطن میں کم نہ تھے اور لفظ ہاویہ دونوں پر منطبق ہے۔

قولہ فی الالہام نمبر ۲:

اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

اس کا ظہور مرزا صاحب ہی کی تحریر سے ہوگیا اور یہ فقرہ تو خاص مرزا صاحب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ فریق مخالف اپنے کو کامیاب سمجھ رہا ہے اور خوش ہے اور مرزا صاحب کو ضرورت محسوس ہوئی کہ فریق ثانی کو گالیاں دیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ عقلی معجزات اکثر الٹ بھی جاتے ہیں چنانچہ مسیلمہ کذاب کے معجزوں میں یہ بات ثابت ہے کہ اس نے کسی کی آنکھ میں آشوب دفع ہونے کی غرض سے آب دہن لگایا اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ شخص اندھا ہی ہوگیا۔ علاوہ ازیں بہت نظائر ہیں کہ عقلی معجزات کا اثر منعکس ہوجاتا ہے۔

قولہ فی الالہام نمبر ۳

جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ہوگی۔

اگرچہ مرزا صاحب قادیانی اس وقت توحید کی جانب ہیں مگر چونکہ اس سے صرف اپنی عیسویت کا اثبات ہے اس جہت سے باطل ان پر محیط اور شامل ہوگیا جیسا کہ حضرت علیؓ نے خوارج کے استدلال کے جواب میں فرمایا تھا کہ کلمة حق ارید بها الباطل پھر جب مشاہدے سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی کمال درجے کی ذلت ہوئی جس کا اظہار خود فرماتے ہیں تو بحسب قیاس ان کا سچ پر ہونا بھی باطل ہوگیا کیونکہ اگر سچ پر ہوتے تو اس الہام کے مطابق عزت ہوتی۔ ادنی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تامل سے ناظرین پر منکشف ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حق پر نہ ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہے۔

قولہ فی الالہام نمبر۴

اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

پیش گوئی کا صدق ۱۵ مہینہ کے گذرنے پر منحصر تھا۔ پس مشاہدے سے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں گواہوں سے اس کا کذب ظاہر ہوگیا۔ پس ظہور پیش گوئی کے وقت بے شک بعض اندھے جن پر پورا حال مرزا صاحب کا منکشف نہیں ہوا تھا اور ان کی طرف کھسکتے جارہے تھے ضرور سوجاکھے ہوگئے اور حق کی راہ چلنے اور حق باتیں سننے لگے کیونکہ حق پسند طبیعتوں کا خاصہ ہے کہ جب ایسی کھلی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو حق کی جانب حرکت کرتے ہیں چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کی وجہ سے بعض مرید برگشتہ ہوگئے، یعنی اندھے سوجاکھے ہوگئے۔

قولہ فی الالہام نمبر۵

اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔

ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایسا ہی کیا کہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ یہ الہام کس غرض سے بنایا گیا تھا اور انجام کس حسن وخوبی سے ہوا۔

اس کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر بقول مرزا صاحب اس الہام کو آسمانی بھی فرض کرلیں تو بھی اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی فضیلت اور حقانیت ثابت نہیں ہوسکتی۔

مرزائی دوستو! گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۳ ص ۵،۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کن بات

چوہدری خدا بخش مرزائی سکنہ میانوالی مہاراں، نارووال کو چیلنج مباہلہ

جناب غلام احمد اہل حدیث سکنہ میاں والی مہاراں لکھتے ہیں:

ناظرین! خاکسار کا مکمل ایمان ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر تمام قسم کی نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اگر آپ کے بعد کوئی شخص پیدا ہو کر دعوے نبوت کرے تو وہ بقول حضرت محمد ﷺ کے کذابون ثلاثون میں شمار کیا جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کو اللہ عز وجل نے مکمل شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اب کسی نئے نبی کے آنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

آج زمانہ حال میں جن صاحبان نے دعوی نبوت کیا ہے یہ محض پیٹ پرستی کے لئے ایک بہانہ بنائے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے لا نبی بعدی اگر اس حدیث کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی صحیح ہے تو پھر قرآن مجید نے ایک کسوٹی مقرر کی ہوئی ہے فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ۔ اس کسوٹی پر پرکھنا اللہ تعالی کا قانون ہے کہ کیا مرزا غلام احمد اپنے دعوی نبوت میں صادق ہیں یا کاذب۔

اب میں چوہدری خدا بخش مرزائی کو اعلانیہ چیلنج دیتا ہوں کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا نبی و رسول مانتے ہو تو میرے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے صدق و کذب پر بذات خود مباہلہ کر لیں تاکہ خلق خدا آئے دن کے جھگڑوں سے سبک دوش ہو کر سیدھا راستہ اختیار کرے لیکن میدان مباہلہ میں آنے سے پہلے یہ تحریر کر لیا جائے گا کہ اگر فریقین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی شخص زہر دے کر ہلاک کر دیا جائے یا قتل کر دیا جائے تو یہ کوئی سچائی کی دلیل نہ مانی جائے گی۔

اگر آپ خلیفہ صاحب قادیانی کی طرح یہ شرط لگائیں کہ ہر فریق کے ساتھ ہزار ہزار یا پانچ پانچ سو اشخاص کی تعداد ہونی چاہیے تو میں اس بات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔

ہاں ایک اور بات ہے جو میں ابھی بیان کئے دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ کا ارادہ ہو کہ اشتہار بازی کرتے ہی ایک سال یا دو سال گذار دیئے جائیں تو میں اس بات کو بھی منظور نہیں کرونگا کیونکہ میں زیادہ اشتہار بازی کا شائق نہیں ہوں۔ میرا تو صرف یہی اعلان ہے کہ:

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین

پس خواہش کرو موت کی اگر تم سچے ہو۔ چوہدری خدا بخش یہ بات یاد رکھیں کہ کسی کی اجازت کی یہاں ضرورت نہیں اگر آپ چاہیں کہ ہم میاں صاحب محمود کی اجازت سے مباہلہ کریں گے تو یہ بزدلی سمجھی جائے گی۔ سچائی ہمارے پاس ہے کیونکہ ہمارے دل میں یہ یقین کامل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں کسی قسم کی غلطی نہیں آپ کی نبوت ہر پہلو میں مکمل ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیں مباہلہ کرنے کے لئے کسی کی اجازت لینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اگر ہمت ہے سچائی ہے تو مباہلہ کرنے کو تیار ہو جاؤ پس فیصلہ کے بعد خلق خدا خود معلوم کر لے کہ فریقین میں سے کون سا فریق راستی پر ہے اور یہ بھی تحریر کر لیا جائے گا کہ فریقین میں سے جو فریق بھی غلطی پر ہو خدا اسے بعارضہ ہیضہ یا پلیگ ہلاک کرے۔

المشتہر: غلام احمد اہل حدیث

سکنہ میاں والی مہاراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ بدوملہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۳ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت

جناب مولوی محمد مہرالدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

قرآن وحدیث واجماع وغیرہ سے ثابت ہے کہ مدعی کچھ بھی دعوی کرے اس سے گواہ طلب کئے جائیں یہ امر ہمارے دعوی پر گواہ صادق ہے کہ کسی مدعی پر حسن ظن نہ کیا جائے۔ پھر جب خود دعوی اس قسم کا ہو کہ سرے سے دین ہی اس کو قبول نہیں کرتا تو حسن ظن وہاں کیونکر درست ہوگا اس قسم کے دعووں پر نہ گواہ طلب کرنے کی حاجت ہے نہ ان کی گواہی قبول کی ہوسکتی ہے۔ ان دعووں کیسی ہی ملمع سازیاں کی جائیں۔ بدگمانی واجب ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں الحزم سوء الظن جس کا مضمون شیخ سعدیؒ نے یوں لکھا ہے

نگہدارد آں شوخ در کیسہ در
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

اہل ایمان جانتے ہیں کہ ایمان کیسا در بے بہا ہے۔ جب ایک پتھر کی حفاظت کے واسطے عقل عام بدظنی پر آمادہ کر دیتی ہے تو اس گوہر بے بہا کی حفاظت کے لئے کس قدر بدگمانی کی ضرورت ہے ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ ایمان ایک پتھر کے برابر بھی نہیں سمجھا گیا۔

دین میں بہتر فرقے جو ہوگئے جن کا ناری ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے سب کا وجود بقا اسی حسن ظن ہی کی بدولت ہوا۔ اگر کسی بانیء مذہب پر حسن ظن نہ کیا جاتا تو نہ اوروں کے حوصلے بڑھتے نہ کسی کا خیال اس طرف متوجہ ہوتا۔ دیکھئے یہ حدیث صحیح مسلم شریف میں موجود ہے (ترجمہ)

فرمایا نبی ﷺ کہ قریب ہے کہ شر وفساد ہوں گے سو یاد رکھو کہ جو کوئی اس امت کی اجتماعی حالت میں تفرقہ ڈالنا چاہے اس کو تلوار سے کاٹ ڈالو۔

کیا اچھا ہوتا کہ اس اگلے زمانے کے لوگ تفرقہ اندازوں پر حسن ظن نہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جس طرح اس حدیث شریف نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے عمل پیرا ہوتے تو ان مذاہب باطلہ کا کوئی نام لینے والا ہی نہ رہتا۔

مرزائی دوستو! بے موقع حسن ظن نے اسلام میں بڑی بڑی رخنہ اندازیاں کیں مگر افسوس کہ آپ لوگ کیوں عقل سلیم سے کام نہیں لیتے

فتوحات اسلامیہ میں لکھا ہے کہ ۱۰۷۲ھ میں ایک یہودی نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تھا اور ایک مسلمان نے مہدویت کا دعوی کیا تھا۔ چونکہ یہود کی کتابوں میں ہے کہ موسی نے خبر دی ہے کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جو خاتم الانبیاء ہیں۔ اوران کے اسلاف نے عیسی اور ہمارے نبی ﷺ کو نہ مانا اس لئے وہ اس نبی کے منتظر ہیں۔ اس یہودی کو دعوی عیسویت میں یہ پیش نظر تھا کہ یہودی نبی معہود سمجھ جائیں اور مسلمان مسیح موعود۔ چنانچہ مسلمانوں کو یہ سمجھایا کہ آنے والے عیسی آخر بنی اسرائیلی ہیں اور میں بھی بنیا سرائیلی ہوں اور اب تک کسی کا دعوی عیسویت ثابت نہ ہوا اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ میں عیسی موعود ہوں۔ اس لئے میرا دعوی قابل تسلیم ہے۔ اور یہود سے کہا کہ آخر ایک نبی کا آنا مسلّم اور ضروری ہے جس کی خبر موسی نے دی تھی اور مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے اور معجزات بھی مجھے دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ بعض امور ما فوق العادت از قسم طلسمات وغیرہ خوارق عادات ظاہر کرتا تھا اور نہایت وجیہہ اور فصیح ہونے کی وجہ سے دور دور سے لوگ اس کے پاس آتے اور اسکی پرزور تقریریں ان پر جادو کا کام کرتیں چنانچہ ایک مجمع کثیر معتقدوں کا اس کے ساتھ ہو گیا۔ جب اس نے قسطنطنیہ جانا چاہا تو فتنہ کے خوف سے صدر اعظم نے اس کے گرفتار کرنے کا حکم دیا چنانچہ جہاز ہی میں اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر معتقدین کی یہ حالت تھی کہ جوق در جوق آتے اور نذرانے دے دے کر قید خانے میں اسکی پابوسی کے لئے اجازت حاصل کرتے۔ خلیفۃ المسلمین سلطان محمد نے اپنے روبرو اس کو بلوا کر کچھ پوچھا جس کا جواب ٹوٹی پھوٹی ترکی زبان میں دیا بادشاہ نے کہا مسیح وقت کو اتنا تو چاہیے کہ ہر زبان میں فصیح گفتگو کرے۔ پھر پوچھا بھلا کچھ عجائب وخوارق بھی تجھ سے صادر ہوتے ہیں کہا کبھی کبھی۔ کہا تیری مسیحائی میں آزمانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتار لو۔ دیکھیں بندوق اس پر اثر کرتی ہے یا نہیں۔ اگر سچا مسیح ہے تو اس کو کچھ نہ ہوگا۔ یہ سنتے ہی جھجک گیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمال عجز سے عرض کی کہ میرے خوارق عادات میں یہ قوت نہیں کہ گولی کے وار سے مجھے بچا سکیں ۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ جب دیکھا کہ نجات کی کوئی صورت نہیں اور مسیحائی نے جواب دے دیا تو بادشاہوں کے قدموں پر گر کر توبہ کی اور اسلام کی حقانیت کا اقرار کر کے صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔ چنانچہ اس بزرگوار کے اسلام کا یہ اثر ہوا کہ صدہا یہود اس کی مدلل تقریروں سے مشرف باسلام ہوئے۔

اب مہدی کا حال سنیئے ۔ وہ بھی قسمت کے مارے گرفتار ہو کر اسی بادشاہ کے باش آئے۔ بادشاہ نے اسی قسم کے سوالات کئے جواب سے عاجز تو ہوا مگر توبہ کی توفیق نہ ہوئی ۔ سعادت وشقاوت خدا کے ہاتھ ہے ۔ یہودی کے حق میں تو دعوی عیسویت باعث نجات ہو اور مسلمان کے لئے دعوی مہدویت باعث ہلاکت ۔ خدا کی قدرت ہے ۔ اس واقعہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بڑا ہوشیار شخص تھا اس نے یہ سوچا کہ بتواتر ثابت ہے کہ امام مہدی صاحب حکومت وفوج ہوں گے اور عیسی علیہ السلام دجال کے قتل کے واسطے آئیں گے اور چونکہ وہ بنی اسرائیل سے ہیں اس مناسبت سے یہودی کا مسیح ہونا موزوں ہے ۔ اگر داؤ چل گیا تو سلطنت اپنی ہے ۔ یہودی کو اس وقت نکال دینا کون سی بڑی بات ہے ۔ غرضیکہ احادیث کے لحاظ سے اس مہدی کو مسیح جعلی کی تلاش کی ضرورت ہوئی تا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر آپ مہدی ہیں تو مسیح کہاں؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ جھگڑا ہی مٹا دیا۔ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود بھی میں ہوں اور مہدی معہود بھی میں ہی ہوں اور جو احادیث سے اور اجماع سے ثابت ہے کہ مسیح اور ہیں اور مہدی اور سو وہ قابل اعتبار نہیں۔

اب اہل انصاف غور کر سکتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین کی بدگمانی مسلمانوں کے حق میں مفید ثابت ہوئی یا معتقدین کا حسن ظن ۔ اسی ترازو پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات کا موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

مرزائی مترو! طمع نفسانی کو چھوڑ کر تنہائی کے گوشہ میں بیٹھ کر تھوڑا سا ہی غور کرو، تو معلوم ہو جائے گا: طمع را سہ حرف اندو ہر سہ تہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۴ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی اللہ دتا جالندھری کی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم امت مرزائیہ میں سچا اور پکا احمدی مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو کو جانتے ہیں کیونکہ موصوف اخفاء حق اور اظہار باطل بلکہ دجل و فریب وغیرہ میں حضرت امام مرزائیہ (مرزا غلام احمد صاحب) کے پورے پیرو ہیں۔ جہاں تک ہمارا ان لوگوں سے واسطہ پڑا ہے ہم نے اپنے تجربہ میں اللہ دتا صاحب جالندھری صاحب جیسا پکا احمدی (بایں معنی) نہیں پایا اسی لئے آج ہم مجبور ہیں کہ ان کو لقب، پکا احمدی، سے یاد کریں۔

جماعت مرزائیہ خاص کر قادیانیہ کی نسبت خدا ہی جانتا ہے کہ ان لوگوں کا مقصد کیا ہے۔ کیوں یہ لوگ ایک بت کی پوجا کرانے میں دن رات مشغول رہتے ہیں۔ آج ہندوستان کے بت پرست تو بت پرستی سے نفرت کرتے جاتے ہیں، مگر قادیان کے بت پرست اپنے بت کو ہر روز، بلکہ ہر آن، مرمت بلکہ مزین کر کے دنیا کو اس کی پوجا کی دعوت دیتے ہیں۔

بھائی میاں! جس بت کو بت شکن نے توڑ دیا ہو، اسے تم کیا کھڑا کرو گے

و لن یصلح العطار ما افسد الدھر

مولوی اللہ دتا جالندھری صاحب کا طویل مضمون الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۴ء میں نکلا ہے جس میں آپ نے قادیانی بت (مرزا متوفی) کے آخری فیصلہ کو خوب بگاڑا ہے۔ کچھ حرج نہیں ان سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جن کی بابت ارشاد ہوا:

و ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلاً

سیدھا راستہ دیکھ کر اسے قبول نہ کرتے تھے

مضمون کی تمہید میں بڑی دون کی لی ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کا سخت دشمن ہے، اس کو مٹانا چاہتا ہے مگر یہ اور ترقی کرتی ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنا واقعات سے چشم پوشی کرنا ہے اگر اپنی ترقی کا حال تم کو معلوم نہیں تو سنیئے ۔
مرزا غلام احمد متوفی تو کہتے رہے کہ میرے مرید چار لاکھ ہیں۔ مگر گذشتہ مردم شماری (۱۹۳۱ء) میں پنجاب کے اندر ۵۶ ہزار نکلے ۔ تخمیناً ۴ ہزار باہر کے بھی ملا لیں، تو کل ساٹھ ہزار ہوئے۔ کہو چار لاکھ میں کمی آئی کہ زیادتی ہوئی ۔ اور یہ ترقی ہے یا تنزل؟

اس کے برخلاف رسول قادیانی کی کامیابی کا حال بھی سن لیں۔ عیسائی قوم جن کو دنیا سے مٹانے کے لئے قادیانی مسیح موعود تشریف لائے تھے، روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ گذشتہ مردم شماری میں ساری قوموں سے زیادہ عیسائیوں کی ترقی ہے یعنی ۲۵ فی صدی بڑھ گئے ہیں ۔

تمہارے دوسرے رقیب جن کو زندہ در گور کرنے کا دعوی مرزا غلام احمد صاحب اخیر تک کرتے رہے، یعنی آریہ سماجی چند ہی سالوں میں ترقی کر کے اس دفعہ کی مردم شماری کے مطابق دس لاکھ نظر آتے ہیں ۔

کہو تمہارا نبی کامیاب ہوا یا ہم کامیاب ہوئے ؟

رہے تمہارے مراکز جیسا کہ تمہارے وفد نے وائسرائے سے کہہ کر ساری دنیا میں ہیں، ان کی حقیقت بھی ہم خوب جانتے ہیں اور تمہاری تبلیغ بھی ہم سے کبھی پوشیدہ نہیں جس کا ذکر پھر کبھی کرینگے۔ اس تمہید کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب پر آتے ہیں ۔

مولوی اللہ دتا جالندھری (پکے احمدی) نے ایک طول پر فضول تقریر کے بعد ...حرف مطلب یہ لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مولوی ثناء اللہ نے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو مباہلہ کے لئے بلایا تو اس کے جواب میں ۱۵۔ اپریل کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والا اشتہار دعا مباہلہ دیا اس لئے یہ دعا مباہلہ ہے ۔ اللہ دتا جالندھری صاحب کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں :

> مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجبوراً اس میدان میں قدم رکھنا چاہا اور اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں جماعت احمدیہ کو بدیں الفاظ مخاطب کیا:
> انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا (ص ۱۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے مولوی صاحب صاحب امرتسری کے اعلان ۲۹ مارچ کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اشتہار ۱۵۔ اپریل دعائے مباہلہ کی صورت میں شائع فرمایا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ۳)

بس یہ ہے اصل مرکز بحث ۔ یہی مضمون اللہ دتا جالندھری صاحب نے نومبر ۱۹۳۱ء میں بھی شائع کرایا تھا۔ حسب قواعد علم بلاغت اس مصلحت سے ہم نے اس مغالطہ کا جواب نہ دیا تھا کہ کسی روز بالمشافہ یہ بات کہیں گے تو ان کو اصلیت بتائی جائے گی۔ ابھی نہیں بتاتے تاکہ یہ لوگ قبل از وقت مطلع نہ ہو جائیں۔

چونکہ ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کی درمیانی شب امرتسر میں ہزارہا کے مجمع میں مولوی جلال الدین صاحب قادیانی نے بھی یہی کہا تھا، اور اس سے پہلے یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو لاہور کے جلسہ مناظرہ میں خادم گجراتی (قادیانی) نے بھی یہی عذر پیش کیا تھا، اس لئے آج ہم وہی جواب تحریر میں لاتے ہیں جو ان جلسوں میں اظہار کر چکے ہیں بحولہ و قوتہ

پس سنئیے ! یہ کہنا کہ میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء والے مضمون کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ والا مضمون شائع کیا تھا، غلط جھوٹ افتراء دجل اور بہتان ہے ۔ میں اس دعوی پر کوئی بیرونی شہادت پیش کرنا نہیں چاہتا، خود قادیانی پریس سے مرزائی تحریر دکھاتا ہوں۔ میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے جواب میں ایک مضمون اخبارات قادیان (الحکم اور بدر) میں چھپا تھا جو اصل الفاظ میں حسب ذیل ہے:

اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شک اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہے خدا سے مانگے لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جائے گی۔

(الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ، بدر قادیان ۔۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! اگر خدا پر ایمان ہے تو اسی کو حاضر ناضر جان کر کہو کہ اس مضمون کو اللہ دتا جالندھری صاحب کیوں کھا گئے؟

میں خود ہی بتائے دیتا ہوں کہ اس لئے وہ اس کو کھا گئے کہ یہ مضمون ان کے بلکہ جملہ امت مرزائیہ کے لئے زہر قاتل ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت ہوگا، جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور مولوی ثناء اللہ اس کو پڑھ لے گا۔ یہاں تک کہ ہم اس سے اس کتاب کے مضمون کا امتحان بھی لے لیں گے۔

بہت خوب! کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی۔ مجھے جون ۱۹۰۷ء تک نہ پہنچی، تو میں نے تقاضا کیا میرے تقاضے کا انکاری جواب ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے بدر میں چھپا تھا۔ میں نے بعد انکاری جواب کے کتاب مذکور بذریعہ ویلو منگا لی۔

احمدی ممبرو! اللہ سے ڈر کر مخلوق سے شرم کر کے جواب دو کہ جس صورت میں میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء والے مضمون کے مطابق مرزا صاحب قادیانی نے اس مباہلہ کو حقیقۃ الوحی کی اشاعت بلکہ اس کے امتحان کے بعد تک ملتوی کیا تھا تو اس کی اشاعت سے ایک مہینہ پہلے اور میرے پاس پہنچنے سے اڑھائی مہینے پہلے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو کیوں دعائے مباہلہ شائع کر دی۔

کیا نبیوں، ریفارمروں اور مصلحون کے وعدے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟

علاوہ اس کے قاعدہ ہے کہ ہر مضمون کے شروع میں تحریر مضمون کی وجہ بتائی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں یہ مضمون اس وجہ سے لکھتا ہوں۔ اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ملاحظہ فرمائیے کہ وجہ تحریر اشتہار یوں لکھی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود کذاب مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ...اس لئے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور آپ میں سچا فیصلہ فرمائے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ (غلام احمد قادیانی)

بتایئے اس بیان میں وجہ تحریر میری تکذیب وغیرہ لکھی ہے یا میری دعوت مباہلہ (۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء) لکھی ہے۔اس کے علاوہ سچے ہو تو آؤ سارے اشتہار میں مباہلہ کا لفظ ہی دکھا دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ ایک دن آنے والا ہے جس کی شان یہ ہے

یوم تبلی السرائر فما له من قوۃ ولا ناصر
قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہلحدیث ۶ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۵ ص ۷۔۸)

قادیانیوں کا مناظرہ سے فرار:

قادیانیوں سے مباحثہ کے لئے شرائط طے کرنے کے لئے کہا گیا مناظرہ کی تیاری بھی کی گئی۔ قادیان سے مولوی محمد سلیم کو بھی بلوایا گیا مگر قادیانی جماعت اپنی کمزوری محسوس کرتے ہوئے مناظرہ کی تاب نہ لاسکی اور دیدہ دانستہ گریز کر گئی۔ راقم: سکرٹری جمعیت اہل حدیث کلکتہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

بے حیا کون؟

وہی جو دانستہ جھوٹا دعویٰ کرے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے قادیانی دوستوں کی عادت ہے کہ ایک غلط بات کو اتنی بار کہتے ہیں کہ سننے والا یا تو اس کو سچ سمجھ لے، یا کم سے کم اس کے کذب میں متامل ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ جادو ان کا ناواقفوں پر چل جاتا ہے، واقف کار تو ان کی اس چال کو اس مصرعہ کا مصداق جانتے ہیں: من انداز قدت را مے شناسم

چنانچہ آج ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ عرصہ مدیدہ سے ان کی عادت ہے کہ جب ایک پہلو سے صاف چت گرتے ہیں تو نئی طرح ڈال کر کہتے ہیں، پھر آؤ تو مزہ دیکھو!

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی جب مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی پندرہ ماہی پیش گوئی کے مطابق نہ مرا، تو اس کو نئے دام میں پھنسانے کے لئے مرزا صاحب نے قسم کا بہانہ پیش کیا کہ آتھم قسم کھائے کہ میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی سے ڈرا نہیں۔ پھر اس کی موت کے لئے ایک سال کی مدت ہوگی۔

وہ خرانٹ جو سالہا سال تک مجسٹریٹ رہ چکا تھا ان کے دام میں کیسے آتا۔ اس نے کہا منہ سنوار کر چلتے بنو۔ ایک دفعہ جس کو پچھاڑ دیا پھر اس کو منہ لگانا اچھا نہیں۔

اس کے بعد جس کسی سے بھی از راہ معجزہ یا کرامت نمائی آپ مغلوب ہوئے جھٹ پیش کر دیا کہ موکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم سے آخری فیصلہ کا جو اعلان پندرہ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے کیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناءاللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے گا۔ اس کے اعلان کے مطابق آپ خود ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اب گوسالہ پرستوں کو وہی راگنی سوجھی کہ:

موکد بعذاب حلف اٹھاؤ پھر ایک سال تک دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

بہت عرصے تک ہم ان کی یہ لغو کہانی سنتے رہے۔ آخر بدیں خیال کہ کب تک ہم ان کو پروپیگنڈہ کا موقع دیں گے اسلئے ہم نے جواب دیا:

ہماری حیثیت منکر دعویٰ مرزا کی ہے۔ کسی نبی کے منکر کو انکار پر قسم دینی شرع میں ثابت نہیں اگر ہے تو کوئی آیت یا حدیث پیش کرو ہم حلف اٹھالیں گے

کیسا صاف راستہ اور کیسا صریح انصاف ہے مگر قادیانی اور حق پسندی؟

اس لئے نہ انہوں نے اپنے مطالبہ کا ثبوت پیش کیا، نہ اپنے دعویٰ کو ترک کیا۔ بعد انتظار بسیار قادیانی اخبار الفضل (۲۴ جون ۱۹۳۴ء) دیکھنے میں آیا جس میں اس خصوص پر ایک پکے احمدی مولوی اللہ دتا جالندھری کا مضمون دیکھا جس میں لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (اللہ دتا) نے مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ چیلنج منظور کر لیا ہے اور اللہ تعالی کے فضل سے اس مطالبہ کا ایسا زبردست اور ناقابل انکار ثبوت دیا جائے گا کہ مولوی صاحب کے لئے موکد بعذاب حلف کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ٦)

اس نوٹ کے پڑھنے سے ہمیں مسرت بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ مسرت یوں ہوئی کہ اچھا ہے روز کا ناواجب تقاضا ختم ہو جائے گا۔ حیرت اسلئے کہ قرآن وحدیث ہمارے سامنے ہیں، ہمیں تو ان میں یہ حکم نہیں ملتا کہ منکر نبوت کو حلف خاص کر موکد بعذاب حلف دیا کرو بلکہ کافر تو محض سادے سادے لفظوں میں کہا کرتے تھے:

لست مرسلاً (تو رسول نہیں ہے)

یہ نہ کہتے تھے کہ واللہ باللہ تو رسول نہیں ہے۔ نہ ان سے حلف کا مطالبہ ہوتا تھا۔ پھر ہم سے یہ مطالبہ کیوں ہوتا ہے۔

کیا قادیان میں کوئی نیا قرآن اترا ہے، یا نئی شریعت بن گئی ہے؟ اس لئے ہمیں اس پکے احمدی کے اس دعوی سے حیرت ہوئی۔

لیکن ہم بڑی بے قراری سے آیت یا حدیث دیکھنے کے شائق رہے یہاں تک کہ جب سارا اخبار پڑھ لیا اور ایک حرف بھی اس دعوی کے ثبوت پر نہ پایا تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

جس طرح قادیانی نبی نے براہین احمدیہ میں وعدہ ہی وعدہ رکھا دلیل ایک بھی بیان نہ کی (مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ حقانیت اسلام پر تین سو دلائل براہین احمدیہ میں بیان کئے جائیں گے) اسی طرح پکے احمدی نے محض لفاظی میں وقت ضائع کر کے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول اور کنکریاں ڈال دیں اس کے سوا کچھ بھی نہ کیا۔

نوٹ۔ ہم الفضل کے ناظرین سے خواہ وہ احمدی ہوں یا محمدی، اللہ جل شانہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ مولوی اللہ دتا جالندھری نے اس مضمون میں کس صفحہ اور کس کالم میں ثبوت دیا ہے۔ وہ عبارت نقل کر کے قلمی یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ کسی مطبوعہ اخبار کے بھیج دیں۔

چونکہ حق تو یہ ہے کہ جب تک مدعی اپنے دعوی کا ثبوت پیش نہ کرے نہ اس پر نقیض ہوتا ہے نہ معارضہ، اس لئے ہم ابھی خاموش ہیں مگر اس پکے احمدی کی علمی اور دیانتی کیفیت بتانے کو اس کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

آپ (مولوی ثناء اللہ) منکر نبوت کے لئے حلف موکد بعذاب کے عدم جواز کے مدعی ہیں اس کی دلیل پیش کرنا آپ پر واجب ہے۔

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ۷ کالم ۱)

محض تعصب اور گوسالہ پرستی کی حمایت میں علم و دیانت کے خلاف کہہ رہے ہو۔ ہمارا دعوی منکر کے حق میں قسم کے عدم جواز کا نہیں بلکہ از جانب شریعت عدم مطالبہ قسم کا ہے نہ سمجھے ہو تو ایک مثال میں سمجھ لو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیا کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس حدیث کے ماتحت ہم قادیانی گوسالہ پرستوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ:

مرزا غلام احمد صاحب کی قبر کھود کر دکھاؤ جس کو مٹی نے نقصان پہنچایا ہے یا نہیں، پہنچایا تو وہ حدیث مذکور کے تحت میں آجائیں گے۔

قادیانی اس کے جواب میں کہیں گے ایسا مطالبہ کرنے کا ثبوت شرع میں نہیں۔ اگر ثبوت ہے تو دکھاؤ، ہم قبر کھود کر زیارت کرا دیں گے۔

ہم اس جواب کی تائید کریں گے حالانکہ یہ مطالبہ ایک معنی سے حدیث پر متفرع ہے۔

اسی طرح ہم تمہارے مطالبہ کو از روئے شریعت اسلام غیر واجب العمل جانتے ہیں کیونکہ منکر نبوت سے مطالبہ حلف قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔

جب اس صورت میں ان کو کامیابی نظر نہیں آئی تو دوسری صورت سے آئے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ہم مولوی ثناء اللہ سے ان کے عقاید پر موکد بعذاب حلف مانگتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء۔ ص ۱۲ کالم ۲)

اس مطالبہ کا ثبوت بھی شرع میں دکھایئے کہ ایک منکر اسلام (عیسائی وغیرہ) اپنا اعتقاد ظاہر کرے تو مسلمان اسے حلف دے۔ یہ دعوی بھی ثبوت طلب اور محض بے بنیاد اور لغو ہے۔ اس امر کے متعلق قرآن و حدیث میں کوئی حکم نہیں۔ پھر جدید شرع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے والے تم کون؟

ناظرین کی آگاہی کے لئے گذشتہ واقعات یاد دلائے جاتے ہیں

۱۔ ایک دفعہ قادیان کے اسلامیہ جلسہ میں قسم کھا چکا ہوں جس کا اعتراف قادیانی اخبار الفضل ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ پر موجود ہے۔

۲۔ پھر اخبار اہل حدیث ۲۔اپریل ۱۹۲۶ء میں حلف اٹھا چکا ہوں۔

۳۔ پھر بذریعہ اشتہار کلاں جس کی سرخی ہے، خدا کی قسم، حلف اٹھا چکا ہوں۔

گوسالہ پرستوں نے جب دیکھا کہ یہ تو حلف اٹھا گیا اور مرا بھی نہیں تو ایک پخ نکالی کہ موکد بعذاب قسم کھاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ میں موکد بعذاب قسم کھانے سے بھی نہیں ڈرتا لیکن سنیئے! قادیانی نبی کی عادت تھی کہ جس کسی مخالف کے حق میں عذاب کی پیش گوئی کرتی اگر اسکو ذرہ سی بھی تکلیف پہنچتی جو عموماً ہر انسان کو پہنچ جاتی ہے تو آپ اس کو پیش گوئی کی زد میں لے آتے۔ چنانچہ ڈپٹی آتھم جب پندرہ ماہی موت کی پیش گوئی کی مدت گذار رہا تھا اس کی نرینہ اولاد نہ تھی عمر رسیدہ بوڑھا عرصہ سے پنشن خوار تھا اس کی خدمت کے لئے گھر میں کوئی نہ تھا اس کی لڑکی اس کو فیروز پور لے گئی (جہاں وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی تھی۔ بہاء)۔ پس مرزا صاحب نے اس کی اتنی سی حرکت کو، ہاویہ کا عذاب، قرار دے کر اپنی پیش گوئی کا مصداق بنا دیا۔

اس سے بھی بڑھ کر سنیئے! مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی کے حق میں جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر ۱۹۰۲ء تک عذاب کی سہ سالہ پیش گوئی شائع کی تھی اس عرصہ میں گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب کی نو آبادیوں میں مولانا موصوف کو چار مربع زمین بر عائتی قیمت مل گئی تھی میعاد گزرنے پر جب سوال ہوا کہ مولانا پر کیا عذاب آیا تو مرزا صاحب نے... سے شائع کر دیا کہ زمین داری کا شغل ایک عالم کے کمال ذلت ہے مولوی محمد حسین کو جو زراعتی زمین ملی ہے یہی عذاب ہے (جل جلالہ) اس پر بھی سوال باقی رہا کہ مولانا ابوالحسن تبّتی کو تو زمین بھی نہ ملی۔ جواب دیا کہ مولوی محمد حسین کے توابع میں سے ہیں۔

یہ ہے ان لوگوں کا عذاب، اس لئے ہم ان کے اس مکر سے بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کسی روز زکام شدید یا بخار شدید یا کوئی اور تکلیف ہو جائے یا عیال کثیر میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی فرد خدائی حکم کو لبیک کہدے تو جھٹ سے یہ لوگ شور مچا دیں گے کہ: وہ دیکھو! عذاب میں مبتلا ہو گیا۔

اس لئے ہم کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جواز روئے شرع ہم پر واجب نہیں اور گوسالہ پرستوں کو اس میں جھوٹی بات بنانے کا موقع ملے کیونکہ ہم ان لوگوں کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

مختصر یہ کہ جس چیز کا ہم سے مطالبہ کرو محض حلف کا یا موکد بعذاب حلف کا اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے پہلے پیش کرو پھر ہم سے اس پر عمل کراؤ بغیر قرآن و حدیث بولو گے تو ہم وہی کہیں گے جو شیخ سعدیؒ فرما گئے ہیں:

آں کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
ایں ست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۴۔۶)

مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم من اتبع الهدی

آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے مجدد، خاتم الاولیاء، مسیح موعود، رودر گوپال، جے سنگھ بہادر، آریوں کا بادشاہ، مالک کن فیکون، قادر احیاء و اموات، محمد ثانی وغیرہ، حضرت مرزا صاحب قادیانی نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے مابین کوشش متعلقہ اجرائے ریل، سن کر حسب الحکم، سلطان القلم، فوراً لکھ دیا تھا کہ:

میری صداقت کے ظاہر کرنے کیلئے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو رہی ہے بلکہ ہوگئی ہے۔ (اربعین نمبر ۲ ص ۲۸، وحاشیہ اعجاز احمدی ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تحریر کا حشر اس وقت جو کچھ ہوا تھا دنیا نے دیکھا اور قادیان، اور لاہور نے سنا کہ مشیت ایزدی نے اس مفید اور ضروری کام میں رکاوٹ پیدا کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کوئی بات سچی نہیں۔

خیر مرزا جی سے تو جو کچھ ہو سکا انہوں نے لکھا اور اس کا نتیجہ دیکھا مگر میں دیکھتا ہوں کہ آپ بھی مرزا جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لکھ گئے ہیں کہ:

> اونٹنیوں کی بے کاری کا نشان کس قدر صفائی کے ساتھ پورا ہوا کہ خود ملک عرب میں بھی جہاں سوائے اونٹنی کے چارہ نہیں اور جہاں لمبے سفر کے لئے اور کوئی ذریعہ ہی نہیں اس مسیح (مرزا) کے زمانہ میں ریل جاری ہو گئی اور اونٹنیاں اس راہ پر بے کار ہو گئیں۔

(کتاب، مسیح موعود ص ۱۴۰ مطبوعہ کریمی پریس لاہور ص ۱۹۲۷ء)

اب میرا سوال آپ سے صرف یہ ہے کہ آپ فی الواقع اس تحریر کو سچا ثابت کر سکتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اونٹنیاں بند ہو کر ریل جاری ہو گئی ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۶)

اعلان ابراہیمی یعنی مولانا سیالکوٹی کی چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بہت عرصے سے اخباری کالموں سے غائب ہوں کیوں؟ کچھ طبع کی علالت، کچھ گرمی اور کچھ مشاغل کی کثرت۔

بعض دوست میری طبیعت کا حال پوچھتے ہیں۔ سو معروض ہے کہ الحمد للہ پہلے سے بہت اچھا ہوں۔ حال میں صرف چار روز ہلکا ہلکا بخار رہا، اب الحمد للہ تندرست ہوں۔

بعض تفسیر سورت فاتحہ کی طبع دریافت کرتے ہیں۔ سو معلوم ہو کہ تفسیر چھپ رہی ہے صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر جاری ہے اھدنا الصراط المستقیم تک ۲۵۶ صفحے ختم ہوئے ہیں۔ والحمد للہ

اخبار اہل حدیث میں حضرت مولانا صاحب (ثناء اللہ) مدظلہ کے جو مضامین چھپتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان میں کسی دیگر کے کلام کرنے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ پھر بھی بعض باتیں ضروری عرض کرنے کی ہوتی ہیں جب اخبار کا مطالعہ کرتا ہوں تو دل میں آتا ہے، اس پر یہ لکھوں، اس پر یہ لکھوں، لیکن بوجوہات مذکورہ بالا رہ جاتا ہے۔ آج سب کام چھوڑ کر بعض باتیں لکھتا ہوں اس سے اپنے بھائیوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور ان امور میں ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو جائے گا ھذا و الله الموفق

حضرت مولانا (ثناء اللہ) مدظلہ نے ۸ جون ۱۹۳۴ء کے پرچے میں بعنوان مرزائی چال لکھا ہے کہ مرزائی لوگ اپنے کارناموں کی تشہیر میں بہت ہوشیار ہیں چنانچہ اخبار انقلاب ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک مضمون بعنوان ایک کھلی چٹھی بنام علمائے ہند نکلا ہے جس میں اجتہادانہ صورت میں جرمن میں مرزائی جماعت کا اظہار کیا ہے۔

مولانا مدظلہ نے اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

اول یہ کہ راقم مضمون علمائے اسلام سے مدافعت کرانا چاہتا تو اس کا فرض تھا کہ قابل جواب اخبار کا ترجمہ اردو میں چھاپ کر ہندوستان کے مشہور علماء کے پاس بھیج کر جواب طلب کرتا۔ (ص ۵)۔

یہ بالکل درست ہے جس کی تشریح مثال کی صورت میں آگے آئے گی۔

دوم یہ کہ علماء اسلام کی خدمات کا مقابلہ مرزائیوں کی خدمات سے کرنا ہے تو ہندوستان میں آسان ہے۔ زمانہ حال میں آریوں کی طرف سے دو کتابیں نہایت دل آزار نکلی ہیں۔ ا۔ رنگیلا رسول۔ ۲۔ کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن۔

ان دونوں کتابوں کا جواب کس نے دیا؟ قادیانیوں نے یا لاہوریوں نے؟ دونوں میں سے کسی نے نہیں دیا دیا تو اہل حدیث نے یعنی خود جناب مولانا (ثناء اللہ) نے۔

اس کے متعلق خاکسار (محمد ابراہیم سیالکوٹی) چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے

اول: یہ کہ بغیر صحت ایمان کے محض مدافعت اسلام کوئی چیز نہیں ان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاسق الفاجر (او كما قال) حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے۔ یورپ کے بہت سے مستشرق ہیں جن کے کلام سے فی الجملہ اسلام کی تائید ہوتی ہے لیکن ان کو مسلمان نہیں کہا جاتا۔

دوم یہ کہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تحریک احمدیت کی بنا مسلمانوں کی بدخواہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ہے کیا اندرون ہندوستان میں اور کیا بیرون ہندوستان میں ۔ اور یہ حقیقت اس طرح نمایاں ہو چکی ہے کہ نہ تو اس کے انکار کی گنجائش رہی ہے اور نہ اس کے ثبوت میں کسی تحریر کی حاجت باقی ہے ۔ جرمن میں احمدی مشن نے جو جو کارستانیاں کیں وہ مولوی عبدالجبار صاحب خیری کی اطلاعات سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہو چکی ہیں ظاہر میں تبلیغ کا نام ہے باطن میں کوئی اور کام ہے۔

سوم یہ کہ مولانا مدظلہ نے جو یہ فرمایا کہ راقم مضمون کو چاہیے تھا کہ وہ دل آزار مضمون اردو میں ترجمہ کر کے علماء سے جواب طلب کرتا ، بالکل درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ جزیرہ جاوا میں ایک مضمون آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری کے متعلق نہایت سخت دل آزار شائع ہوا جس میں مضمون نویس نے بارہ اعتراضات کر کے ثابت کرنا چاہا کہ آنحضرت و کا منشاء اسلام کے جاری کرنے سے صرف مال دنیا حاصل کرنا تھا اور بس ۔ جاوا کے شہر صورابیہ سے ہمارے ایک دوست سیٹھ داؤد مپارہ صاحب نے وہ مضمون انگریزی میں ترجمہ اور ٹائپ کرا کر دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی میں بھیجا اور یہ بھی لکھا کہ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب یا میر سیالکوٹی سے لکھوا کر اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر بھیجا جائے ہم یہاں کی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کریں گے ۔ دفتر کانفرنس وہ مضمون اس خیال سے کہ خاکسار انگریزی دان بھی ہے میرے پاس بھیج دیا۔ خاکسار نے اس کا جواب بنام سیرت محمد یہ اردو میں لکھا اور اخی المکرّم مولوی احمد دین صاحب سیالکوٹی نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا اور دونوں کانفرنس کے دفتر میں بھیج دیئے ۔

کانفرنس نے انگریزی ترجمہ تو جاوا بھیج دیا اور اردو مضمون بتعداد ۲ ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کیا۔ اس کے بعد وہ کتاب سیرت محمد یہ دو دفعہ خاکسار نے اپنے خرچ کر طبع کرائی اور خدا کی مہربانی سے ناظرین کے لئے باعث حظ و سرور ہو رہی ہے ۔ حضرت الاستاذ علامہ محمد فواد البغدادی المصری گذشتہ رمضان میں سیالکوٹ تشریف لائے اس کتاب کو دیکھ کر آپ نے از راہ قدردانی پر زور تقریظ لکھی ۔ اہل جاوا نے اس کی قدردانی کی کہ اس انگریزی ترجمہ کا ترجمہ ملک کی ملایا زبان میں کرا کر بتعداد کثیر چھپوایا اور مفت تقسیم کیا پھر دوسری دفعہ کتاب حکومت کی ڈچ زبان میں ترجمہ کرا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتعداد پانچ ہزار چھپوا کر مفت تقسیم کی اور خاکسار کو نہایت خوشی سے مبارک بادی کا خط لکھا جس کا اثر یہ ہوا کہ وہاں پر ایک مستقل انجمن حمایت اسلام کے لئے قائم ہوگئی جنہوں نے گذشتہ سال دو دفعہ قادیانی علماء کو مباحثہ میں شکستیں دیں.....

راقم: عبدہ۔محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۸۔۱۰)

قادیان میں تفسیر نویسی کا بحران

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے کبھی یہ آواز نکلی تھی کہ ہم قرآن مجید کے معارف وحقائق ایسے جانتے ہیں جن کو اور کوئی جانتا، کوئی ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکے۔ ادھر سے جواب دیا گیا کہ: ہم ہے۔ (یعنی مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ ہم تیار ہیں۔آؤ۔)

اس لئے کہ دوسرے علماء تو قادیان کے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کو قابل خطاب ہی نہ جانتے تھے، چھوٹے بھیئے کو کون پوچھتا۔ مگر ہمیں تو قادیان سے خاص تعلق ہے کیونکہ ہم نے تو ان سے سہ صد روپیہ انعام بھی لیا ہوا ہے جو کسی اور نے نہیں لیا۔ ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح ہے:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ہماری پہلی تیاری کے خاتمہ پر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک پرانے احمدی بابو عمر الدین شملوی نے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کو دو مرتبہ رقعہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی آمادگی بابت تفسیر نویسی کا جواب دیجئے۔ مگر خلیفہ صاحب نے ایک ہی بات کہی کہ، ہم نے پی ہی نہیں ۔،

اس کے بعد قادیان میں پھر جوش اٹھا تو ہم نے اہل حدیث امرتسر مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء میں پھر للکارا کہ خبردار! ہم جاگتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس اتنا کہنا تھا کہ چور بھاگ گیا۔

اب پھر ایک پکا احمدی تنخواہ حلال کرنے کو سامنے آیا چنانچہ لکھتا ہے اور خوب لکھتا ہے اور وہی لکھتا ہے جو ایک پکے احمدی کے شایان شان ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تلبیس اور باطل آرائی میں اس درجہ کمال حاصل ہے کہ یہودیوں میں بھی شاید ہی اس کی کوئی نظیر مل سکے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یا آپ کے خدام میں سے کسی کے مقابلہ پر آنے کی آج تک آپ کو کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن شہرت پسندی اور جاہ طلبی آپ کو نچلا بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ اس لئے ہر معاملہ میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا لیتے ہیں۔ مگر جب اظہار حقیقت کا وقت آتا ہے، تو نہایت ہوشیاری اور اور کمال عیاری کے ساتھ پہلو بچا کر نکل جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ابتدائی شورا شوری کو دیکھنے والا جب انتہائی بے نمکی کا مشاہدہ کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ (الفضل ۵ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۵)

ہمارے خیال میں ایک فقرہ راقم مضمون سے رہ گیا ہے، اگر وہ لکھ دیتا تو ساری عبارت مزین ہو جاتی اور وہ تھا بھی بالکل صحیح، یعنی:

مولوی ثناء اللہ مقابلہ سے بھاگتا ہے تو سیدھا قادیان جا پہنچتا ہے

(جو جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ بہاء)

ناظرین! تکلیف کر کے یکم جون ۱۹۳۴ء کا اہل حدیث ملاحظہ کریں۔ اس میں ہم نے کیا کمی رکھی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ بلا شرط چلے آؤ۔ جو کتاب چاہو ساتھ لے آؤ۔ ہاں، آخری فیصلہ، پر گفتگو کرنے کی منظوری طلب کی تھی۔ پس اگر خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) خود کہیں گے کہ میں آپ سے بحث نہیں کر سکتا تو ہم اس ضمیمہ کو چھوڑ دیں گے اور محض تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں گے۔

لیکن خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی تازہ تفسیر دیکھ کر ہمارے دل میں ایک ضروری شرط آئی ہے، وہ بھی اس لئے کہ فیصلہ ہو سکے۔ ایسا نہ ہو کہ مقابلہ ادھورا رہ جائے۔ وہ تفسیر آپ کی اس قابل ہے کہ عربی اور فارسی اور ترکی وغیرہ اسلامی زبانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ترجمہ کر کے اسلامی ممالک میں بھیج دی جائے کہ دیکھئے ہمارے ہندوستان میں ایسے ایسے بلند پایہ مفسر ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر میں ایسے نکات بتاتے ہیں کہ جو بقول نواب محسن الملک مرحوم، خدا کو بھی معلوم نہیں (نواب محسن الملک مرحوم نے سرسید احمد خان کو ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ ایسی تفسیر کرتے ہیں جو خدا کو بھی معلوم نہیں، (یعنی غلط)۔ یہاں اس کی طرف اشارہ ہے۔ثناء اللہ امرتسری)

حضرات! خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) سے سوال ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو مردے زندہ ہونے کا سوال کیا تھا اس کا کیا مطلب تھا۔ خلیفہ صاحب نے جواب دیا اور کیا اچھا دیا:

> فرمایا، حضرت ابراہیمؑ کا ایمان تھا کہ خدا تعالیٰ احیاء موتی کرسکتا ہے مگر وہ اپنی اولاد کے متعلق یہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ اس پر بھی فضل ہوگا اور وہ بھی زندہ قوم بن سکے گی اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ تمہاری اولاد کو چار دفعہ زندہ کیا جائے گا۔ اور چار بار اس پر خاص فضل نازل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ کے وقت۔ دوسری دفعہ حضرت عیسیٰ کے وقت۔ تیسری دفعہ رسول کریم ﷺ کے وقت۔ اور چوتھی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت۔ حضرت ابراہیم کی اولاد پر خدا تعالیٰ نے خاص فضل کیا چار پرندوں کی تمثیل سے یہی بات بتائی گئی تھی۔
>
> (الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

ماشاء اللہ چشم بددور۔ اس تفسیر پر مفصل ریمارک تو لاہوری پیغامی کریں گے، ہمیں تو صرف یہ پوچھنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی برلاسی، حضرت ابراہیم کی اولاد کب سے بنے ہیں۔ یہ تو برلاس مغل کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جو ایڈریس وائسرائے کو احمدیوں نے دیا ہے اس میں مرزا صاحب بانی سلسلہ کو برلاس مغل کی اولاد سے بتایا ہے۔ لیکن آج وہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے سنے جاتے ہیں، حالانکہ مرزا صاحب خود آپ ابراہیم بنتے رہے ہیں چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اولاد ابراہیم سے مراد امت محمد یہ پنجابیہ ہے جن کی طرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مبعوث ہوئے ہیں تو کیا پنجابی قوم حضرت ابراہیم کی اولاد ہے؟ کہتے ہوئے ذرا عقل وحیا سے کام لیا کرو۔ مگر چونکہ حاشیہ نشینان وظیفہ خوار ہیں، کسی کی مجال نہیں کہ چوں کرے ورنہ تنخواہ بند اور مکان ضبط، ففروا۔ اس لئے وہ اس خودغرضانہ نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ناظرین کرام! اس قسم کی اعجب العجائب تفسیر کے مصنف کی قدر کرنے والا اگر کوئی نہ ہوا، تو بے قدری میں کیا لطف آئے گا اس لئے تفسیر نویسی کی صحت اور عمدگی کے فیصلے کے لئے کوئی غیر جانبدار عربی دان منصف ہونا چاہیے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

کیا اب بھی قادیان کے وظیفہ خوار ہم کو فراری قرار دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۷ ص ۷۔۸)

حدیث ابراہیمی پر اعتراض کرنے والا

خبیث، متکبر اور شیطان ہے

(فتوی مرزا صاحب متوفی)

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی (لم یکذب الّا ثلاثاً) کے جواب میں روئے سخن غیر مرزائی معترضین کی طرف تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی قادیان سے بھی مخالف آواز اٹھی ہے، اس لئے قادیان کے اعتراض کو (بحکم: آہن بآہن بائد کوفت) مرزا صاحب متوفی کے فتوی سے رد کرنا مناسب ہے کیونکہ امت مرزائیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حکم عدل سلطان القلم وغیرہ سب کچھ ہیں۔ حدیث مذکور کی نسبت الفضل قادیان میں ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمون نکلا ہے جس کا اقتباس یہ ہے:

حدیث کی تحقیق میں کہہ چکا ہوں کہ احادیث کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک بہترین ہے نہ تو ہم اہل قرآن کی طرح حدیث کو حدیث ہونے کی وجہ سے رد کرتے ہیں اور نہ ہی اہل حدیث کی طرح محض اس وجہ سے قبول کرتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ بلکہ معقول طریق پر حدیث کی پڑتال کرکے اس کو قبول کرتے ہیں۔ میں اسی مسلک کے ماتحت اس حدیث کی تحقیقات پیش کرونگا۔ یاد رہے کہ حدیث کی تحقیق دو طور پر ہوسکتی ہے۔

ا۔ بیرونی شہادت کی رو سے۔ ۲۔ اندرونی شہادت کی رو سے۔

بیرونی شہادت سے اس جگہ میری مراد قرآن مجید اور واقعات کی شہادت ہے۔ اور اندرونی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ رواۃ حدیث اور الفاظ حدیث کی تدقیق کی جائے۔ میں نے حدیث زیر بحث کو ہر طرح جانچا ہے اور اس تحقیق کی بنا پر بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث اپنے الفاظ میں بالکل غلط ہے اور ہرگز آنحضرت ﷺ کا فرمودہ نہیں ہے۔

(الفضل قادیان ۱۲ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

قادیانی معترض کے جواب میں مرزا غلام احمد کا فتویٰ کافی ہے، جو فرماتے ہیں؛

حضرت موسیٰ کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کرلے جانا اور پھر اپنے صرف میں لانا اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔ پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بناپر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذباللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندے مال کو اپنے کام میں لایا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔

(دافع الوساوس۔ص ۵۹۷۔۵۹۸)

قادیانی مدعی کے ماننے والو! قادیانی اور لاہوریو! حدیث مذکور پر اعتراض کرتے ہوئے اپنے مسیح موعود کا فتوی دیکھ لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم ادھر سے بھی جاؤ یعنی مسیح موعود کے دربار سے راندے جاؤ تو تم پر یہ مثل صادق آئے۔

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۷۔۸)

دھاریوال میں پرانے اور نئے مسیحیوں میں مناظرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ایک اشتہار ہم کو ملا ہے جو درج ذیل ہے:

مناظرہ برائے تحقیق حق

مسیحیوں اور قادیانیوں کے درمیان

۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء بمقام دھاریوال (کارخانہ) بروز سنیچر و اتوار

مضامین:

تحریف انجیل،

مسیحی مذہب عالم گیر ہے،

صداقت مرزا صاحب،

حیات ممات مسیح وغیرہ

مسیحی مبلغین:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پادری ایس ایم پال صاحب پروفیسر عربی فورمن کرسچن کالج لاہور۔
مسٹر ایم این ہوز صاحب وکیل و میونسپل کمشنر کپورتھلہ۔
سادھو میلا رام سکول ماسٹر
ہر خاص عام کو مسیحیوں وغیر مسیحیوں کو دعوت ہے کہ تحقیق حق کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی خاطر موقع پر تشریف لاکر مشکور فرماویں۔
المشتہر۔ مسیحی جماعت دھاریوال (کارخانہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اشتہار کو پڑھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آنے کی اصل غرض و غایت عیسی پرستی کا ستون توڑ کر توحید پھیلانا لکھا تھا۔ یہ بھی فرمایا تھا یہ کام مجھ سے نہ ہو اور اس کے سوا کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں تو بھی میں جھوٹا ہونگا (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ہم دیکھتے ہیں عیسی پرست لوگ مرزا صاحب کی زندگی میں تو کیا آج (بعد انتقال ۲۶ سال) تک بھی زندہ موجود ہیں بلکہ مسیح موعود کے حواریوں سے سینہ ٹھونک کر مباحثہ کرنے کو نکل رہے ہیں۔ اچھا ہماری دعا ہے اللہ اہل حق کی مدد کرے۔

نوٹ: صدق و کذب مرزا کی بحث میں مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ پیش ہو تو ہمارے قادیانی دوست فوراً کہہ دیں کہ مرزا صاحب زندہ ہیں اور زندگی کے ثبوت میں مولوی فضل جدید نبی کو پیش کریں جو مرزا صاحب سے ہر روز باتیں کیا کرتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۱۰)

ترک مرزائیت

ہمارے گاؤں میں عبدالرحمٰن خان (بی اے) اور سلطان محمود خادم مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو میاں محمود احمد قادیانی کی بیعت کر چکے تھے۔ نیز ۱۰ کس اور بیعت کرنے پر آمادہ معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے گاؤں کے بعض لوگوں نے مشورہ کر کے مولوی محمد یعقوب کو جو کہ علاقہ قادیان میں دورہ کر رہے تھے بلایا، جنہوں نے ان کی تسلی کی۔ بالآخر وہ دونوں آپ کی سعی سے مرزائیت سے تائب ہو گئے اور باقی اپنے اصلی مذہب اہل سنت پر پکے ہو گئے۔ فالحمدللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم: فضل الدین مدرس مقام کڑی افغاناں ضلع گورداسپور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۱۴)

جواب حق بجواب پیغام حق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ایک دو ورقہ اشتہار قادیان سے موسومہ، پیغام حق، پہنچا ہے جس میں صداقت مرزا کی تین وجوہ لکھی ہیں جو مرزا صاحب کے کلام سے ماخوذ ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ راقم اشتہار نے اچھی روش اختیار کی ہے اور بحکم واتوا البیوت من ابوابھا سیدھے راستے سے آئے ہیں۔

نوٹ: ہم اپنے احباب مناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ اس روش کو مضبوطی سے اختیار کریں اشتہار مذکور کا لب لباب یہ ہے:

پیغام حق

ذیل میں حضرت اقدس میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی صداقت کے ثبوت میں خود حضور کی اپنی تصنیفات سے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے ناظرین ان پر پوری توجہ سے غور فرمائیں گے۔

ضرورت زمانہ:

میں اپنے دعوی کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جب کہ اس زمانے میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقوی طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسی کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔ (پیغام صلح ص ۶۴)

صادق مامور کی تین علامتیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیرے دعوی کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شبہ کا دور ہونا بہت سہل ہے کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے

اول، عقل سے۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس وقت اس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں۔ اور انسانوں کی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو۔

دوسرے، پہلے نبیوں کی پیش گوئی۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ پہلے کسی نبی نے اس کے حق میں یا اس کے زمانہ میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی ہے یا نہیں۔ تیسرے، نصرت الٰہی اور تائید آسمانی۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ اس کے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔

یہ تین علامتیں سچے مامور من اللہ کی شناخت کے لئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کر کے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں اب چاہو تو قبول کرو یا نہ کرو۔ اگر عقل کی رو سے نظر کرو، تو عقل سلیم فریاد کر رہی ہے اور رو رہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اندرونی اور بیرونی حالتیں دونوں خطرناک ہیں اور مسلمان گویا ایک گڑھے کے قریب ہیں یا ایک تند سیل کی زد میں آ پڑے ہیں۔ اگر پہلی پیش گوئیوں کو تلاش کرو تو دانیال نبی نے بھی میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت پیش گوئی کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا اگر کسی کو معلوم نہ ہو تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو دیکھ لے۔ اور صدی کے سر پر مجدد آنے کی پیش گوئی بھی پڑھ لے۔ اور اگر میری نسبت نصرت الٰہی تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزار ہا نشان ظاہر ہو چکے ہیں (لیکچر سیالکوٹ ص ۲۹۔۳۰)

کیسی معقول بات ہے مگر ضرورت بقول مرزا صاحب سب سے اہم عیسائی مذہب کا غلبہ ہے اسی واسطے مرزا صاحب نے اپنے مقابلے میں پادریوں کا نام خنازیر رکھا ہے۔ اور حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ مسیح خنزیروں کو قتل کر دیں گے مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد پادری لوگ ہیں جن کو وہ (مرزا) براہین علمیہ اور عقلیہ سے مار چکے ہیں۔ وغیرہ۔

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا زمانہ بعثت کی ضرورت کو پورا کرنے کا ادعاء جس کے لئے آپ مسیح موعود ہو کر آئے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس ضرورت کو واقعی کہاں تک پورا کیا۔ آپ کا دعوی ہے کہ میں (مرزا) براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے مسیح موعود اور مامور اور نبی وغیرہ سب کچھ ہوں (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) اور اس براہین میں آپ لکھتے ہیں:

سارے ہندوستان میں پانچ لاکھ عیسائی ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ج ۲ ص ۵)

ناظرین کرام! اس عدد کو یاد رکھیں اس پانچ لاکھ کی تعداد کفار کو قتل کرنے کے لئے آپ مسیح موعود بن کر آئے جو گذشتہ مردم شماری ۱۹۳۱ء میں بجائے پانچ لاکھ کے ۶۲ لاکھ ۹۷ ہزار، قریباً ۶۳ لاکھ ہو گئے۔ (مسیحی جنتری۔ص ۱۹۳۴ء)

احمدی ممبرو! دماغ میں عقل اور دل میں راست پسندی ہے تو بتاؤ تمہارے مسیح موعود نے اس ضرورت کو پورا کیا یا اس کو ترقی دی۔ یہ تو وہی مثال ہوئی جو مشہور ہے کہ مسیلمہ کذاب کسی کانے کو دم کرتا تو وہ اندھا ہو جاتا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہمارے ملک پنجاب میں عیسائیوں کی جو تعداد آج ہے زمان بعثت مرزا کے شروع میں اتنی ہی تھی۔ پھر کیوں ایسی خام باتیں کرتے ہو جن کو سن کر ایک بچہ بھی ہنس پڑے۔ کسی کو اگر خدا پر ایمان نہ ہو تو مخلوق سے تو شرم ہونی چاہیے۔ بھلا تم اپنی عقلوں کے مالک ہو تو کیا پبلک کی عقلوں پر بھی تمہیں قبضہ ہے کہ وہ اتنا نہ پوچھیں گے کہ کسی حکیم صاحب کی بڑی شہرت سن کر معمولی بخار کے علاج کے لئے ان کو مقرر کیا گیا تھا آج وہی بیمار ترقی کرتا کرتا مدقوق نظر آتا ہے اس پر بھی حکیم صاحب کے معتقد ان کا نام شفاء الملک رکھیں اور مسیح الملک مشہور کریں تو ہم یہی کہیں گے:

پیر تو خس است اعتقاد تو بس است

دوسری بات: پہلے نبیوں کی پیش گوئی۔

یہ دلیل بھی معقول ہے اس کی بابت تو اتنا ہی کافی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں (تحفہ ندوہ۔ص ۵)

پس قرآن مجید میں مرزا صاحب کا نام مسیح ابن مریم دکھا دو مگر وہ قرآن نہ ہو جس میں قادیان کا نام مرقوم ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۷۷)

تیسری بات۔نصرت الٰہی۔

بڑی معقول بات ہے واقعی یہی علامت حقانیت ہے مگر نصرت وہ ہوتی ہے جو دشمن کے مقابلے میں ہو بتاؤ ڈپٹی آتھم عیسائی کے مقابلے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نصرت ہوئی۔ڈپٹی آتھم کی موت کی پیش گوئی ۱۵ ماہی جس روز (۶ ستمبر ۱۸۹۴ء) کو ختم ہوئی تھی جانتے ہو اس روز کیا ہوا تھا۔عیسائی امرتسر کے بازاروں میں بانسوں اونچے اچھلتے تھے اور مرزائی افراد اڈیٹر الحکم کی سرکردگی میں مطبع ریاض ہند میں چھپے بیٹھے تھے۔عیسائیوں کے اشتہارات دیواروں پر چسپاں تھے اور مقررین بازاروں میں یہ رجز پڑھتے جاتے تھے

پنجۂ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آ کر دیکھ آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ واقعہ ۱۸۹۴ء کا ہے اس کے بعد ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ جو نصرت مرزا صاحب کو ملتی رہی اس کا مفصل ذکر رسالہ الہامات مرزا میں ملتا ہے۔آخری فتح و نصرت جو ملی وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیان نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا جس کا نام تھا، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، اس میں کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس اعلان سے ۱۳ ماہ بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فوت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ کی بابت یقین ہے کہ آج (۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء) تک زندہ ہیں بلکہ یہ سطور لکھ رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی فتح ونصرت کا نمونہ جو آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اس پر بھی ان کے مرید ان کی تعریفوں کے پل باندھیں تو ہم سے یہی سنیں گے:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۹ ص ۵۔۶)

ترک مرزائیت

شیخ عبدالکریم خلف حاجی قطب الدین صاحب ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ ۳۵ سال مرزائی رہ کر دوبارہ داخل اسلام ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

راقم: رحیم بخش سکرٹری انجمن محمدیہ کلاس والہ (اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

آخری فیصلہ جملہ خبریہ ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلے میں دعا کرتے ہوئے سات جملے خبریہ لکھے ہیں۔ منجملہ ایک یوں ہے:

اگر میں (مرزا قادیانی) ایسا ہی کذاب ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچہ (اہل حدیث) میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا۔

کئی دفعہ تحریروں اور تقریروں میں مرزائیوں کو توجہ دلائی گئی کہ جملہ خبریہ کا وقوع نہ ہو تو قائل کاذب ہوتا ہے۔ آخر اہل قادیان نے تنگ آکر اس کا جواب دیا اور لکھا کہ مرزا صاحب قادیانی کی عبارت کا مطلب جملہ خبریہ میں یہ ہے:

اگر میں مفتری اور کذاب ہوں اور میرا سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو خدا کی قسم مولوی ثناء اللہ ضرور اس سلسلہ کو نابود اور منہدم کردے گا۔

(الفضل قادیان۔ یکم جولائی ۱۹۳۴ء ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب (قادیانی) مجیب کا یہ ہے کہ اس جملہ خبریہ میں جو جزا ہے وہ واقعہ نہیں یعنی مولوی ثناء اللہ نے سلسلہ احمدیہ کو منہدم نہیں کیا۔

ہم اس جواب سے بہت خوش ہیں کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ جملہ شرطیہ کی جزا وہ ہوتی ہے جو قائل مرتب کرے۔ نہ وہ جو کوئی دوسرا لگائے۔ مثلاً زید کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر لعنت کریگا۔ اس جملہ خبریہ کی تفسیر اور تعبیر کوئی دوسرا یوں کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا میرے دشمن پر لعنت کریگا۔ دانا جانتے ہیں کہ یہ اس قول کی تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے۔ اصل جملہ خبریہ ہمارے سامنے ہے جو بغرض مزید تفہیم ہم مکرر نقل کرتے ہیں۔

اگر میں (مرزا) مفتری ہوں تو آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

مسیح موعود (مرزا) کے ان حواریوں سے پوچھنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے جملہ شرطیہ میں ان کی مرقومہ جزا کو تبدیل کرکے دوسری جزا اس کی جگہ رکھنے والے تم کون ہو؟ کیوں نہ ان کے جملہ خبریہ کو اصل صورت میں رکھا جائے۔ بس اسی ایک سوال پر سارا مدار ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۰ ص ۵)

درباره آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۲

جناب مولوی محمد مہرالدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

متذکرہ بالا الہام کی نسبت اخبار اہل حدیث ۲۲ جون ۱۹۳۴ء میں پانچ اقوال مرزا صاحب کے خاکسار کی طرف سے برائے دفع اشکال مرزائی پارٹیز کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ حسب الوعدہ خلیفہ ثانی قادیانی (مندرجہ ندائے ایمان نمبر ۱) سے جواب کا منتظر ہوں۔ قال اللہ تعالی واوفوا بالعھد۔ انّ العھد کان مسؤلاً۔ اور رسول اللہ ﷺ نے واذا وعد اخلف کو نشانات نفاق میں درج فرمایا ہے۔

اما بعد۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تو جیہات بھی اس الہام سے متعلق ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ فرمایئے۔ رسالہ الہامات مرزا مؤلفہ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ میں، ضیاء الحق اورانوار الاسلام وغیرہ تحریرات مرزا صاحب سے ان کے یہ اقوال منقول ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ ڈپٹی آتھم روز پیش گوئی سے ۱۵ ماہ میں مرکر ہاویہ میں ڈالا جائے گا جب وہ نہ مرا تو مرزا جی نے کہا کہ دنیا میں ادھرادھر اسکا پھرنا ہی ہاویہ ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> آتھم نے اپنے خوف زدہ ہونے کی حالت سے بڑی صفائی سے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ضرور ان ایام میں پیش گوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا ایک سخت غم نے اس کو گھیر لیا وہ بھاگا پھرا۔ اس لئے درحقیقت وہ ہاویہ میں رہا۔ مسلسل گبھراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامن گیر ہو گیا تھا اور اس کے دل پر وہ رنج وغم و بدحواسی وارد ہوئی جس کو آگ کے عذاب سے کم نہیں کہہ سکتے یہی اصل ہاویہ تھا اور وہ درد اور دکھ کے ہاویہ میں ضرور گرا اور ہاویہ میں گرنے کا لفظ اس پر صادق آ گیا اس کی یہ مثال ہوئی قیامت دیدہ ام پیش از قیامت اس پر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اس نے تمام زندگی میں ان کی نظیر نہیں دیکھی تھی پس کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ان تمام دنوں میں درحقیقت ہاویہ میں رہا۔

مرزا غلام احمد صاحب کا وہ الہام تھا، تو یہ کشف ہے کہ اس کے دل کی حالت اور عمر بھر کے واقعات بیان فرما رہے ہیں جن سے اس کو سراسر انکار ہے۔ اصل بات اتنی تھی کہ آتھم صاحب نے دیکھا کہ اپنی موت پر مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی منحصر ہے ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ مرزا صاحب کے جاں نثار مریدوں کی فوج اپنے پیرو مرشد کی کامیابی کی غرض سے اس مہم کے سر کرنے میں سعی کرے گی اس لئے بمشورہ حزم و احتیاط انہوں نے ایک جگہ کی اقامت کو اس مدت معینہ میں مناسب نہ سمجھا اور بطور تفریح جیسے مرفہ الحال لوگوں کی عادت ہوتی ہے سیاحت اختیار کی جس کی بدولت نئے نئے شہر دیکھے، دعوتیں کھائیں، سیر و شکار کئے جس سے السّفر و سیلة الظفر کے معنی بھی صادق آ گئے ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سفر کا نام دیکھ لیا اور شاعرانہ خیال سے صورت سقر قرار دے کر اس کو سچ مچ کا ہاویہ ہی ٹھہرا دیا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ امراء و سلاطین لکھو کھہا روپئہ خرچ کر کے یہ دولت حاصل کرتے ہیں خصوصاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کے افسروں اور پادریوں کے حق میں تو ہندوستان کا سفر گل گشت جناں سے کم نہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۹۰ میں خود تحریر فرماتے ہیں:

یہ لوگ ایک قسم کی جنت اپنے ساتھ لیا پھرتے ہیں۔

پھران کو دنیا میں ہاویہ سے کیا تعلق؟ غرض مرزا صاحب نے جس کو ہاویہ قرار دیا تھا درحقیقت وہ جنت ثابت ہوتی ہے۔

مرزا صاحب نے اس الہام میں ہاویہ کا لفظ اس واسطے تجویز کیا تھا کہ قرآن شریف میں یہ لفظ وارد ہے اور اس کے معنی دوزخ کے ہیں کما قال تعالی:

فامه هاوية۔ وما ادرك ماهيه۔ نار حاميه۔

اس سے غرض یہ ہے کہ دعویٰ کی شان وشوکت اور الہام کا کروفر اس سے نمایاں ہو کہ جو لفظ قرآن میں ایک سخت وعید میں استعمال کیا گیا وہی لفظ اس ہندی الہام میں ذکر فرمایا۔ مگر افسوس کہ وہ صرف لفظ ہی لفظ تھا اگرچہ ۱۵ مہینے تک بجائے خود رکھا رہا۔ مگر اس کے بعد کمال مایوسی سے وہ لفظ یوں بدلا گیا کہ اس سے مراد فکر وتشویش لی گئی۔ اول تو فکر وتشویش ہی میں کلام ہے اس لئے کہ کسی کے دل کی کیفیت یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ تسلیم بھی کرلی جائے تو اس کا کیا ثبوت کہ الہام کے صدق کا اس کے دل پر اثر تھا۔ قرائن سے تو ثابت ہے کہ مرزا صاحب کے مریدوں کے خوف سے اس کو سفر کی ضرورت ہوئی۔

بہرحال مرزا غلام احمد صاحب نے ایک ہی شق اختیار کی کہ اس کے دل پر میری پیش گوئی کا اثر ہوا تھا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں لکھتے ہیں:

جس شخص کا خوف ایک مذہبی پیش گوئی سے اس حد تک پہنچ جائے کہ شہر بشہر بھاگتا پھرے تو ایسا شخص بلاشبہ یقینی طور پر اس مذہب کا مصدق ہوگیا جس کی تائید میں پیش گوئی کی گئی تھی اور یہی معنی رجوع الی الحق کے ہیں۔

یہاں یہ امر غور کے قابل ہے کہ مرزا صاحب خود تصدیق کرتے ہیں کہ یقینی طور پر اس کا رجوع الی الحق کرنا ثابت ہوگیا اور الہام مرقوم الصدر کا مضمون یہ تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے تو ہاویہ میں گرایا نہیں جاوے گا۔ پھر جب الہام کے سنتے ہی اس پر خوف عظمت طاری ہوگئی تو الہام کے مطابق وہ ہاویہ کا مستحق نہ رہا۔ مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی تحریر سے ابھی معلوم ہوا کہ وہ ہاویہ میں ضرور گرا یا گیا اور اس پر ہاویہ میں گرنے کا لفظ صادق آ گیا جس کا ماحصل یہ ہوا کہ بحسب الہام اس کا حق کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے۔ باوجود اس کے وہ ہاویہ میں گرایا گیا جو خلاف عادت الٰہی اور خلاف شرط الہام ہے یہاں دو باتوں سے ایک بات ضرور ماننی پڑے گی کہ اگر الہام سچا ہے تو ہاویہ میں گرنا جھوٹ ہے۔ اور اگر ہاویہ میں گرنا سچ ہے تو الہام جھوٹا ہے۔ اور چونکہ ہاویہ میں گرائے جانے کی وہ تصدیق کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ الہام جھوٹا ہے۔ پھر اگر غیر معمولی کیفیت ان کو وجدانی طور پر معلوم ہوئی تھی جس کو انہوں نے الہام سمجھا تھا تو اسکو الہام شیطانی ضرور کہا جاوے گا جس سے کل الہاموں کے دعوے ان کے جھوٹے ہو گئے۔ اور اگر یہ الہام انہوں نے بنا لیا تھا تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور کوئی مسلمان ہو کر خدا پر افتراء نہیں کر سکتا۔ بالفاظ دیگر مفتری مسلمان ہی نہیں۔ (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

<u>مباحثہ مرزائیہ</u>

انجمن نصرۃ الاسلام چینے والی تحصیل بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ جولائی ۱۹۳۴ء کو ہوا۔
اس دوران مرزائیوں سے حیات مسیح اور صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔
راقم: برکت اللہ سکرٹری انجمن (اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

شیطان اور مرزا قادیان
قابل توجہ اہل ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ ہم کو خدا کے فضل سے مرزائی لٹریچر میں اتنا تبحر حاصل ہے کہ امت قادیانیہ میں کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہاں تک بھی ہم مستعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے تھے کہ قادیانی افراد اگر اپنے ادق مضامین میں ہم سے مشورہ لیا کریں یا حوالہ جات پوچھا کریں، تو ہم ان کی مدد کیا کریں گے۔ مگر ان ناقدر شناسوں نے ہماری یہ آمادگی مخالفت پر مبنی سمجھی۔ خیر ان کا اختیار۔ آج ہم ایک اور واقعہ پیش کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کی (کلام مرزا سے) بے خبری ثابت ہوگی۔ الفضل قادیان لکھتا ہے:

شیطان کا آخری حملہ:

وہ زمانہ جس کے متعلق آیا ہے کہ ہر قسم کی برائیاں انتہائی عروج کو پہنچ جائیں گی بدکاریاں بڑھ جائیں گی اور شیطان اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ اس طرح حملہ آور ہوگا کہ گویا اس کا آخری حملہ ہے وہ موجودہ زمانہ ہی ہے ہر صاحب بصیرت انسان کو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو اس کا اعتراف ہے۔ اگر کسی کو انکار ہو تو اسے مشہور تحریک اخوت کے صدر ڈاکٹر شپرڈ کے الفاظ پڑھ لینے چاہییں جن کا ترجمہ اخبار، سرفراز، سے پیش کیا جاتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

دنیا کی تاریخ میں اس دور سے زیادہ نمائشی دور کوئی نہیں گذرا۔ اور شیطان نے بھی غرور وتکبر کے ذریعہ سے اپنے مفتوحات اس سے زیادہ آسانی سے کبھی حاصل نہیں کئے،

کیا ایسی حالت میں ضروری نہیں تھا کہ خدا تعالی اپنی مخلوق کو شیطان کے حملہ سے بچانے کا انتظام کرتا۔ ضروری تھا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو اسی غرض سے مبعوث کیا۔ مگر فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو آپ کو قبول کریں۔ (الفضل قادیان ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۴)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ابھی زندہ ہے لیکن اس کے شر سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اس کو قتل کر چکے ہیں یعنی وہ دنیا سے فنا ہو چکا ہے۔ پھر تو کسی قسم کی شیطنت دنیا میں نہ رہنی چاہیے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالی سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہ سبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ سے قتل ہو۔

(ملفوظات احمدیہ۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

اس اقتباس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیطان مرزا غلام احمد صاحب کے ہاتھ سے عرصہ ہوا قتل ہو چکا ہے۔

احمدی ممبرو! بتاؤ جب شیطان مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے، تو اب یہ تمہارے مخالفین غیر مبایعین خلافت حقہ ثانیہ کو خلافت یزیدیہ کس کی تعلیم سے کہہ رہے ہیں، اور یورپ سارے کا سارا گمراہی میں کیوں مبتلا ہے۔ ذرہ سوچ کر جواب دینا جلدی میں کہیں شیطان دخل نہ دے جائے۔

ناظرین کرام! اللہ ان سے کوئی پوچھے کہ اس قسم کی حرکتیں دنیا کو دکھا کر ملا دو پیازہ کی یاد کیوں تازہ کرتے ہو:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۱ ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی اور پیش گوئیوں کی کیفیت

مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحبؒ فریدکوٹی لکھتے ہیں:

قارئین کرام اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں کوئی بات بنتی دیکھی، جھٹ اپنی صداقت کے لئے پیش کر دی۔

کہیں طاعون یا وبا زور کی چلی تو فوراً کہہ دیا کہ میری آمد اور میرے انکار کی وجہ سے دنیا پر یہ قہر نازل ہو رہا ہے۔

کہیں زلزلہ سے اگر مخلوق خدا تباہ و ہلاک ہوگئی تو بھی مرزا صاحب کے دام کھرے۔ کوئی قتل ہو یا کہیں جنگ ہو غرضکہ کچھ نہ کچھ ہل جل ہو، جھٹ مرزا صاحب اپنے لئے اسے ایک نشان ٹھہرا لیتے تھے اور اس قسم کے واقعات مرزا صاحب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صداقت کا ایک مقدمہ بن جاتے تھے۔اور بن جاتے ہیں اور بنتے رہیں گے۔

اس سے زیادہ کسی کو کیا جرأت و دلیری ہوسکتی ہے کہ و مبشراً بر سو ل یأ تی من بعدی اسمہ ا حمد جیسی صریح آیت کو جو بالخصوص آنحضرت ﷺ کی بعثت کے لئے کتب سابقہ میں پیش گوئی کی گئی تھی اور جسے آنخضرتﷺ نے خود اپنی صداقت کے لئے ایک پیش گوئی قرار دیا ہو، اسے بھی مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کرتے وقت خدا کا خوف نہیں کیا۔تو ایسے بزرگ کو ہم ایسی حرکات سے کیسے روک سکتے ہیں۔جو چاہے کہے اور لکھے۔

عیسائیوں کی معتبر کتاب بائیبل باب دانیال، میں دانیال نبی نے ایک پیش گوئی کی ہے،جس میں آنے والے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ مکی مدنی کی آمد کی بشارت دی گئی ہے اور جس کی بشارت کے لئے بائیبل کے صفحات لبریز ہیں۔

میں نے جب اس پیشگوئی کو پڑھا تو عین آنخضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے حرف بحرف صادق پایا۔مگر بعدہ جب قادیان کی طرف نظر دوڑی تو معاً یہ خیال آیا کہ اگر مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو دیکھ لیا ہے تو بالضرور اپنے اوپر چسپاں کیا ہوگا ۔ابھی دو ہفتے بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ اتفاقاً مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۹۱ میری نظر سے گذرا۔ بعینہ اس پیش گوئی کو (جس طرح میں نے خیال کیا تھا)مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اوپر چپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ایسے امتی (یا امتی نبی) پر سخت افسوس ہے کہ جو پیش گوئیاں سید المرسلین ﷺ کے لئے مخصوص ہیں اپنے اوپر کس جرأت اور دلیری سے چسپاں کرسکتا ہے۔میں اس عبارت کو بعینہ نقل کرتا ہوں جو بائیبل کے حوالہ سے مرزا صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۱ پر نقل کی ہے:

> اور اس وقت سے جب کہ دائمی قربانی موقوف ہوگی اور بتوں کو تباہ کیا جائے گا اس وقت تک بارہ سونوے دن ہوں گے۔مبارک ہے جو انتظار کیا جائے گا اور اپنا کام محنت سے کرے گا۔تیرہ سو پینتیس روز تک اور تو چلا جا آخر تک اے دانیال۔

میں نے یہ عبارت بائیبل مطبوعہ فارن سوسائٹی لاہور سے ملا کر دیکھی تو لفظی طور پر کافی اختلاف نظر آیا۔شاید مرزا غلام احمد صاحب کی قلم کے زور سے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہوگیا ہے یا بائیبل کے مترجمین سے یہ سہونظری ہوگئی ہے خیر کچھ بھی ہو ہمیں اصل مطلب دیکھنا ہے۔ آگے چل کر نیچے حاشیہ میں اس پیش گوئی کی تفسیر مرزا صاحب قادیانی یوں کرتے ہیں:

> اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد ﷺ ہے) جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیش گوئی میں کس قدر تصریح سے مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۹۱)

مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ اس پیش گوئی کا حقیقی مصداق میں ہوں اور میرے سوا یہ پیش گوئی نہ کسی کے لئے ہے، نہ ہوسکتی ہے۔

سنیئے صاحبان! جو شخص سادہ لوح ظاہر بین اور تاریخ سے ناواقف ہو اس کو بیشک اس قسم کا چکمہ دیا جا سکتا ہے لیکن جو شخص جڑوں کا واقف ہو، وہ ایسے مسئلہ کو کھود کھود کر نکال لے گا۔

ہم بتلاتے ہیں کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی شان بابرکات کیلئے مختص ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جب ہر ایک نبی نے آنحضرت ﷺ کی آمد و بعثت کی بشارت دی اور ہر ایک الہامی کتاب اس پر ناطق ہو اور بائیبل میں سینکڑوں پیش گوئیاں بالتفصیل آنحضرت ﷺ کی شان میں موجود ہوں اور دانیال نے بھی یہ پیش گوئی کی ہو اور عین پیش گوئی کے مطابق آنحضرت ﷺ دانیال کے بعد ۱۲۹۰، اور تیرہ سو پینتیس کے اندر اندر مبعوث ہوئے ہوں تو مرزا صاحب کے حق میں یہ پیش گوئی کس طرح ہو سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نہ کسی نبی نے نام لیا، نہ ان کے آنے کی بشارت، نہ ان کے آنے کی ضرورت، نہ وہ رسول، نہ وہ نبی (بقول مرزا میں امتی نبی ہوں) تو ایسے شخص کی آمد کی بشارت کا بائیبل میں ہونا کیا فائدہ دیتا ہے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ دانیال نبی کی یہ پیش گوئی بھی اسی نبی کے حق میں ہے جس کی مدح و شان و آمد آمد کیلئے بائیبل کا ایک ایک باب گواہی دیتا ہے چونکہ آنحضرت ﷺ دانیال نبی کے بعد ۱۲۹۰، اور ۱۲۳۵ کے درمیان ہوئے ہیں اس لئے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے سوا نہ کسی کے لئے ہے نہ ہو گی۔

ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ پر صادق آتی ہوئی دیکھ کر کیوں حسد پیدا ہوا (کیا اسی حسد کا نام امتی نبی یا غلام احمد ہے؟)

مرزا صاحب نے اس جگہ دو فقرے زیادہ کر دیئے ہیں:

۱۔ نبی محمد ﷺ کے ظہور کے بعد ۱۲۹۰ برس مراد ہیں۔

۲۔ یہ پیش گوئی مسیح موعود کے لئے ہے۔

ہمارا اعتراض اس پر یہ ہے کہ اگر یہ الفاظ عبارۃً یا اشارۃً یا معناً مجھے قادیانی جماعت بائیبل میں دکھلا دے تو میں مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق اس پیش گوئی کو صحیح مان لوں گا۔ اور اگر یہ پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکے تو اس قسم کی زمین و آسمان کے قلابے ملا دینے والی تحریرات سے قوم کو کیوں گمراہ کیا جاتا ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۱ ص ۶۔ ۷)

ترک مرزائیت

منظور احمد خان بہاولپوری سابق اسٹور ماسٹر کوچی چکودر بھوپال اسٹیٹ ۱۹۲۶ء سے چند غلط فہمیوں سے قادیانی ہو چکا تھا دوران مرزائیت میں تحقیق صداقت میں کوشاں رہا۔

اتفاق سے کلکتہ میں آ کر مولوی محمد یوسف صاحب انجمن تبلیغ اسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے شکوک پیش کئے جن کا جواب نہایت ہی خوش اسلوبی سے ملنے پر مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو کر مرزائیت کو خیر باد کہہ کر تائب ہوا۔

راقم: سکرٹری تبلیغ اسلام کلکتہ چیت پور روڈ۔ سراج بلڈنگ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

جماعت مرزائیہ کلکتہ میں مذبوحی حالت

اخبار الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء میں، کلکتہ میں تبلیغ احمدیت، کے ضمن میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ نہ تبلیغ الاسلام نے کبھی مناظرہ سے فرار کیا، اور نہ انکار، اور نہ ہی مولوی محمد یوسف صاحب نے شرائط مناظرہ سے پہلو تہی کی۔ بلکہ مولوی صاحب تو ہر وقت دعا کرتے ہیں کہ خدا موقع دے اور مناظرہ ہو۔ افسوس کہ مولوی سلیم (مرزائی) آج تک اپنے مناظرہ سے فرار کر کے اپنے آپ کو سلامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنا چاہتا ہے۔ راقم: سکرٹری تبلیغ الاسلام کلکتہ۔ چیت پور سراج بلڈنگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری اور ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی پر مفصل بحث ہوئی ہے چونکہ ۲۷ جولائی کے پرچہ میں مرزائی معترض کی طرف توجہ تھی اس لئے اس میں مرزا غلام احمد صاحب کا قول بھی نقل ہونا لازمی تھا۔ اس پر مرزائی اخبارات (الفضل و پیغام صلح) نے جواب الجواب دینے کی کوشش کی ہے۔

ان ہر دو اخبارات کی کوشش دراصل مرزا صاحب متوفی کو اہل حدیث کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے ہے جس میں کامیابی محال ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت سے ان کا نکلنا بالکل اس مکھی کی طرح ہے جو شہد سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے، مگر وہ کوشش کر کے اور زیادہ گرفتار بلا ہو جاتی ہے۔

ہم نے بتایا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حدیث ابراہیم کو جس میں تین کذبات کا ذکر ہے، مرزا صاحب نے تسلیم کر کے اس پر اعتراض کرنے والے کو خبیث وغیرہ کہا ہے اس کے جواب میں الفضل اور پیغام صلح دونوں برادر متفق ہو کر اہل حدیث کو کوستے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ دونوں مرزا صاحب کی عبارت پوری نقل کرتے ہیں اور گونگے کی طرح آئیں بائیں شائیں کر کے آگے گذر جاتے ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی عبارت کی تشریح نہیں کرتے۔ ہم ایک دفعہ پھر ان کو راہ راست دکھانے پر توجہ کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کی عبارت اس خصوص کے متعلق دونوں نے یوں نقل کی ہے:

> یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بے ہودہ اور شرک کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا، اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر چلے جانا اور اسکا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طریق پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

(الفضل قادیان ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۶ کالم ۲)

ناظرین! اس عبارت کو بغور ملاحظہ کریں اس میں مرزا غلام احمد صاحب ان تینوں واقعات کو تسلیم کرتے ہیں یا ان کی تکذیب کرتے ہیں؟ امت مرزائیہ کی ہدایت کے لئے ہم اس کی دو تین مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔مثلاً کوئی کہے بعض دفعہ ملہم کسی کے حق میں موت کی پیش گوئی کردیتا ہے کہ وہ ۱۵ ماہ میں مرجائے گا اور وہ اس مدت میں نہیں مرتا۔ تو بدگو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں

۲۔بعض دفعہ کوئی ملہم اعلان کرتا ہے کہ فلاں عورت میرے نکاح میں آئے گی اس کا ناکح روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا۔ وہ اس مدت میں نہیں مرتا تو بدگو لوگ بدگوئی کرتے ہیں۔

۳۔بعض دفعہ کوئی ملہم اپنے مخالف کو مخاطب کر کے پیش گوئی کرتا ہے کہ ہم میں سے جھوٹا پہلے مرے گا مگر وہ مخالف زندہ رہتا ہے۔اس پر بدگو لوگ بدگوئی کرتے ہیں۔

بتاؤ ان تینوں مثالوں میں یہ متکلم جو ان مثالوں کو پیش کرتا ہے ان تینوں واقعات کو تسلیم کر کے جواب دیتا ہے یا سرے سے ان واقعات سے انکاری ہے؟ بس اتنے جواب پر سارا مدار ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ہر ایک شخص بلکہ ہر ایک لڑکا جس نے پرائمری ہی پاس کی ہو وہ بھی اس عبارت سے یہی سمجھے گا کہ متکلم ان مثالوں میں اور مرزا صاحب قادیانی اپنی اس تحریر میں تینوں واقعات کو تسلیم کرتے ہیں۔اس تسلیم کے بعد ان واقعات پر اعتراض کرنے والے کا ذکر یوں کرتے ہیں:

اگر کوئی تکبر اور خودرائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا، حضرت ابراہیم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے، تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (الفضل ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۹ کالم ۱)

احمدی ممبرو! ایمان سے بتاؤ واقعات ثلاثہ مان کر یہ جواب ہے یا سرے سے واقعات ہی کا انکار ہے۔

اللہ اکبر! باوجود اخفائے حق کے جواب دونوں اخباروں کے حصے میں ہے اہل حدیث کو کوستے ہوئے اظہار غیظ وغضب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہم نے بارہا لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری احمدیت کی مخالفت میں حد درجہ تلبیس باطل آرائی اور یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے ایک صاف اور سیدھی بات کو عمداً غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں اور دیانت وامانت خوف خدا اور خشیت الٰہی کو دل سے نکال کر اس سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حقیقت میں اس سے نہیں نکل سکتے۔

(الفضل قادیان ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۶)

اسی طرح الفضل قادیان کا چھوٹا بھائی پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی خوش فہمی سے حضرت مسیح موعود کا حوالہ ذیل دے کر چھٹکارا کرانا چاہا ہے حالانکہ یہ حوالہ بجائے اس کی تائید کر کرتا ہے۔ اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود نے تین پیغمبروں کا ذکر کیا ہے جن کے چال چلن پر بائیبل اور اناجیل کے پیرؤوں نے اپنی ناسمجھی سے اپنی الہامی کتابوں میں الزام لگایا ہے یعنی حضرت موسی حضرت عیسی اور حضرت ابراہیم اول الذکر کے بارہ میں مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا۔ دوم کے بارہ میں کسی فاحشہ کے گھر جانا اور اس کا پیش کردہ عطر جو حلال سے نہ کمایا گیا تھا استعمال کرنا، اور سوم کا تین مرتبہ ایسا کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور ۳۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۹)

ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے حلقہ اثر میں تو (بحکم: سحروا اعین الناس) جادو کر سکتے ہیں لیکن عام ناظرین پر ان کا جادو کیسے چل سکتا ہے۔ناظرین! مہربانی کر کے مرزا صاحب قادیانی کی پہلی عبارت ایک دفعہ پھر پڑھ لیں حقیقت حال آپ کو معلوم ہو جائے گی کہ مرزا صاحب ان تینوں واقعات کو بطور الزام نقل نہیں کرتے بلکہ بطور تسلیم نقل کرتے ہیں۔مگر امت مرزا اہل حدیث کی گرفت سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی ہے مگر نجات معلوم۔کیوں: اس لئے کہ:

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴۔اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۲ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت

مولوی محمد مہرالدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائی دوستو! تشابہ قلبی یا حسن ظن وغیرہ سے جو لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے دباؤ میں آ گئے ان پر یہ بات صادق آتی ہے جو حق تعالی فرماتا ہے:

فاستخفّ قومه فاطاعوه انّهم كانوا قوماً فاسقين (الزخرف:۵۴)

(فرعون نے بے وقوف بنا لیا اپنی قوم کو پھر اسی کا کہا مانا ان لوگوں نے بے شک وہ فاسق لوگ تھے)

سجنو! سچی بات یہ ہے کہ جب شیطان کا غلبہ پورے طور سے ہو جاتا ہے تو آدمی خدا کو بھی بھول جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے

استحوذ عليهم الشّيطان فانساهم ذكر الله

یعنی شیطان ان پر غالب آ گیا ہے اور اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی۔

خصوصاً ایسی حالت جب کامیابی ہو جاتی ہے اور لوگ بکثرت ان کے پیرو ہو جاتے ہیں تو گمراہی اور زیادہ ہو جاتی ہے حق تعالی فرماتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اخوا نھم یمدّ و نھم فی الغیّ ثمّ لا یقصرو ن (الاعراف:۲۰۲)
یعنی ان کے بھائی ان کو گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں اور کمی نہیں کرتے۔

اگر مرزا صاحب قادیانی کو ان کے ہم خیال لوگ تائید نہ دیتے، تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی۔ مگر یاد رہے کہ یہ تائید باعث زیادتی جرم ہے جس سے سزا میں بھی سختی ہوگی کما قال تعالیٰ:

انما نملی لھم لیز دا دوا اثماً و لھم عذا ب مھین (ہم ان لوگوں کو صرف اسلئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ گناہ کریں اور آخر کار ان کو ذلت کا عذاب ہے)

ان لوگوں کے روبرو ان کے مخالف مدعا کوئی آیت قرآنی پڑھی جائے تو اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ اپنے الہامات اور وحی پر نازاں اور خوش رہتے ہیں ان کی وہی حالت ہے جو حق تعالیٰ فرماتا ہے:

فلمّا جاء تھم رسلھم با لبیّنا ت فر حوا بما عند ھم من العلم
(غافر:۸۳)۔(یعنی جب رسول کھلی نشانیاں ان کے پاس لے آئے تو وہ اپنے علم ہی پر خوش رہے)

کتنی ہی آیات واحادیث پیش کی جائیں وہ ایک نہیں مانتے اور اپنے ہی علم پر نازاں ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ٹھیک ہے اور بس۔

اب یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسے فتنوں کے وقت مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ پہلے یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک مخفی راز پر مسلمانوں کو مطلع کر دیا کہ جو لوگ فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے اسی واسطے پیدا کیا کہ اس قسم کے کام کیا کریں اور انجام کار رسوا ہوں چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

و کذا لك جعلنا فی کل قر یۃ اکا بر مجر میھا لیمکروا فیھا و ما یمکرو ن الّا بانفسھم و مایشعرو ن (الا نعام:۱۲۳)
(یعنی ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے فساق پیدا کئے تاکہ ان میں فتنہ انگیزیاں اور مکر کریں اور جتنی مکاریاں وہ کرتے ہیں اپنے حق میں کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے)

اگر یہ آیت شریفہ نازل نہ ہوتی تو اس قسم کے لوگوں کی ترقی سے یہ خدشہ ضرور ہوتا کہ شاید یہ بھی مقبول بارگاہ ہوں جن کو اس قسم کی تائیدیں ہو رہی ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کی ترقیوں سے مسلمانوں کو یہ خیال چاہیے کہ ہماری ابتلاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آزمائش کے لئے حق تعالی نے ان کو پیدا کیا ہے اور یہ تائید ان کی حقانیت پر دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے

کلا نّمدّ ھٰؤ لاء و ھٰؤ لاء من عطاء ربّك و ما کا ن عطاء ربّك محظوراً (الاسراء: ۲۰)(یعنی طالب دنیا اور طالب آخرت ہر ایک کو ہم مدد دیتے ہیں پروردگار کی بخشش بند نہیں)

آنحضرت ﷺ کی ولادت بابرکت سے آثار نبوت اور ارہاصات شروع تھے۔ اہل عرب عمر بھر حضرت کی صداقت وصدق دیکھا کئے یہود اور نصاری اور کاہنوں کے اخبار سے حضرت کی نبوت کا حال سنا کئے۔ اور وقتاً فوقتاً معجزات کا مشاہدہ کیا کئے۔ باوجود اس کے آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت کل ایک لاکھ اشخاص مسلمان ہوئے اور مسیلمہ کذاب پر دو چار سال ہی میں لاکھ آدمی تک ایمان لائے۔ پھر کیا اس قدر ترقی سے مسیلمہ کی نبوت یا حقانیت ثابت ہوسکتی ہے؟

بات یہ ہے کہ باطل کا شیوع بہت جلد ہوتا ہے خصوصاً اس آخری زمانہ میں جو گویا فتنوں ہی کے واسطے موضوع ہے۔

حق تعالی فرماتا ہے: من کا ن یر ید حر ث الد نیا نؤ ته منها و ما له فی الآ خرۃ من نصیب ۔ (اشوری: ۲۰)یعنی جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہوتو ہم بقدر مناسبت اس کو دنیا دیں گے مگر پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ الد نیا زور لا یحصل الّا با لزور کو اپنا مقتداء بنا کر اقسام کے حیلے اور مکاریاں عمل میں لائے جن سے دنیا کا پورا پورا حصہ حاصل کرلیا۔ مگر افسوس ہے ان پر جنھوں نے دوسروں کی دنیا کے واسطے اپنا دین برباد کیا۔ کیونکہ ہر ایک کے ہم خیال ہونے کے لئے کئی کئی آیتوں اور احادیث کا ان کو انکار کرنا ضرور پڑا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے:

انّما المو منو ن الذین آ منوا با لله و رسو له ثم لم یر تا بوا۔
یعنی اہل ایمان وہی لوگ ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے۔

مسلمانوں کے دلوں میں منجانب اللہ ایک قسم کی ایسی تسکین ہوتی ہے کہ مخالفین کی باتیں ان کو مشوش نہیں کرتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هو الذی انزل السکینة فی قلوب المومنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم ۔یعنی خدا تعالی نے مسلمانوں کے دل میں اطمینان اور تسکین اتاری تاکہ پہلے ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو۔

اہل ایمان اس بات کے مامور ہیں کہ اگر جعلی انبیاء وغیرھم مسلمانوں کو بہکا دیں تو بمقتضائے الدین نصیحة ان کی خرابیوں پر متنبہ کردیں اور جو نہ مانیں تو ان پر غم کھانے کی ضرورت نہیں ۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کفار کفار کے ایمان نہ لانے پر باقتضائے رحمت طبعی بہت غم کھاتے تھے جس پر حق تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لعلك باخع نفسك ان لا یکونوا مومنین ۔

یعنی شائد تم (اے پیغمبر) اپنے کو ہلاک کرلو گیاس پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے

نیز ارشاد فرمایا: ولا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بافواھهم ولم تؤمن قلوبهم ۔یعنی اے رسول غم نہ کھاؤ ان پر جو کفر میں سعی کرتے ہیں اور جو کہتے ہیں اپنے منہ سے کہ ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں

اور مسلمانوں کو ارشاد فرمایا: یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرّکم من ضلّ اذا اهتدیتم ۔یعنی مسلمانوں تم اپنی خبر رکھو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے اس کا گمراہ ہونا تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

مرزا صاحب براہین احمدیہ میں مسلمانوں کی بہت شکایت فرماتے ہیں: خدا تعالی نے ایک لخت ان سے عجز وفروتنی اور حسن ظن اور محبت برادرانہ اٹھالیا۔

اور اسی کے صفحہ (۱۰۶) میں لکھتے ہیں: نیک ظنی انسان میں ایک فطرتی قوت ہے۔مثلاً یہ نیک ظنی ہی کی برکت ہے کہ چھوٹے بچے بآسانی بولنا اور باتیں کرنا سیکھ لیتے ہیں اور ماں باپ کو ماں باپ کر کے جانتے ہیں ۔اگر بدظنی کرتے تو کچھ بھی نہ سیکھتے اور دل میں کہتے کہ شاید ان سکھانے والوں کی کچھ اپنی غرض ہوگی اور آخر میں اس بدظنی سے گنگے رہ جاتے اور والدین کے والدین ہونے میں بھی شک کرتے۔

فی الحقیقت حسن ظنی اصلاح تمدن کے لئے ایک بڑی دولت تھی مگر افسوس ہے کہ اس کو زمانے کی رفتار اور مکاروں کی خودغرضیوں نے خاک میں ملا دیا۔اور اس کی تو خود مرزا صاحب قادیانی بھی اجازت دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اورلوگوں نے نبوت مہدویت قائمیت شاہدیت کشفیت اور ولایت وغیرہ کے جھوٹے دعوے کر کے دنیوی وجاہت حاصل کی اور اپنے اغراض پورے کیئے، مرزا صاحب بھی کر گئے۔ انہوں نے تو ایک ہی دعوی کیا تھا مگر مرزا صاحب نے ایک پر قناعت نہ کی بلکہ فرماتے ہیں کہ میں مجدد ہوں، محدث ہوں، امام الزمان ہوں، مہدی موعود ہوں، عیسی موعود ہوں، خلیفۃ اللہ ہوں، حارث حراث ہوں، نبی ہوں، رسول اللہ ہوں، خدا کی اولاد کے برابر ہوں، تمام انبیاء کا مثیل وہم سر ہوں، بلکہ افضل ہوں، کن فیکون کا اقتدار رکھتا ہوں، مجھ پر سچی وحی آتی ہے، خدا اپنے چہرے سے پردہ اٹھا کر میرے ساتھ باتیں کرتا ہے، میرے معجزات انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں، میری رسالت اور نبوت کا منکر اور میرے قول وفعل پر اعتراض کرنے والا کافر ہے۔ وغیرہ۔ پھران دعووں سے اس قدر دنیوی وجاہت حاصل کی کہ قسام کے چندے کر کے لاکھوں روپیہ حاصل کیئے، اوران کے بعد بھی کیئے جارہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۲ ص ۷۔۸)

مسرت انگیز خواب

میرے ایک دوست (نظام آباد کے رہنے والے ہیں) کے دوست (جو گجرات کے رہنے والے ہیں) مرزائی ہو گئے۔ مگر ایک رات خواب دیکھتے ہیں کہ گجرات میں ایک وسیع میدان پر عظیم الشان جلسہ کا انتظام ہو رہا ہے اور ڈھنڈورا دیا جارہا ہے کہ اس جلسہ میں حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائیں گے۔ چنانچہ میں بھی وہاں گیا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزائیت کی تردید فرمارہے ہیں۔ آپ کا چہرہ مثل ماہ چہار دل شب چمک رہا ہے۔ ہزارہا لوگ اس تقریر دلپذیر کو سن رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ تو میں نے فورا مرزائیت سے توبہ کر لی۔

راقم: حکیم عبدالرحیم سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی، نظام آباد، گوجرانوالہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ اور جملات خبریہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ شائع کر کے اپنے اتباع کی کامل رہنمائی کر دی تھی کہ میرے بعد حق کی طرف رجوع کر لینا۔ مگر امت مرزائیہ ایسی سخت دل واقعہ ہوئی ہے کہ ما تغنی الآیات و النذر من قوم لا یومنون کا نظارہ معلوم ہوتا ہے۔

مئی ۱۹۰۸ء سے عرصہ تک تو ہماری توجہ آخری فیصلہ کے مضمون پر ہی رہی مگر بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء جبکہ مرزا صاحب کی یادگار میں بمقام امرتسر جلسہ ہوا تو اس موقع پر ہم نے اشتہار آخری فیصلہ کے مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔

اس کا ایک حصہ دعائیہ ہونے کی وجہ سے جملات انشائیہ بتایا اور دوسرے حصہ کو جملات خبریہ ثابت کیا۔

یہ تقسیم ایسی مفید ثابت ہوئی کہ قادیانی کیمپ میں اس نے ہل چل ڈال دی ہے کیونکہ جملہ خبریہ کا وقوع اگر نہ ہو تو کذب لازم آتا ہے۔ حالانکہ نبی اور نبی کا ملہم کذب سے پاک ہوتے ہیں۔

ہمارے پیش کردہ جملات خبریہ کا جواب جلسہ مناظرہ میں تو نہیں ملا تھا۔ البتہ اخبار الفضل میں کسی صاحب نے دیا تھا جس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء میں دیا گیا۔ آج مولوی جلال الدین صاحب کو جواب دیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تو غلط کہا کہ میں نے جلسہ مناظرہ میں جواب دیا تھا۔ ہرگز نہیں دیا۔ اس کے بعد جو سوچ سمجھ کر جواب دیا وہ بھی ایسا ہے کہ بے سوچے سمجھے کے برابر بلکہ بدتر۔ آپ نے لکھا ہے:

> میں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فقرہ کہ اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جملہ خبریہ مطلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ بلکہ شرط سے مقید ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس جملہ کے ساتھ ہی ہلاک ہونے کی وجہ بھی لکھی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

' کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔'

اب دیکھنا یہ ہے کہ جو وجہ ہلاکت بیان کی گئی ہے وہ مطلق ہے یا مقید؟ سو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ایک واضح تحریر اس کے متعلق موجود ہے جو اس اشتہار آخری فیصلہ کے بعد کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو علت ہلاکت کی اس جگہ حضور (مرزا قادیانی) نے بیان کی ہے وہ مباہلہ کی شرط سے مقید ہے۔ چنانچہ حضور (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

' یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کون سی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔

پس ہلاک ہو جانے کی جو وجہ حضور (مرزا قادیانی) نے آخری فیصلہ میں لکھی ہے وہ مباہلہ کی صورت سے متعلق ہے۔ مطلق نہیں ہے۔ لہذا اس جملہ خبریہ کی صحت وقوع کے لئے ضروری تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بالمقابل ایسی دعا کرتے' (الفضل قادیان ۱۹۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۷۔۸)

(مولانا امرتسری فرماتے ہیں) ہم اس بحث پر پہلے بارہا مفصل لکھ چکے ہیں یہاں صرف مرزا صاحب کے دو جملے خبریے اعلان آخری فیصلہ سے نقل کئے دیتے ہیں۔

اگر میں (مرزا قادیانی) کذاب اور مفتری ہوں تو آپ (مولوی ثناء اللہ) کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

اس قضیہ شرطیہ کی شرط اگر سے شروع ہوکر ھوں پر ختم ہوتی ہے۔ جزا اس کی ھلاك ھو جائونگا ہے۔ شرط باجزا جملہ شرطیہ خبریہ۔ اس جملہ کی مکمل تصدیق کے لئے وہ آیت ہے جو شروع اعلان میں لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یستنبئونك احقّ هو۔ قل ای و ربّی انّه لحقّ پوچھتے ہیں آپکو (اے مرزا) کہ آپ کا یہ مضمون آخری فیصلہ سچ ہے؟ آپ کہیے خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے

بتایئے اس قرآنی شہادت کو اپنے اعلان پر چسپاں کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے جملات خبریہ کو مضبوط کیا یا نہیں۔ لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے تو اپنے جملات خبریہ مندرجہ آخری فیصلہ کی حلف اٹھا کر تصدیق کردی اور مریدین کہے جاتے ہیں: نہیں نہیں۔

احمدی ممبرو! میں تم کو ایک مشورہ دیتا ہوں۔ چونکہ ایک روز آنے والہ ہے کہ اعلان آخری فیصلہ دکھا کر تم لوگوں کو کہا جائے گا

اقرء کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیباً

تم اپنی نوشت پڑھ لو تم خود ہی فیصلہ کرنے کو کافی ہو۔

کیا ہی اچھا ہو کہ اس اعلان کو بغور دیکھ کر مباہلہ کے لفظ پر نشان لگا رکھو۔ کیونکہ وہاں پوچھا جائے گا کہ اس اشتہار میں لفظ مباہلہ کہاں ہے؟ جب سوال ہو گا تو تم فوراً اس لفظ پر انگلی رکھ دینا۔ اگر باوجود تلاش کے مباہلہ کا لفظ نہ ملے تو منہ سے نہ نکالا کرو۔'

(ہفت روزہ اہلحدیث ۳۱۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

دھاریوال میں مرزائی، عیسائی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پادری عبدالحق صاحب وغیرہ کہا کرتے ہیں کہ مرزائی ہمارے بھائی ہیں کیونکہ ہم مسیح ناصری کے پیرو ہیں اور یہ لوگ مسیح قادیانی کے۔ لہذا ہم ایک نوع کے دو صنف ہیں، اس لئے ہم ان کے جھگڑے میں دخل دیں تو کیوں دیں:

محتسب را درون خانہ چہ کار

لیکن چونکہ یہ واقعہ پبلک میں رونما ہوا ہے اس لئے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتواریخ ۲۸۔۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء دونوں بھائیوں میں بمقام دھاریوال ضلع گورداسپور (قریب قادیان) مباحثہ ہوا۔ افسوس بوجہ مباحثہ الہ آباد ہم شریک نہ ہو سکے۔ مگر اخبار الفضل قادیان نے اپنی فتح کا جوراگ گایا ہے وہ سننے کے قابل ہے۔

ناظرین کو یہ تو خوب معلوم ہوگا کہ مرزائی اخباروں کی یہ عادت مستمرہ ہے کہ مناظرین کی تقریریں نہیں لکھا کرتے، محض نتیجہ اپنے حق میں بتایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس مناظرہ کی روئداد بیان کرنے میں بھی ایسا ہی کیا گیا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

پہلا مناظرہ مسئلہ کفارہ پر تھا جس کے مدعی عیسائی تھے اور احمدی مناظر ملک عبدالرحمٰن خادم بی اے گجراتی اور عیسائی مناظر سادھو میلا رام صاحب تھے۔ صدر علی الترتیب مولوی جلال الدین شمس اور مسٹر این ایم ہوز وکیل کپورتھلہ قرار پائے۔ عیسائی مناظر نے اپنے دعوی کے اثبات میں آدھ گھنٹہ تقریر کی جو بلحاظ دلائل بالکل پھسپھسی اور عامیانہ تھی۔ ملک صاحب نے ایسی زبردست تقریر کی کہ عیسائیوں کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ آپ نے چند ہی منٹ میں اس کی پیش کردہ باتوں کی تردید کرنے کے بعد کفارہ پر بیس نہایت وزنی اعتراضات کئے جن میں سے ایک کا بھی جواب عیسائی مناظر نہ دے سکا اور دے بھی کیسے سکتا تھا وہ بے چارہ معمولی علم و عقل کا آدمی تھا جسے عیسائیون نے قربانی کی بھیڑ بنا کر کھڑا کر دیا اس غریب کو اناجیل کے صحیح نام بھی معلوم نہ تھے چنانچہ ملک صاحب نے جب کورِنتھیون کا ایک حوالہ دیا تو اس نے بڑے زور سے کہا کہ یہ تلفظ غلط ہے مگر ملک صاحب نے جب ثابت کر دیا کہ صحیح تلفظ یہی ہے تو اسے خاموش ہونا پڑا۔ سادھو صاحب تبعین کو متبعین کہہ رہے تھے اور جب ملک صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے تو کہنے لگے تبعین ہی سہی۔ آخر جب پڑھے لکھے لوگ ہنسی کو ضبط نہ کر سکے تو آپ بہت کھسیانے اور نادم ہو کر بیٹھ گئے۔ غرضیکہ سادھو صاحب کی حالت بہت قابل رحم تھی۔ آخر عیسائی صدر سے اپنے مناظر کی یہ حالت دیکھی نہ جاسکی اور انہوں نے منتیں کر کے وقت میں سے بیس منٹ اور کم کرالئے اور اس طرح اپنی شکست پر مہر تصدیق ثبت کر دی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۲)

ہمیں کمال خوشی ہوتی اگر مسئلہ کفارہ میں عیسائیوں کو شکست اور مرزائیوں کو فتح ہوتی۔مگر جناب یہ تو بتایئے کہ فتح کس پر ہوئی ؟ اسی مناظر پر جس کی بے علمی اور کم لیاقتی کا نقشہ آپ نے خود دکھایا ہے۔ واللہ ایسے بے علم اور ناواقف مناظر پر مرزائیوں کے چوٹی کے مناظر کا فتح یاب ہونا اس رباعی کا مصداق ہے:

نوسو پوستی چڑھے شکار　　مکھی گھیری وچ بزار
ماری نہیں پر لنگھی کیتی　　ایہ بھی رب نے فتح دیتی

(پنجابی رباعی ہے۔مطلب یہ کہ نوسو پوستیوں نے ایک مکھی کو بازار میں گھیر لیا اور اس پر حملہ کر کے اسے لنگڑی کر دیا اس پر خدا کا شکر کیا کہ ہمیں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی)

اس لئے قادیانیوں کو اس فتح پر ہم مبارکباد دیتے ہوئے شرماتے ہیں

(ہفت روزہ اہلحدیث ۳۱۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۳ ص ۶۔۷)

دانیال اور مرزا قادیان

پیغام سچ بجواب پیغام حق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک اشتہار قادیان سے قادیان موسومہ بہ پیغام حق نکلا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دانیال (نبی) نے جو ایک پیش گوئی کی تھی وہ مرزا صاحب کے حق میں ہے۔اصل یہ کہ یہ سب کچھ مرزا صاحب نے خود لکھا ہوا ہے جسے اختصار کر کے آج بطور اشتہار قادیان سے شائع کیا گیا ہے۔اس لئے ہمارے حق میں کوئی نئی بات نہیں۔ہم اس اشتہار میں سے اصل مطلب مشتہر (ناظم دعوت وتبلیغ قادیان) ہی کے لفظوں میں دکھا کر جواب دیتے ہیں۔ناظم مذکور لکھتا ہے:

انیسویں صدی کے اخیر میں کیا عیسائی اور کیا مسلمان اور کیا ہندو سب اپنے اپنے مذہب کی پیش گوئیوں کے مطابق ایک موعود کے منتظر تھے۔یورپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایشیاء پرانی اور نئی دنیا دونوں میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بنی آدم جو مدت سے ایک نجات دہندہ کی انتظار میں تھے یک زبان ہو کر بول اٹھے کہ وہ دیکھو آنے والا قریب آرہا ہے، مگر کیا یہ حیرت کا مقام نہیں کہ انیسویں صدی گذر کر بیسوی صدی شروع ہوگئی بلکہ ۳۴ سال اور بھی گذر گئے، مگر دنیا کے نزدیک آنے والا ابھی تک نہیں آیا۔

کیا نبیوں کی باتیں جھوٹی نکلیں۔ اور جو میعاد انہوں نے خدا کی وحی کے مطابق نجات دہندہ کی آمد کے لئے مقرر کی تھی صحیح نہ تھی۔ نہیں وہ یقیناً صحیح تھی۔ اور اے بھائیو! تمہیں یہ خوش خبری مبارک ہو کہ تمہاری انتظار اور پاک نوشتوں کے مطابق وہ موعود قادیان کی بستی سے حضرت مرزا غلام احمد کی شکل میں عین وقت پر ظاہر ہوا۔ چنانچہ آپ دانی ایل نبی کی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹۔۲۰۰ میں تحریر فرماتے ہیں:

اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سونوے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکا تھا۔ پھر سات سال بعد کتاب براہین احمدیہ جس میں میرا دعوی مسطور ہے تالیف ہو کر شائع کی گئی... سو دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سونوے برس لکھے ہیں۔ اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سونوے کا۔

(از اشتہار پیغام حق۔ ص ۳۔۴)

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ یہودیوں کی جو عادت قبیحہ قرآن مجید میں آئی ہے (تبدو نہا و تخفو ن کثیراً) کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو یہ عادت ان مرزائیوں میں نمایاں پائی جاتی ہے۔ اثبات نبوت مرزا کے لئے قرآن وحدیث میں خیانت کریں کہ کوئی بات بھی ہو، لطف تو یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کے اقوال بھی چھپا جاتے ہیں جن کو شائع کرنے کے لئے ساری جد و جہد کرتے ہیں۔ جس کا نمونہ آج اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبارت میں ہم دکھاتے ہیں۔ ناظم دعوت مذکور نے مرزا صاحب قادیانی کی جو عبارت نقل کی ہے اس کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی ملتی ہے:

> دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سونوے (۱۲۹۰) برس لکھے ہیں اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سونوے کا پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سوپینتیس برس رکھتا ہے۔ جو خدا تعالی کے اس الہام کے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)

ناظرین کرام! دیکھئے اس موعود کی وفات کا سال ۱۳۳۵ھ کیسے صاف الفاظ میں لکھا ہے اور اسی کو اپنے الہام سے مؤید کیا ہے، حالانکہ مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے اور پیدائش آپ کی حسب بیان خود (تریاق القلوب طبع اول ص ۶۸) ۱۲۶۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس حساب سے آپ کی عمر چھیاسٹھ سال قمری ہوئی حالانکہ آپ کا الہام تھا کہ ۷۴ سے ۸۶ تک عمر ہوگی۔ پس اگر سچے موعود ہوتے تو بجائے ۱۳۲۶ھ کے ۱۳۳۵ھ میں وفات پاتے یعنی نو سال بعد تو دانیال نبی کی پیش گوئی بھی آپ پر صادق آتی اور آپ کا الہام بھی صحیح ہوتا۔ مگر دونوں میں سے ایک بھی نہ ہوا۔ ہوا تو وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا کیونکہ آپ نے بڑی تحدی سے پیش گوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ اور مجھ (مرزا قادیانی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرے گا۔ اس لئے خدا نے نہ دانیال والی عمر دی، نہ ان کے الہام والی بلکہ دنیا کو دکھا دیا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۴ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان ملعون اور مرزا قادیانی مدفون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اہل حدیث ۱۷۔ اگست میں بحوالہ مرزا صاحب قادیانی ثابت کیا تھا کہ شیطان کو مرزا صاحب نے بحیثیت مسیح موعود ہونے کے ایک عرصہ ہوا قتل کر دیا ہوا ہے۔ ہم نے اس پر سوال کیا تھا کہ شیطان کے مقتول ہو جانے پر بھی دنیا میں فسق و فجور کیوں ہے؟ سوال بالکل صاف اور فریق ثانی کے مسلّمہ پر تھا۔ اس کا جواب دینے کو دونوں بھائی (لاہوری اور قادیانی) مسلح ہو کر سامنے آئے مگر ہوا وہی جو کہا کرتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت شیر کا پنجہ ہے جس سے نکلنا کارے دارد۔ دونوں بھائی ایسے تڑپے ہین جیسے مکھی شہد سے نکلنے کے لئے تڑپتی ہے پھر اسی میں الٹی پھنستی ہے لاہوری پیغام نے تو اتنا کہہ کر جان چھڑا دی کہ وہابیوں کی چھیڑ چھاڑ حرکت مذبوحی کی طرح چندروزہ ہے عیسائیوں کے گرجے خالی ہو رہے ہیں وغیرہ۔ پیغام صلح لاہور کے الفاظ یہ ہیں:

> مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں شیطان کی شاہ رگ کاٹ ڈالی تھی اب جو کچھ عیسائی مشنریوں آریوں وہابیوں اور دوسرے مخالفین کی طرف سے ہو رہا ہے وہ شیطان کی مذبوحی حرکت ہے یا اس کے چند چیلوں کی حرکتیں ہیں اور ان میں سے بھی ہر جماعت اپنی موت پر نوحہ کناں ہے عیسائی مشنری پکار رہے ہیں کہ گرجے خالی ہو رہے ہیں۔ اسلام اپنے لاؤلشکر کے ساتھ نہ صرف بیرونی ممالک میں بلکہ خود ان کے صدر مقام پر حملہ آور اور فاتح ہوتا جا رہا ہے۔ آریوں کے گھر میں خود ان کے ریسرچ سکالر اور پروفیسران کے ویدوں اور بنیادی اصولوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ وہابی جماعت کی حالت آپ سے چھپی ہوئی نہیں۔ اگر کچھ دریافت کرنے کی ضرورت ہو تو روپڑی اور سوہدروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہابیوں کے اخبارات کا مطالعہ کافی ہوگا باقی بریلوی دیوبندی جھگڑوں کو علیحدہ رکھئے۔ (۲۴۔اگست۱۹۳۴ءص۴)

اس جواب کی حقیقت جواب کے الفاظ سے ہی معلوم ہوتی ہے گرجے خالی کرکے لوگ جاتے کہاں ہیں۔ دہریت کی طرف یعنی بد سے بدتر بنتے ہیں مفصل ہم آگے چل کر بتا دیں گے ۔ بڑے بھائی الفضل کا جواب بھی ساتھ ہی سن لیں الفصل کے جواب کا اختصار یہ ہے کہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے شیطان کے قتل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اس کے اثر سے محفوظ کیا جائے یہ نہیں کہ شیطان واقعی مار دیا جائے چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

شیطان کے قتل سے مراد:

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ شیطان کی (کسی؟) طرح کا مادی وجود نہیں رکھتا کہ اس کے قتل سے مراد تلوار لے کر اس کا گلہ کاٹ دینا ہے اور اسکے بعد تمام جہان سے گمراہی اور ضلالت کا نام ونشان مٹ جائے بلکہ قتل شیطان کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے شیطنت اور ناپاکی سے علیحدہ کرکے قرب الٰہی کے حصول اور افضال خداوندی کا مورد بننے کی اہلیت پیدا کردی جائے۔

(۲ستمبر۱۹۳۴ءص۵)

اس اقتباس میں شیطان کی حقیقت یا اس کے قتل کی تاویل جو کی گئی ہے اس سے ہمیں بحث نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد اس سے بھی حاصل ہے کیونکہ اخبار الفضل قادیان یہ مانتا ہے کہ

قتل شیطان کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔

ناظرین یہ فقرہ ذہن مین محفوظ رکھیں اس کے بعد خلیفہ قادیانی کی تقریر دل پذیر سنیں خلیفہ قادیانی نے ایک خطبے میں تقریر کی تھی جو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب آیا اس کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں۔ نہ تمدنی احکام قائم ہیں نہ سیاسی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں، اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی، جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا، اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو، اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہم میں سے جو بھی شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے جو بھی اس تہذیب سے متاثر ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے برے رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا، جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں، کبھی چین اور اطمینان کی نیند سو نہیں سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے ہیں جو مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ہر چیز دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیے کیونکہ ہم اور مغربیت ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے یا ہم زندہ رہیں گے یا مغربیت زندہ رہے گی...

اس وقت اسلام کے مقابل پر بیسیوں جھنڈے بلند ہیں۔ جب تک وہ تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے۔ جب تک تثلیث کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا۔ جب تک بت پرستی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا۔ جب تک اسلام کے سوا باقی تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے۔ جب تک سب دنیا میں تکبیر کے نعرے بلند نہیں ہو جاتے۔ ہم کبھی اپنے فرائض کو پورا کرنے والے سمجھے نہیں جا سکتے۔ (الفضل قادیان ۲۶۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۷)

ناظرین! اس سارے مضمون میں ایک ہی فقرہ کتنا بڑا دل شکن ہے کہ، کوئی چیز اسلام کی باقی نہیں رہی۔

یہ سب خرابیاں جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود) نے بتائی ہیں دراصل نمونہ ہیں ان خرابیوں کا جو دنیا میں ہو رہی ہیں آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک بات پر ہے جو عرصہ ہوا جاپان کے ایک وزیر نے کہی تھی،
ہم نے اپنے ملک سے خدا کو ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے،
اب تو روس سے بھی یہی آواز آتی ہے ۔ یہ بات بنا لینا کہ وہابی بڑے پاپی ہیں، بالکل آسان ہے کہ وہابیوں کا نام لے دیا جائے پنجابی مسیح اور قادیانی کرشن انہی کا ستایا ہوا بجائے ۱۳۳۵ھ میں جانے کے ۱۳۲۶ھ میں چلا گیا۔ مگر صحیح جواب وہ ہے جو واقعات پر مبنی ہے ۔ واقعات وہی ہیں جو خلیفہ قادیان نے بتائے ہیں یاد دہانی اور استحضار کے لئے ان دونوں (بڑے اور چھوٹے) بھائیوں کے سامنے ہم مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ایک دفعہ پھر پیش کرتے ہیں:

کسی نبی نے شیطان کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا) کے ہاتھ سے قتل ہو (چنانچہ ہو گیا) (ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۳۱۷)

اس عبارت کو پڑھ کر اور واقعات دنیا کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل تین امور کی تسلیم سے چارہ نہیں

۱۔ دنیا میں شیطان زندہ ہے دلیل اس کی انّی ہے۔
۲۔ مسیح موعود ہنوز دنیا میں نہیں آئے۔
۳۔ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا وہ غلط ہے

الفضل نے اپنے ناظرین کو دھوکہ میں رکھنے کیلئے ایک نئی بات نکالی ہے کہتا ہے کہ اہل حدیث امرتسر، مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض کرتے ہوئے خود آنحضرت ﷺ کی توہین کر جاتا ہے۔ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

رسول کریم ﷺ کے متعلق خدا تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے و ماارسلناك الا رحمة للعالمين کہ ہم نے تجھے تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اب اگر کوئی غیر مسلم مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کو پیش نظر رکھ کر سوال کرے کہ اگر بانی اسلام تمام جہانوں کے لئے رحمت تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ابوجہل ، ابولہب ،عتبہ، شیبہ اور دیگر کفار مکہ یا دوسرے ممالک کے معاندین لعنت میں مبتلا ہوئے۔ کیا یہ لوگ اس رحمت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے بہرہ یاب ہوئے اگر نہیں تو کیوں بانی اسلام کا وجود ان کے لئے رحمت کا موجب نہ ہوا۔ (الفضل قادیان ۲ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۶)

خدا جانے یہ لوگ قرآن کی آیت پیش کرتے ہوئے کیوں نہیں سمجھتے کہ افراد اہل حدیث کو قرآن سے خاص انس اور توغل ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارا پیش کردہ ترجمہ ہی غلط ہو پس سنئے

آیت موصوفہ میں رحمۃ مفعول لہ ہے۔ نہ سمجھے ہو تو اپنے بڑوں سے پوچھو کہ ہم نے کیا کہا۔ اور مفعول لہ دراصل فاعل کی نیت کا اظہار ہوتا ہے اور اسی کا فعل ہوتا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں:

خدا فرماتا ہے کہ اے رسول ہم نے تجھے لوگوں پر رحمت کرنے کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی ہمارا ارادہ ہی ہے کہ تیری تعلیم سے جہان کے لوگوں پر رحمت کریں مگر یہ بھی فرمادیا و ننزل من القرآ ن ما هو شفاء ورحمة للمومنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا قرآن مومنوں کیلئے رحمت ہے اور ظالموں کے لئے باعث نقصان ہے۔

یہ تو ہے آیت کا مطلب ہمیں اس سے بحث نہیں ہمارا مقصد تو مرزا صاحب کا قول ہے کہ شیطان کسی نبی کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا میرے ہاتھ سے قتل ہوا۔ نہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعوی کیا نہ کسی اور نبی نے کیا۔ پس آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو سچا ثابت کیجئے جسکا ثابت ہونا اس پر موقوف ہے کہ دنیا سے ہر قسم کی شر، شرارت اور ضلالت دور ہو جائے

احمدی ممبرو!

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۵ ص ۹۔۱۰،۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ سے فرار

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیقؒ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

خاکسار نے اپنا رسالہ، نشان حج اور میرزا، بذریعہ رجسٹری پیکٹ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ چنانچہ ناظر صاحب دعوت تبلیغ نے علاقہ ہذا کے جنرل سکرٹری تبلیغ کو بذریعہ تقریر رسالہ مذکور کا جواب دینے کو بھیجا۔ موصوف نے ۲۷۔ اگست کی شام کو تشریف لا کر اعلان کر دیا کہ آج ہی رسالہ کا جواب دیا جائے گا۔ خاکسار نے منادی سن کر فوراً بذریعہ رقعہ دعوت مناظرہ دی مگر جواب ندارد۔ آخر میں نے مقام تقریر پر جا کر وقت کا مطالبہ کیا تو جواب میں مرزائی مبلغ نے کہا کہ نہ تو میرے پاس اس وقت کسی بات کا ثبوت ہے اور نہ ہی میرا آج کوئی پروگرام ہے۔ اس مضحکہ خیز جواب پر حاضرین ہنس پڑے۔ خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ بطالت مرزا پر تقریر کی جس کا بہت اچھا اثر رہا۔ چنانچہ اس طرح مرزائیوں نے مناظرہ سے صریح فرار کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۵ ص ۱۴)

منکوحہ آسمانی، اور اس کے والد کی موت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری چونکہ ۳۰ ستمبر کو حسب پیش گوئی فوت ہوا تھا، اس لئے اس کی یادگار میں ۳۰ ستمبر کو اس پیش گوئی کی تبلیغ کی جائے۔ دفتر اہل حدیث چونکہ قادیان کے ہر خیر و شر میں شریک ہوتا ہے اس لئے یہ مضمون دس روز پیشتر شائع کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین اہل حدیث بھی ۳۰ ستمبر کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسے کر کے اس مضمون کو پڑھ کر سنائیں اوراس کو بطور اشتہار خود چھاپ کر شائع کریں یا دفتر ہذا سے منگا لیں ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مشہور پیش گوئیاں تین تھیں جو انہوں نے تین قوموں عیسائیوں، ہندوؤں، اور مسلمانوں پر ایک ایک کر کے تقسیم کی تھیں ۔

عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت والی پیش گوئی، ہندوؤں کے لئے پنڈت لیکھ رام کی موت والی پیش گوئی، مسلمانوں کے لئے آسمانی منکوحہ والی پیش گوئی ۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کی اپنی عبارت اس مضمون کے متعلق یہ ہے:

بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک اور پھر احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے ۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے مواقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے ۔

(شہادۃ القرآن ۔ ص ۸۰)

ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ تینوں پیش گوئیاں بلکہ جو پیش گوئی بھی بطور تحدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی، سب غلط ثابت ہوئیں ۔ ان سب کی بحث ہماری کتاب الہامات مرزا میں مفصل درج ہے ۔ آج ہم صرف تیسری پیش گوئی کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ اسی کے متعلق قادیانیوں نے ۳۰ ستمبر کو پروپیگنڈہ کرنا ہے ۔

کچھ شک نہیں کہ اس پیش گوئی میں اصل مقصود نکاح تھا ۔ چنانچہ لڑکی کا والد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا احمد بیگ اور اسکا نا کح مرزا سلطان محمد چونکہ نکاح مرزا میں سنگ راہ تھے، اس لئے ان کی موت بھی ضروری تھی۔ چنانچہ ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ فوت ہو گیا (۳۱ ستمبر کی تاریخ مرزا صاحب نے لکھی ہے، کتاب دافع الوساوس صفحہ ۲۸۰۔ ورنہ ہندوستان کیا دنیا کے کسی حصے میں ستمبر کی ۳۱ تاریخ نہ کبھی ہوئی ہے نہ آئندہ ہوگی۔ یہ بھی مرزا صاحب کی الہامی لطافت ہے۔ سچ ہے:

لطف پر لطف املا میں میرے یار کے یار حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ھمار) اور مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء یعنی احمد بیگ کی موت سے ایک سال بعد شائع کی۔ تاہم اس کی موت کو کوئی اہمیت نہ دی بلکہ صاف لکھا کہ کہ اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۸۱)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی موت اصل مقصود نہ تھی بلکہ اصل مقصود نکاح آسمانی تھا۔ اور احمد بیگ کی زندگی چونکہ اس میں مانع تھی اس لئے اس کی موت بطور تمہید کے تھی نہ کہ اصل مقصود۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تشریح خود فرمائی ہوئی ہے۔ کتاب انجام آتھم میں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

میں نہیں کہتا کہ یہ کام ختم ہو گیا اور اصل پیش گوئی پوری ہو گئی بلکہ اصل کام (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح) ابھی باقی ہے اس کو کوئی شخص بھی حیلہ حوالہ سے ٹال نہیں سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔(انجام آتھم۔ص۳۲۳)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اصل پیش گوئی نکاح کی تھی اور مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد کی موت بطور رفع موانع کے لئے تھی اصل نہ تھی جن میں سے ایک فوت ہوگیا مگر جو اصل مانع تھا یعنی آسمانی منکوحہ کا خاوند وہ آج تک زندہ ہے حالانکہ اس کی موت کی حد اڑھائی سال تھی جو اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی جسے آج پورے ۴۰ سال ہو چکے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ:

مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد آج اکیس ستمبر۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔(کتاب شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی ص ۸۰)

ہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس بڑے سنگ راہ (مرزا سلطان محمد کی موت) کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے کیا لکھا ہوا ہے۔آپ کا اعلان ہے کہ:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم۔ص ۳۱)

اور سنو! مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کو رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں خود ہی دو جزؤں سے مرکب مانا ہوا ہے (ص ۵۲)۔اسی کتاب میں پہلے جزء (احمد بیگ کی موت) کا ذکر کر کے دوسرے جزء کی بابت اعلان کیا ہے:

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ (انجام آتھم. ص ۵۴)

احمدی ممبرو! خدا کے فضل سے مرزا سلطان محمد آج تک بھی پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہیں۔کیا اس کی زندگی میں تم مرزا صاحب قادیانی کے وصف، ہر بد سے بدتر، پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ایمان سے کہنا ورنہ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جس کی شان ہے یو م تبلی السرا ئر۔ فما له من قوة و لا نا صر (قیامت کے روز سب بھید کھل جائیں گے اس وقت نہ کسی کو قوت ہوگی نہ مددگار ہوگا) ایسا نہ ہو کہ اس روز تمہاری حالت اس شعر کے ماتحت ہو جو کسی مظلوم نے کہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۶ ص ۳-۵)

کشمیر میں اسمبلی اور مخالفین مرزائیت کو نوٹس

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کشمیر میں اسمبلی کے انتخاب کا کام ختم ہو گیا۔ خدا انجام بخیر کرے۔ اخبار، اسلام، سری نگر راوی ہے کہ ہم کو انگریز وزیر اعظم مسٹر کالون کا نوٹس معرفت ڈپٹی مجسٹریٹ سرینگر پہنچا ہے۔ (اخبار اسلام، مخالفین مرزائیت مسلمانوں کا ہے)۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے:

یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ اپنے اخبار کے کالموں میں مرزائیوں کیخلاف توہین آمیز تنقیدات بالواسطہ اور بلاواسطہ عموماً کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا یہ فعل امن عامہ اور سکون میں اضطراب پیدا کر دینے کے برابر ہے۔

آپ کو اس یادداشت کے ذریعہ متنبّہ کیا جاتا ہے کہ آپ آئندہ اس ریاست میں بسنے والی کسی قوم کے اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف اپنے اخبار کے کالموں میں کوئی حملہ نہ کیا کریں ورنہ آپ کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

آپ کے نام یہ انتباہ آنرایبل وزیر اعظم کے حسب الحکم جاری کیا گیا ہے۔ مولوی عبداللہ وکیل کو اسی طرح متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ مولویوں اور ملاؤں کے خلاف دریدہ دہنی نہ کیا کرے۔ نمبر ۲۹۱۴۔ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء

(اخبار اسلام، ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں) اس نوٹس میں صرف ایک لفظ (حملہ) قابل غور ہے۔ یہ لفظ قانونی ہے اس سے مراد وہ لفظ ہوتے ہیں جو (بغیر صداقت) دل آزار ہوں۔ اس مضمون کا ماخذ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۹ ہے چنانچہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ میں چند مستثنیات بھی ہیں ۔ ان سب میں فائدہ عام مخلوق داخل ہے۔
ا۔ کوئی شخص جو اپنی طرف بلائے (یا) مداری جو تماشہ کرے یا مصنف جو کتاب لکھے وہ اپنا فعل رائے عامہ پر چھوڑتا ہے لہذا اس کی بابت ہر ایک شخص کو اظہار رائے کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس استثنا کے ماتحت ہر مصنف کی تصنیف کے متعلق ہم اس کے حق اظہار رائے کر سکتے ہیں۔ مثلاً دھوکہ باز، فریب کار، جعل ساز وغیرہ ہے، حوالے غلط دیتا ہے نتائج غلط پیدا کرتا ہے خلقت کو گمراہ کرتا ہے۔ وغیرہ

اس قسم کی تردیدات کو قانونی اصطلاح میں حملہ نہیں کہتے۔ اس ہم جریدہ اسلام اور دیگر مسلمانان کشمیر کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ لوگ قانون کے ماتحت مرزا صاحب کی تحریرات پر ہر قسم کی رائے دے سکتے ہیں مثلاً مرزا صاحب نے ایک اشتہار (مجریہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء) میں خدا سے دعا مانگی تھی کہ میرے لئے کوئی نشان دکھا جس سے میرے اور میرے مخالفوں میں فیصلہ ہو جائے۔ وغیرہ۔ اس کے بعد اعتراف کیا ہے: میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا،۔

اس پیش گوئی کی میعاد جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک رکھی ہے چونکہ اس عرصہ میں کوئی اس قسم کا مطلوبہ نشان ظاہر نہ ہوا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہونے کی وجہ سے مرزائی نزاع کے لئے فیصلہ کن ہو۔ لہذا ہر ایک اہل الرائے کا حق ہے کہ مستثنی مذکورہ کے ماتحت مرزا صاحب کے حق میں اس اعلان کے دائرے میں رہ کر اظہار رائے کرے۔ ایسا کرنے سے نہ وزیر کشمیر روک سکتے ہیں نہ وزیر اعظم انگلستان منع کر سکتے ہیں نہ ان کا منشا ہے۔ حکومت کا قانون سب جگہ قریباً ایک ہی ہے ہم ہندوستانی جس کام میں آزاد ہیں اہل کشمیر بھی آزاد ہیں۔ اللھم انصر نا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۶ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

(بجواب انعامی اشتہار سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ! آپ جانتے ہونگے کہ میں مرزا صاحب قادیانی کا منکر محض سنے سنائے یا کسی کی تقلید سے نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت ہوں۔ خدا کو معلوم ہے مجھے ان سے کوئی ذاتی پرخاش ہے، نہ کوئی عداوت، نہ خاندانی شراکت، نہ نزاع وراثت۔ ہاں میں ان کے دعاوی کو غلط جانتا ہوں کہ نہ آپ مسیح موعود ہیں، نہ مہدی، نہ مامور من اللہ، نہ ملہم الٰہی۔ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے متعلق اپنے عقیدے کا ثبوت متعدد کتابوں میں دیا ہے جو پبلک میں شائع ہو چکی ہیں۔ کتب مصنفہ کے علاوہ اہل انصاف کے لئے قابل توجہ خاص یہ امر ہے کہ مدعی نبوت اور صاحب وحی ورسالت مرزا صاحب قادیانی نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان کیا جس میں مجھے اپنے ساتھ رکھ کر خدا سے دعا کی تھی کہ:

> اے خدائے قدوس! میری تیری رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے۔

اس دعا کا نتیجہ بھی کسی فرد انسانی سے عموماً اور آپ جیسے واقف کاروں سے خصوصاً مخفی نہیں کہ مرزا صاحب موصوف کو فوت ہوئے آج ربع صدی سے زیادہ یعنی ۲۶ سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ خادم آج بھی یہ چند سطور لکھ رہا ہے۔ الحمد للہ

اس کے بعد جماعت احمدیہ کی درخواست سے اس خاص امر پر انعامی مباحثہ مقرر ہوا جو منصفوں کے سپرد کیا گیا جس کا فیصلہ اپریل ۱۹۱۲ء میں میرے حق میں ہوا اور میں نے مبلغ سہ صد روپیہ انعام وصول کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ خدا کا خوف کر کے خدائی فیصلہ پر یقین کیا جاتا مگر قادیانی جماعت نے اس قدرتی اور پنچائتی فیصلے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعراض کر کے ایک مصنوعی طریق فیصلہ میرے سامنے پیش کیا وہ یہ کہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب وغیرہ پر حلف اٹھاؤں۔

یہ درخواست سب سے پہلے خود قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ جس میں میں بھی شریک تھا، قادیانی جماعت کی طرف سے پیش ہوئی جس پر مبلغ دوسو روپیہ انعام بھی تجویز ہوا۔ مگر میں نے دوسو روپیہ لئے بغیر اسی جلسہ میں حلف اٹھائی جس کا ذکر قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں مرقوم ہے۔

اس کے بعد یہی تقاضا جاری رہا یہاں تک کہ جب میں جنوری ۱۹۲۳ء میں سکندر آباد حیدر آباد دکن پہنچا تو آپ (سیٹھ عبداللہ الہ دین) نے بھی مجھ سے تقاضا حلف کیا، میں نے وہاں بھی ایک معمولی شرط کے ساتھ حلف اٹھانے پر آمادگی کا اظہار کیا مگر آپ سامنے نہ آئے (ملاحظہ ہو ٹریکٹ، قادیانی حلف کی حقیقت، شائع کردہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد) اس کے بعد میں نے اپنے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۹۲۶ء میں حلفیہ مضمون لکھا جو بعد اس کے بصورت اشتہار شائع کیا۔ باوجود ان واقعات کے مجھ سے مطالبہ حلف جاری رہا۔ اس طریق پر مطالبہ رہا کہ جو الفاظ قسم کے ہم (قادیانی) پیش کریں ان پر حلف اٹھاؤ۔ میں حیران تھا کہ حلف کے لئے شرع شریف نے خود الفاظ مقرر کر رکھے ہیں پھر کسی ایرے غیرے کا اس میں کیا دخل ہے یہاں تک کہ آپ (سیٹھ عبداللہ) کی طرف سے پھر ایک بلکہ کئی ایک اشتہار نکلے جن میں اکیس ہزار تک انعام دینے کا آپ نے اعلان کیا۔ میں اپنے خیال میں تصنیف کے علاوہ حلف کا فرض بھی پورا کر چکا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اتنے میں خدائے مسبب الاسباب نے میرے اور آپ کے نزاع میں فیصلہ ہو جانے کی صورت پیدا کر دی۔

سیٹھ صاحب! مجھے آپ سے محبت ہے خدا کرے آپ کسی طرح غلطی سے باہر آ جائیں۔ اب جو صورت پیدا ہوئی ہے امید آپ بھی میری طرح اس کو نمونہ بنا کر سامنے آئیں گے۔ آپ نے اخبار الفضل قادیان میں خلیفہ قادیانی کا حلفیہ بیان پڑھا ہوگا جس کی ضرورت اور حلفیہ بیان کے الفاظ خود الفضل ہی سے نقل کرتا ہوں:

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ساکن قادیان ولد مرزا غلام احمد صاحب مدعی ماموریت اللہ تعالیٰ قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور نا قابل برداشت عذابوں میں مبتلا کرتا ہے کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلا شک و شبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اور آنحضرت ﷺ سے مستفیض ہو کر مقام نبوت پر فائز ہوئے تھے اگر میں اس دعوی میں جھوٹا ہوں تا اللہ تعالی کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے مجھ پر نازل ہو۔ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

سیٹھ صاحب! قرآن مجید میں مطففین کا ذکر برائی کے ساتھ ہوا ہے جو لیتے کسی ہاتھ سے ہیں، دیتے کسی دوسرے سے ہیں۔

یہ بد عادت اگر آپ کو اور آپ کی جماعت کو ناپسند ہ تو بس میرا اور آپ کا اختلاف مٹنے والا ہے۔ میں انہیں الفاظ سے حلف اٹھانے کو تیار ہوں جن سے آپ کے خلیفہ میاں محمود صاحب قادیانی نے اپنے والد کی صداقت پر حلف اٹھایا ہے۔ فرق اتنا ہو گا کہ جہاں انہوں نے اثبات کیا ہے میں نفی کرونگا۔ یعنی انہوں نے کہا میرے یقین میں وہ مسیح موعود تھے میں اسکی جگہ کہوں گا میرے یقین میں وہ مسیح موعود نہ تھے۔ علی ہذا القیاس۔ ساری عبارت ہو بہو نقل کر کے مثبت کو منفی کرونگا۔

پس آپ اگر مطففین کی عادت کو واقعی قبیح جانتے ہیں تو میری اس تجویز کو منظور کریں جس کا ثبوت یہ ہے کہ:

انعامی رقم بنک میں جمع کراؤ۔ انعامی رقم امپیریل بنک حیدرآباد میں جمع کرا کر اس مضمون کی رسید مجھے بھیج دیں کہ جس روز میں عبارت مذکورہ میں قسم کا مطبوعہ اشتہار حیدرآباد بھیج دوں مینیجر بنک انعامی رقم میرے نام منتقل کر دے۔

بس اب کوئی بات باقی نہیں رہی۔ آخر میں میں اعلان کرتا ہوں کہ:

میں مرزا صاحب کو ان کے الہامی دعووں میں جھوٹا جانتا ہوں

و اللہ علی ما اقول شہید۔

جواب باصواب کا منتظر: خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۷ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرا م علی قر یۃ، پرایک سوال

(مولوی میر اسحاق صاحب قادیانی سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں جانتا ہوں کہ قادیان میں صحیح تفسیر وہی ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کے قول سے موافق ہو، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ایک مدرس نے درس قرآن میں مرزا صاحب کے قول سے چشم پوشی کی تھی تو خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) نے برسرمنبر اسے ایسا ڈانٹا تھا کہ وہ پھر اس طرح نہ بول سکا۔ میں اس مدرس کا نام بھی سن چکا ہوں ۔تاہم آج ایک علمی سوال کے لئے قادیان کے اہل علم کو مخاطب کرتا ہوں امید ہے کہ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

میر صاحب! آپ نے عدم رجوع اموات پر یہ دلیل ہے کہ:

اللہ تعالیٰ سورۃ انبیاء (ع ۷) میں فرماتا ہے وحرا م علی قر یۃ اھلکناھا انھم لا یر جعو ن یعنی ہم نے حرام کر دیا ہے اور پوری طرح روک دیا ہے کہ جو لوگ ایک دفعہ فوت ہو جائیں وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے۔ پس خدا قادر تو ہے کہ وہ جس مردہ کو چاہے دوبارہ زندہ کر دے اور ہمیں اس کی قدرتوں سے قطعاً انکار نہیں کیا لیکن باوجود اس کے ہم مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے اس لئے منکر ہیں کہ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک قانون ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے تو اس کا دوبارہ زندہ ہونا مشکل یا شاذ نہیں بلکہ حرام یعنی بالکل ممنوع اور ناممکن ہے۔ پس جس فعل کو خدا تعالیٰ ناممکن الوقوع قرار دیتا ہے اسے وقوع میں آنے والا ہم کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں (ریویو آف ریلیجنز۔ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۲۱)

سوال: آپ نے آیت کو مبتداء باخبر جملہ اسمیہ بناتے ہوئے حرام کو محرم کے معنی میں لیا مگر لا یر جعون کو بمعنی مثبت رکھا حالانکہ وہ منفی ہے یا معدولہ جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کلام یوں ہے محرّم علی الھا لکین عدم الرجوع۔ بتایئے اس کا عکس القضیہ کیا ہوگا۔ اس عکس کے اعتبار سے اور ترجمہ منفیہ کے لحاظ سے یہ آیت آپ کی دلیل ہے یا آپ کے مخالف کی۔ میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب نے اس آیت کے معنی یہی کئے ہوئے ہیں جو آپ نے نقل کئے ہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی متوفی تو بوجہ نہ جاننے علوم عقلیہ کے معذور تھے آپ تو معذور نہیں۔ اس لئے امید ہے کہ جواب علمی قاعدے سے دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۷ ص ۷)

شیطان اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر کسی شخص نے اس بات کی مثال دیکھنی ہو کہ دوضرب دو، پانچ کہہ کر بھی آدمی بحث کرسکتا ہے تو وہ امت قادیانیہ کو دیکھ لے۔ دیکھ کر یقین کرلے گا کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔ پنجابی فلسفہ بالکل صحیح ہے:

گوروجنہاں دے ٹپنے چیلے جاہن شڑپ

جس کی شرح فارسی شعر میں یوں کی گئی ہے:

ما مریداں رو بسوئے صلح چوں آریم چوں
رو بسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سوانح عمری (تاریخ مرزا) ملاحظہ کریں تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اس بزرگ کی طرز گفتگو کیا تھی۔ اچھا خاصہ قضیہ حملیہ بینہ بولتے جب پکڑے جاتے اسی کو قضیہ شرطیہ یہاں تک کہ اعداد مخصوصہ مثلاً ۱۵ کو ۲۴ بلکہ ۴۰ کر دیتے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۵) مقام لاہور سے امرتسر اور امرتسر سے مراد دہلی کہہ دینا تو ان کے استعاروں میں عام تھا (ازالہ اوہام ص ۶۸ تقطیع خورد) آج کی سرخی کا مضمون ۱۷۔ اگست سے شروع ہوا ہے جس کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ الفضل قادیان نے کہیں بھولے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لکھ دیا تھا یا نقل کیا تھا کہ آج کل شیطان کا دنیا پر جتنا غلبہ ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس پر اہل حدیث (۱۷۔ اگست) میں بتایا گیا تھا کہ بقول مرزا صاحب شیطان مرزا صاحب کے ہاتھ سے قتل ہو کر فنا بھی ہو چکا ہے پھر یہ کیا کہہ رہے ہو کہ شیطان کا غلبہ ہے، کیا شیطان زندہ ہے۔ اس دعوی پر مرزا صاحب کا کلام منقول از ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ شہادت میں پیش کیا تھا جس کا ضروری فقرہ یہ ہے:

شیطان کو بہ سبب مہلت کے کسی نبی نے قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ سے قتل ہو۔

ناظرین! کیسی صاف اور صریح عبارت ہے۔ باوجود اس صراحت کے امت مرزائیہ (بہر دو صنف) خاموش نہیں رہی۔ کیوں رہتی جب کہ قادیان کا اخلاقی اصول ہے کہ مرزائی آں باشد کہ چپ نشود اس کے جواب میں جو انکی طرف سے کہا گیا اس کا ذکر اہل حدیث ۱۴ ستمبر (۵۔ اکتوبر کے اہل حدیث میں ص ۵ کالم ا پر ۲۴ ستمبر لکھا ہے۔ اسے ۱۴ ستمبر کر لیا جائے۔ ثناء اللہ) اور ۱۵۔ اکتوبر میں ہو چکا ہے۔ آج ایک دفعہ پھر اسی مضمون پر لکھنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ قادیان کے الفضل نے بمشورہ قادیانی کونسل ہمارے جواب میں ایک حدیث لکھی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ جواب الجواب دیا جائے۔ قادیانی جواب تو اسی قسم کا ہے جو قادیانی نبی کسی کافر (ڈپٹی عبداللہ آتھم) کے رجوع الی الحق کرنے کی بابت کہتے تھے، تو ثبوت میں فرماتے تھے کہ دل میں ڈر گیا۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

جواب کا لطف مجیب ہی کے الفاظ میں خوب آتا ہے اسلئے الفضل کے اصل الفاظ پڑھیئے:

خلاصہ کلام: جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں قتل شیطان سے مراد یہ قطعاً نہیں کہ دنیا سے شر، شرارت اور ضلالت کا نام ونشان مٹ جائے۔ اسکا مطلب صرف یہی ہے کہ جو لوگ آپ کے دامن کے ساتھ وابستگی پیدا کریں ان کے اندر شیطنت کے اثر سے محفوظ رہنے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔ استفادہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے تعلق از بس ضروری ہے اور جو لوگ آپ (مرزا قادیانی) کے ساتھ مخلصانہ اور عقیدت مندانہ تعلق پیدا نہیں کرتے ان کیلئے شیطان پر موت کبھی بھی وارد نہیں ہو سکتی۔ (الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! غور فرمائیں یہ لوگ ایک بت کی پوجا کرانے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کوشش میں کتنی صداقتوں کا خون کرتے ہیں۔ اچھا ان بھلے لوگوں سے کوئی پوچھے ان معنی سے شیطانی قتل انبیاء سابقین کے زمانہ میں نہ ہوا تھا۔ کیا حضرت موسیٰؑ سے تعلق رکھنے والے شیطانی اثر سے محفوظ نہ رہے تھے۔ آخر میں حضرت سید الانبیاء ﷺ کی صحبت مقدسہ پانے والے شیطانی اثر سے محفوظ نہ رہے تھے جن کے حق میں حضور نے فرمایا تھا کہ جہاں سے تم گزرتے ہو شیطان وہ راستہ چھوڑ جاتا ہے۔ واقعات اتباع انبیاء کے علاوہ خود قرآن کی آیت ملاحظہ ہو جہاں شیطانی ادعا (تضلیل) کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی ارشاد خداوندی ہے

ان عبادی لیس لك علیھم سلطان ۔ پ ۱۵ ، ع ۷ .

اے ملعون یاد رکھ کہ میرے نیک بندوں پر تیرا کوئی اثر نہ ہوگا۔

احمدی ممبرو! کیا قادیانی قرآن میں یہ آیت نہیں ہے؟ نہیں ہے تو امرتسری قرآن دیکھو۔ اگر ہے تو بتاؤ تمہارے معنی سے تو شیطان ہر نبی بلکہ ہر مجدد بلکہ ہر مصلح کے زمانہ میں مر چکا اور مر کر داخل جہنم بھی ہو چکا مگر تمہارا نبی کہتا ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ میں اس کو مہلت تھی۔ اس کے قتل کا وقت مقرر تھا کہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو

ناظرین کرام! یہ عبارت چینی زبان میں ہے یا جاپانی میں؟ آخر ہے کیا کہ ان دونوں اصناف احمدیہ کی سمجھ سے بالاتر ہے

یہ ملک کی عام زبان اردو ہے اس کے معنی صاف ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہاتھ سے شیطان پر وہ قتل وارد ہوا جو انبیاء سابقین کے ہاتھوں سے نہیں ہوا کیونکہ ان کے زمانہ میں اس کو مہلت تھی اور مرزا صاحب (مسیح موعود) کے وقت میں اس کی موت مقدر تھی۔

مرزائی ممبرو! یاد رکھو اہل حدیث کی گرفت شیر کا پنجہ ہے جس سے شکار کا نکل جانا ناممکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ہاں تڑپ لو مگر یاد رکھو تڑپ تڑپ کر جان دینے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

ہمارے مقابلے پر ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رمضان شریف میں شیاطین جکڑے جاتے ہیں۔ پوچھتے ہیں جب شیاطین جکڑے گئے تو پھر رمضان شریف میں برے کام کیوں ہوتے ہیں؟

جواب سنئیے! اس حدیث میں شیطان کے قتل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ایک مہینہ الگ رہنے کا ذکر ہے کیا آپ نے کبھی ڈبل روٹی (پاؤ روٹی) کے تنور نہیں دیکھے جس میں سے سب آگ کھینچ لیتے ہیں مگر چونکہ تنور گرم ہو چکا ہوتا ہے وہی گرمی پاؤ روٹی کے پکانے کو کافی ہوتی ہے۔ اسی طرح گیارہ مہینوں کی صحبت سے شریر انسانوں کی طبائع چونکہ متاثر ہو چکی ہوتی ہیں اس لئے ایک مہینے میں وہ اثر بالکلیہ ضائع نہیں ہوسکتا لیکن شیطان کو بقول مرزا صاحب آج ۴۵ سال ہو گئے (مرزا نے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود کا دعوی کیا تھا آج ۱۳۵۳ھ ہے پس مرزا کو مسیح موعود بنے ۴۵ سال ہو گئے) اس عرصہ دراز میں جو لوگ پیدا ہوئے ان پر کس شیطان کا اثر ہے؟ کھلے لفظوں میں بتایئے کہ لاہوری احمدی پارٹی کے ممبر جو ۴۵ سال سے کم عمر کے ہیں یہ کس شیطان کے اثر میں گمراہ ہو کر خلافت حقہ قادیانیہ اور نبوت مرزا سے منکر ہیں۔

ناظرین کرام! ہم بارہا اظہار کر چکے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہم کلمات مرزائیہ میں اتنی واقفیت رکھتے ہیں کہ کوئی مرزائی ہمارے مقابلے میں امتحان نہیں دے سکتا۔ اس لئے مرزا صاحب کے مباحث میں ہمیں باہر سے کوئی دلیل لانے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ خود مرزا صاحب ہی ہمیں جواب بتا دیا کرتے ہیں گویا وہ ہمارے کان میں کہہ دیتے ہیں کہ میرے گمراہ مریدوں کو یوں کہیے کہ شیطان کے قتل ہونے کا نتیجہ میں نے خود بتایا ہوا ہے اسے دیکھ لو خواہ مخواہ ادھر ادھر کیوں بھٹکتے ہو۔ سنو میں نے عبارت متنازعہ کے ساتھ ہی صاف لکھا ہوا ہے:

> اب تک اخیار (نیک لوگوں) کی قلت اور اشرار (بدکاروں) کی کثرت تھی لیکن شیطان ہلاک ہوگا اور اخیار (نیکوں) کی کثرت ہوگی اور اشرار (برے لوگ) چوہڑے چماروں کی طرح ذلیل اور بطور نمونہ باقی رہ جائیں گے۔

(ملفوظات احمدیہ۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی ممبرو! اگر خدا کو مانتے ہو تو ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دل میں خوف خدا لا کر دینا چاہیے

۱۔ یاجوج ماجوج تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں۔

۲۔ انگریز تمہارے نزدیک یاجوج ماجوج ہیں یا نہیں؟ اگر انکار کرو تو مرزا غلام احمد کی کتاب حمامۃ البشری دیکھو جہاں انہوں نے صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ برطانیہ اور روس یاجوج ماجوج ہیں۔

۳۔ اسی طرح ہندو اور آریہ تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

۴۔ یہودی تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

۵۔ چینی جاپانی تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

سوال یہ ہے کہ یہ سب لوگ آجکل چوہڑے چماروں کی طرح بہت کم اور ذلیل ہیں؟ یا اخیار ان کے سامنے ذلیل ہیں۔

جواب دیتے ہوئے خدا کے خوف سے اگر فارغ ہو تو مخلوق سے شرم و حیا کا خیال ضرور کر لینا۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ اہل حدیث نہیں چھوڑے گا جب تک بقول مرزا صاحب قادیانی، شیطان کو کچل نہ دے:

میری جان! چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۵۔۶)

بہاء اللہ ایرانی کا دعوی ان کے الفاظ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین بھولے نہ ہوں گے کہ حدیث نبوی کی پیش گوئی کے ماتحت ایک شخص ایران میں پیدا ہوا جس کی تاریخ تولد یکم محرم ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۱۹ء ہے۔ آپ نے اپنا لقب بہاء اللہ تجویز کیا تھا ہماری تحقیق کے متعلق جو ہے وہ ہم نے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں درج کردی ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا ملہ کا دعوی کیا تھا آج ہم جو بتانے کو ہیں وہ اس سے عجیب ترین ہے۔ بہائی میگزین (بہائی رسالہ) میں شیخ بہاء اللہ کے کلمات نقل کیئے گئے ہیں ہم ناظرین کی آگاہی کیلیئے ان کو ہو بہو درج کرتے ہیں۔

نوٹ: ناظرین ان دعاوی کو دیکھ کر حیران نہ ہوں کیونکہ اس قسم کے دعاوی ہر مدعی کی تردید کے لئے کافی ہوتے ہیں ہم تو اس کی مثال بعینہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص کسی پر سو روپیہ کا دعوی کرتا ہے اور ایک تمسک محررہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء پیش کرتا ہے مگر عرضی دعوی میں اپنی تاریخ پیدائش ۱۹۳۱ء (۳۰ سال بعد) بتاتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مدعا علیہ نے یہ قرضہ مدعی کی پیدائش سے پہلے لیا تھا کون سمجھ دار ہے جو اس دعوی کی واقعیت پر ایک لمحہ بھی غور کرے پس اس اصول کو ذہن نشین کر کے مندرجہ ذیل کلام پڑھیں:

حضرت اعلی از زندان ماکو بہ محمد شاہ قاجار بادشاہ ایران بایں مضمون خطاب مے فرماید منم آن نقطہ اولی کہ جملہ آفرینش از آں ہستی یافتہ ...منم آں طلعت اللہ کہ جلالش تا ابد مظلم نمی شود منم آں نیر خدا کہ پرتوش ہرگز افسردہ نے گردد ...خداوند خواستہ است کہ جملہ کلید ہائے بہشت را در دست یمین من گذارد و جملہ کلید ہائے دوزخ را در دست یسار من ... منم یکے از آں رکن رکین كلمة الله العلياء ہرکس مرا شناخت ، کل حقیقت وراستی راشناختہ است و بآنچہ کہ خیر و نیک است فائز شدہ است ...آں جوہرے کہ خداوند مرا از آں آفریدہ است ۔نیست عنصرے کہ دیگراں از آں ترکیب یافتہ اند ۔ پروردگار چناں عنائیتے برمن مبذول کردہ است کہ دانایان جہان از ادراکش عاجزند و مومنین از کشفش قاصر ۔ بہائی میگزین اکتوبر ۱۹۳۴ء

ترجمہ: حضرت اعلی بہاء اللہ نے ماکو بہ کے جیل سے شاہ ایران محمد شاہ (اس بادشاہ نے بہاء اللہ کے برخلاف ایرانیوں کی شورش دیکھ کر اسے قید کر دیا تھا) کو خط لکھا تھا کہ: میں وہی پہلا نقطہ الٰہی ہوں کہ ساری مخلوق نے اسی نقطہ سے ہستی پائی ہے (شائد فلسفہ یونان کے مطابق آپ عقل اول ہیں) میں الٰہی نور ہوں میری چمک کبھی بھی بند نہ ہوگی میں چمکیلا ستارہ ہوں کہ اس کی چمک کبھی مدھم نہیں ہوگی خداوند تعالی نے چاہا کہ بہشت کی تمام کنجیاں میرے دائیں ہاتھ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھے اور دوزخ کی تمام کنجیاں میرے بائیں ہاتھ میں دے۔ میں کلمة اللہ العلیاء کا ایک رکن رکین ہوں (تثلیث کا اقنوم؟) جس شخص نے مجھے پہچان لیا اس نے کل حقیقت اور کل راستی کو پہچان لیا اور ہر ایک چیز اور ہر ایک نیکی کو اس نے پالیا۔ جس جوہر سے خدا نے مجھے پیدا کیا وہ جوہر وہ عنصر نہیں جس سے دوسرے لوگ پیدا ہوئے ہیں خدا نے مجھ پر ایسی عنایات کی ہیں کہ دانایان عالم اس کے ادراک سے عاجز ہیں اور ایمان دار اس کے معلوم کرنے سے قاصر۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ آج کل کچھ ایسا دستور ہو گیا ہے کہ جو کوئی دوا فروشی کی دکان نکالتا ہے وہ اپنی ہر ایک دوا کی ایسے لفظوں میں تعریف کرتا ہے کہ دیکھنے والا سمجھے کہ حکومت کو چاہیے کہ ہسپتالوں میں اسکی دوا کو رکھ کر باقی سب ادویہ کو پھینک دے کیونکہ یہ دوا سب بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے مگر حکومت بھلا ایسی بے وقوف کہاں کہ وہ ان بھول بھلیوں میں پھنس جائے وہ تو ایک مشتہر کی غرض وغایت سے واقف ہے۔

ناظرین غور کریں کہ ان دعاوی میں سے کوئی دعوی بھی ایسا نہیں جو سلسلہ انبیاء میں کسی نبی نے کیا ہو وہ تو اپنے آپ کو عبداللہ اور عباداللہ ہی کہتے رہے۔

ہاں عیسائیوں نے بعض دعاوی حضرت مسیح کی طرف ایسے منسوب کئے ہیں جو بہائیوں کے ان دعاوی سے ملتے جلتے ہیں جن کی بابت ارشاد خداوندی نے صاف صاف تردید اور تکذیب کر دی ہے اور حقیقۃ الامر کا ان الفاظ میں اظہار فرمادیا

ان ھو الا عبد انعمنا علیه و جعلناہ مثلا لبنی اسرائیل

وہ مسیح ہمارا بندہ تھا ہم نے اس پر انعام کئے اور اس کو بنی اسرائیل کا ہادی بنایا

ہاں آج کل کے دوکانداروں میں سے ایک دوکاندار قادیانی نبی ہے جس نے ایرانی مدعی کی یہ تعلیم دیکھ کر بعینہ یا ان کے قرین قریب جو دعاویے کئے وہ بھی سنیئے

۱۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون (حقیقۃ الوحی) (خدا نے فرمایا اے مرزا تجھے اختیار ہے جب تو کسی کام کو کہے کہ ہو جا وہ ہو جائے گا)

۲۔ انا شمس لا یحجبھا دخان (خطبہ الھامیہ)

(میں ایسا سورج ہوں جس کو دھواں نہیں چھپا سکتا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳. من دخل فی جماعتی د خل فی صحابة محمد

(جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول ﷺ میں داخل ہو گیا) (حوالہ مذکور)

۴. انت من مائی و هم من فشل (حقیقة الوحی) .

(خدا نے فرمایا اے مرزا تو میرے پانی سے ہے وہ سب لوگ کیچڑ سے ہیں)

۵ . ان قد می هذه علی منا رة ختم علیها کل رفعة (خطبه الهامیه)۔ (تحقیق میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر تمام بلندیاں ختم ہیں)

۶ میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حوالہ مذکور)

ناظرین! یہ ہے دوا فروشی کا اشتہار اگر کام پوچھو تو کچھ نہیں چند کتابیں چند اشتہار دیئے جن میں فی صدی پچانوے اپنی تعریف سے مخصوص باقی دیگر اغراض کیلئے۔ آئے اور چلے گئے دنیا میں گمراہی پہلے سے زیادہ ہوئی نہ کوئی دینی اصلاح ہوئی نہ تمدنی، نہ اخلاقی، نہ معاشرتی۔

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ بڑھ کر ہے

ہاں اس کے مقابل ایک ایسی ہستی ہم کو نظر آتی ہے جس کی پکار تھی انما انا عبد الله و رسو له جس کا مضمون یہ ہے

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اس بے ادعا مدعی نے دنیا میں کیا کچھ انقلاب کیا، کسی سے مخفی نہیں۔ اپنے اردگرد کی سب قوموں کو غیر خدا سے ہٹا کر خدا سے ملا دیا اور بد اخلاقی سے چھڑا کر نیک اخلاق بنایا۔ جس کا نقشہ خواجہ حالی مرحوم نے اس بند میں دکھایا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے ساری بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

میں عموماً جلسہ ہائے تبلیغ میں کہا کرتا ہوں کہ میں قادیانی تعلیم کا مبلغ ہوں اس کی یہی تشریح ہے کہ جو باتیں قادیانی مدعی کی قادیانی تنخواہ دار مبلغ چھپاتے ہیں میں ان کو لوگوں تک پہنچاتا ہوں اس لئے میری دعوی ہے کہ

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۳،۴)

گاندھی اور قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ان دونوں پیش گوؤں کو ان کی بلند نظری کی وجہ سے ہندوستان کی سر برآوردہ ہستیوں میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے آج ہم ان دونوں کو عنوان میں یکجا دکھاتے ہیں۔ اگر حدیث شریف میں تصویر بنانا اور شائع کرنا منع نہ ہوتا تو آج ہم ان ہر دو ریفارمر ہستیوں کی تصویر بھی دکھاتے۔

بہرحال ہم ان دو ہستیوں کو ایک معنی سے بڑی ہستیاں جانتے ہیں اسی لئے آج ہم ان کی ناکامی کا مرثیہ لکھتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں یہ دو ہستیاں دو مختلف دعوے لے کر آئی تھیں گو اپنے اپنے دعوی میں مختلف تھے۔ ہمارے ناظرین میں اگر کوئی صاحب ان دو ہستیوں میں سے کسی ایک کے ماننے والے ہوں تو وہ ناراض نہ ہوں بلکہ ہمارے پیش کردہ واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔مرزا صاحب قادیانی مذہبی اصلاح کے مدعی تھے اس لئے انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کی میسیحیت کا نام ونشان مٹا دوں اور مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کا متقی بنادوں۔ (الحکم قادیان ۱۷جولائی ۱۹۰۵ء)

۲۔گاندھی سیاسی ریفارمر تھے۔انکی کوشش تھی کہ ہندوستان پوری آزادی حاصل کرے

مرزا صاحب قادیانی کو انتقال کئے آج ۲۶ سال کا عرصہ ہوا،مگر نہ میسیحیت کا نام مٹا،نہ مسلمان متقی بنے۔بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خراب اور تباہ ہوگئے۔

گاندھی جی بھی ان تھک کوششوں میں تھک کر کانگریس سے علیحدہ ہوگئے۔

ہندوستان آج بھی اسی طرح انگریزوں کے ماتحت ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

لہذا ہم ان دونوں بزرگ ہستیوں کی ناکامی کے غم اور افسوس میں شریک ہیں اور خواجہ حالی کے الفاظ میں دونوں کو (ایک کو براہ راست اور دوسرے کو بالواسطہ) تسلی دیتے ہیں:

تیمور نے اک مورچہ زیر دیوار
دیکھا تو چڑھا دانے کو لے کر سو بار
آخر سر بام لے پہنچا تو کہا
مشکل نہیں کوئی پیش ہمت دشوار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۴-۵)

مرزا قادیانی کی یہود سے مشابہت

مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور (۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۴ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے،جماعت قادیان کے متعلق پیش گوئی۔

اس میں راقم مضمون نے لکھا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے حق میں ایک گروہ منکر ہوا جن کو یہود کہتے ہیں ایک گروہ غالی ہوا جو عیسائی کہلاتے ہیں ایک گروہ معتدل رہا جو کہ اصلی مومن ہیں اسی طرح مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے جو منکر ہیں وہ یہودی ہیں جو ان کو نبی کہہ کر غلو کرتے ہیں وہ غالی ہیں اور لاہوری پارٹی مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح معتدل ہے۔ ناظرین مندرجہ ذیل مضمون جو اس کے جواب میں ہے، غور سے پڑھیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ سے لکھتے ہیں:

میں الزام اوروں کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الم تر الی الذین یز کو ن انفسھم بل اللہ یز کی من یشاء میں اللہ تعالی نے برائی ان لوگوں کی بیان فرمائی جو اپنے آپ کو پاک خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالی جس کو چاہیں پاک بنا دیں اور ایک اور آیت شریفہ لکھی جاتی ہے جس میں اس شخص کی برائی کا ذکر ہے جو آپ گناہ کر کے دوسرے کے ذمہ لگا دے۔ وہ بھی مرزا صاحب کا خوب حال بیان کرتی ہے اور مرزا صاحب سچ مچ اس کے مصداق ہیں

و من یکسب خطیئة او اثماً ثم یر م بہ بر یئاً فقد احتمل بھتانا و اثماً مبیناً

اب اس کے بعد واضح ہو کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۹ کی آخری سطر میں فرماتے ہیں:

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری طرف ایسی حدیثیں بکثرت پائی جاتی ہیں جن میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں علماء اس امت کے یہودی صفت ہو جائیں اور دیانت اور خدا ترسی اور اندرونی پاکیزگی ان سے دور ہو جائے گی اور اس زمانہ میں صلیبی مذہب کا بہت غلبہ ہوگا اور صلیبی مذہب کی حکومت وسلطنت تمام دنیا میں پھیل جائے گی ہمارے اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔

اقول: کسی حدیث میں نہیں آیا کہ آخر زمانہ میں علماء اس امت کے یہودی صفت ہو جائیں گے۔ اگر ہے تو مریدان مرزا دکھائیں۔

اور پھر مرزا صاحب قادیانی صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں:

پھر فرمایا کہ اس امت پر ایک آخری زمانہ آئے گا کہ علماء اس امت کے یہود کی مشابہ ہو جائیں گے اور دیانت اور تقوی ان میں سے جاتے رہیں گے جھوٹے فتوے اور مکاریاں اور منصوبے ان کا دین ہوگا اور دنیوی لالچوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہود کے ساتھ شدت سے مشابہت پیدا کر لیں گے۔ یہاں تک کہ اگر کسی یہود نے ماں سے زنا کیا ہے تو وہ بھی کرینگے۔

اقول: یہ مضمون جو مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے محض افتراء علی الرسول ہے۔کوئی اس مضمون کی حدیث علماء محمدیہ میں نہیں ہے اگر ہے تو مرزا صاحب قادیانی کے خلف الرشید پیش کریں: اگر پدر نہ کرد پسر کند

مرزا غلام احمد صاحب علمائے محمدیہ پر اس لئے خفا ہیں کہ انہوں نے آپ کو اندھا دھند مسیح موعود نہیں مانا اگر آپ کو مسیح موعود مانتے تو پھر ان کی مدح میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے۔ دیکھو حکیم مولوی نورالدین نے آپ کو مان لیا اور اپنا مال بھی مرزا قادیانی کی محبت میں تباہ کر دیا۔اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے ان کی مدح میں فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک مثال نورالدین بودے

مگر یہ آرزو آپ کی پوری نہ ہوئی کیونکہ علماء امت محمدیہ،نورالدین کی طرح نورِ دین سے بے بہرہ نہ تھے۔اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ مرزا صاحب یہود کی طرح محرف قرآن تھے اگر کسی مرزائی کو شک ہو تو ہم ان کی تصانیف سے تحریف آیات قرآنیہ دکھا دیں گے لیکن اب نمونہ کے طور پر دو عدد تحریف اعجاز المسیح سے نقل کرتے ہیں

قال المیرزا فی اعجاز المسیح:

و الیه اشارفی قو له تعا لی و له الحمد فی الا ولی و ا لآ خر ة فا وی فیه الی ا حمدین صلهما من نعما ئه الکا ثرة فالاو ل منهما ا حمده المصطفی و رسو لنا المجتبی و الثا نی ا حمد آخر الز ما ن الذی سمی مسیحاً و مهد یاً من الله المنا ن و قد استنبت هذه النکتة من قو له الحمد لله رب العا لمین فیتبدبر من کا ن من المتد بر ین۔ (اعجاز المسیح ص ۱۳۴۔۱۳۵)

اس عبارت کا مطلب یہ کہ الحمد لله کے علاوہ له الحمد فیالا ولی و الآ خره بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔اس میں پہلے حمد سے مراد احمد ﷺ ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے حمد سے مراد غلام احمد قادیانی کی طرف اشارہ ہے اور یہ نکتہ مرزا صاحب نے الحمدللہ سے استنباط کیا ہے۔ سبحان اللہ! کیا ہی معارف اور حقائق قرآنیہ بیان ہو رہے ہیں جن پر مرزائیوں کو ناز ہے۔

دوسرا نمونہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔ مرزا صاحب اسی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۴۳ میں فرماتے ہیں: و سمی زما ن المسیح المو عود یو م الدین لا نه زمان یحیی فیه الدین

مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کے زمانہ کا نام یو م الدین ہے۔

سبحان اللہ۔ کیا ہی عجیب تفسیر ہے جو قرآن لانے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ۔اللہ تعالی فرماتے ہیں

و ما ادرا ك ما یو م الدین ثم ما ادرا ك ما یو م الدین یو م لا تملك نفس لنفس شیئاً و الا مر یو مئذ لله

اور سورہ واقعه میں فر ما یا : هذا نز لهم یو م الدین

کیا دوزخیوں کی مہمانی، زقوم حمیم، مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوئی

ان دو عدد تحریفوں کے سوا اور بہت سی تحریفات مرزا کی تصانیف میں ہیں اگر ایک جگہ جمع کی جاویں تو یہود سے تحریف آپ کی بڑھی ہوئی ہے۔ اور مولوی محمد علی لاہوری نے تو سارا قرآن ہی محرف کر دیا ہے اور خلیفہ ثانی بھی سخت مُحرِف ہیں۔

انوار خلافت آپ کی کتاب ملاحظہ ہو۔ الغرض جس کا پیر و مرشد و پیغمبر و مجدد محرف قرآن ہو بھلا ان کے خلیفے اور نائب کیوں نہ ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو آیات اپنی تصانیف میں لائے ہیں ان کو محرف کر دیا ہے کیا یہود سے یہ کم فعل ہے۔

اور دوسرا فعل آپ کا جس سے آپ یہود کے مشابہ ہیں یہ ہے کہ آپ نے کشتی نوح میں لکھا کہ مریم کی منگنی یوسف نجار سے ہوئی بعد ازاں قبل نکاح یوسف نجار سے مریم نعوذ باللہ ناجائز طور پر حاملہ ہوگئی۔

کیا یہود نے یہ نہ کہا تھا، اگر شک ہے تو یہ آیت پڑھو

وقو لهم علی مر یم بهتا ناً عظیماً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراسی بہتان سے وہ مطعون ہو گئے تھے

اورتیسرافعل جو یہود کی مشابہ ان سے سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسی بن مریم کو ساحر کہا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ عیسی بن مریم عامل مسمر یزم تھے اور احیائے موتی وغیرہ جو ان کے معجزات ظہور میں آئے وہ سب مسمر یزم کے ذریعہ سے تھے۔

پس جب مسمر یزم سحر کے اقسام سے ہے تو عیسی بن مریم جادوگر ہوئے اور جو نبی کو جادوگر کہے وہ کون ہوتا ہے تصریح کی حاجت نہیں۔

پس ہم نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی یہود کے مشابہ تھے۔

اور اب رہا کہ آیا علماء امت یہود کے مشابہ ہیں، اس کا اثبات بذمہ مرزائیاں ہے کیونکہ اس کلمہ کا قائل تو جہان سے بموجب اپنی دعائے آخری فیصلہ کے جھوٹا ہو کر چلا گیا اور خدا تعالی نے مہر کر دی کہ مرزا قادیانی چونکہ مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں جہان سے رخصت ہو گیا لہذا وہ بقول خود جھوٹا تھا۔

خلیفہ اول بھی اس کے جواب سے بہت سٹ پٹائے تھے اور قاسم علی نے تو تین سو روپے بھی بھر دیئے۔ مگر پھر بھی جواب سے لاچار ہو گیا آج تک مرزائیوں کو اس آخری فیصلہ کا جواب نہیں آیا اور نہ آئندہ آئے گا۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس و الحجارة اعدت للکافرین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲ ص ۵-۶)

گورنمنٹ نے خلیفہ قادیان کی سخت ہتک کی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ احرار سے پہلے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ارادہ ظاہر کیا اور ان کے کارندوں نے اس پر عمل بھی کیا کہ بیرون جات کے مریدوں کو حکم بھیج دیا کہ ایام جلسہ میں قادیان پہنچنے کے لئے تیار رہیں۔ حکومت پنجاب نے اس سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطرہ محسوس کیا کہ دونوں جماعتیں غیر معمولی تعداد میں بصورت مقابلہ جمع ہوں گی تو فساد کا گمان غالب ہے، اس لئے احرار کو تو حکم دیا کہ قادیان کی سرحد کے قریب جلسہ کریں۔ اس سے مرزا صاحب کا الہام: انا انزلناہ قریبا من القادیان صحیح ہو گیا۔ ادھر خلیفہ قادیان کو بھی حکم بھیج دیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ پنجاب گورنمنٹ کو تسلی ہے اور چونکہ یہ باور کرنے کیلئے معقول قرائن موجود ہیں کہ تم مرزا بشیر الدین محمود احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور لوگوں کو قادیان بلا رہے ہو اس غرض سے کہ وہ مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کی اس کانفرنس پر جو کہ وہ ۲۱ لغایت ۲۳۔ اکتوبر یا اس کے قریب قادیان یا اس کے قرب و جوار میں کرنا چاہتے ہیں موجود ہوں اور چونکہ تمہارا یہ فعل امن عامہ میں خلل ڈالنے والا ہے اس لئے گورنمنٹ پنجاب تمہیں زیر دفعہ ۳ (۱) پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء ہدایت کرتی ہے کہ

ا۔تم ایسے تمام دعوت ناموں کو جو ان تاریخوں پر لوگوں کو قادیان بلانے کے لئے تم نے بھیجے ہیں یا تمہارے زیر حکم بھیجے گئے ہیں منسوخ کر دو

(۲)۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی شخص یا اشخاص کو قادیان بلانے کی غرض سے کوئی دعوت نامہ مت بھیجو

(۳)۔۲۴۔اکتوبر ۱۹۳۴ء تک نہ کوئی جلسہ قادیان میں کرو نہ، جلسہ کرنے میں ممد بنو۔

(۴)۔ ۲۴۔اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی ایسے شخص کا جس کو تم نے بلایا ہو، قادیان میں استقبال کرنے یا اسکیئے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام کرنے سے محترز رہو۔ (الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء ص ۹ کالم ۱)

اس حکم کے پہنچنے پر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بہت خفا ہوئے۔ خفگی کا اظہار خطبہ جمعہ میں ۱۶۔اکتوبر کو پورے غیظ و غضب سے کیا جو یکم نومبر کے اخبار الفضل میں چھپ کر آیا ہے۔

خلیفہ صاحب قادیان نے اس خطبے میں مقدور بھر اظہار رنج کیا، اس وجہ سے کہ یہ حکم جس قانون کے ماتحت دیا گیا ہے وہ ملک میں انقلاب پیدا کرنے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حکومت برطانیہ کو ہندوستان سے اکھاڑنے کی سازش کرنے والوں کے حق میں ہے ۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) صاحب کہتے ہیں

ہم کو اس قانون کے تحت حکم دینا ہماری ہتک ہے۔

ہم قدیم سے مادرزاد وفادار ہیں۔ وفاداری ہمارا مذہبی شعار رہے۔ ہم نے لاکھوں روپیہ گورنمنٹ کی خدمت میں خرچ کیا۔ ہزاروں آدمی خدمت کیلئے دیئے۔ حالانکہ ہم ایسے شریف ہیں کہ ہمارے دس لاکھ آدمی ہوں تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ لوگ شورش کریں گے (مستری محمد حسین بٹالوی کے قتل اور مولوی عبدالکریم آف مباہلہ کے سخت مجروح ہونے سے پہلے کی بات ہوگی) گورنمنٹ کے شرابی اور عیاش افسر ہماری نسبت بدگمان ہوں اور بات ہماری جماعت نے اپنا لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بدامنی کی تحریکات کا مقابلہ کیا۔ ہم نے کانگریس کا مقابلہ کیا۔ ہم نے سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کیا۔ گورنمنٹ کے ہزاروں روپیہ تنخواہ پانے والے اتنی خدمت نہیں کرتے جتنی خدمت ہم نے حکومت کی کی ہے۔ اس پر بھی ہمیں ایسا نوٹس ملا جو سول نافرمانی کرنے والوں یا حکومت کے خلاف سازش کرنے والوں کو ملا کرتا ہے اس لئے گورنمنٹ کا یہ کام سخت بے انصافی اور ظلم ہے۔

اس وقت میں خلیفہ ہوں۔ ہندوستانیوں پر بھی میری حکومت اور اطاعت ویسی ہی فرض ہے جیسی اہل ایران پر یا اہل امریکہ یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے رہنے والوں پر، لیکن اس کے لئے انگریزوں کی اطاعت فرض نہیں ۔اہل افغانستان پر میری اطاعت فرض ہے، مگر انگریزوں کی نہیں ۔اسی طرح امریکہ پر میری اطاعت فرض ہے مگر انگریزوں کی نہیں ۔ میں صرف ہندوستان کے لوگوں کا خلیفہ نہیں، میں خلیفہ ہوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا، اس لئے خلیفہ ہوں افغانستان کے لوگوں کے لئے عرب ایران چین جاپان یورپ امریکہ افریقہ سماٹرا جاوا بلکہ خود انگلستان کے لئے ۔غرض کہ کل جہان کے لوگوں کے لئے میں خلیفہ ہوں اس بارے میں اہل انگلستان بھی میرے تابع ہیں ۔ ایسا نوٹس دینا حکومت کی سخت بے انصافی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے دیکھئے کابل میں ہمارے آدمی اس لئے مارے گئے کہ جہاد کرنے کے ہم مخالف تھے ہم نے اپنی جانیں اس لئے قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے اور انگریزی گورنمنٹ ہمیں قانون سازش کنندگان کے ماتحت نوٹس دیتی ہے اس لئے گورنمنٹ کی بڑی بے انصافی ہے۔

(اس ساری گلہ گذاری کے بعد اپنی جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی ہے)

ہر احمدی جس کے دل میں ایمان ہے اس کا فرض ہے کہ جماعت کے وقار اور عزت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے جو شخص احمدیت کے اعزاز اور وقار کے لئے اپنی جان اور مال قربان کرنے کو تیار نہیں وہ احمدی نہیں کہلا سکتا حکومت نے ہماری پچاس سالہ روایات (خدمت گذاری) کو بیدردی سے کچل دیا ہے پس تمہارا (احمدیوں کا) کا فرض ہے کہ اپنے لئے خدا کے فضل سے اپنا گھر بناؤ الہام میں یہی اشارہ ہے کہ یہ امین اور آسمان تمہیں کانٹوں کی طرح کاٹیں گے ہم بھی دل رکھتے ہیں اگر اس طرح بلا وجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی جو زمین و آسمان کو ہلا دیگی۔

نوٹ: ہم نے اس شکوے کو بہت مختصر لکھا ہے ورنہ اتنا لمبا ہے کہ الفضل یکم نومبر کا پرچہ (بمقدار ۱۲ صفحات) اسی سے بھرا ہوا ہے۔

خلیفہ صاحب نے اپنی ساری تقریر میں حکومت کا شکوہ شکایت تو بڑی تفصیل سے کیا مگر یہ نہ بتایا کہ احمدیوں کے گھر کی زمین کہاں ہے کیونکہ یہ ہندوستان کی زمین اور یہ آسمان تو ان کے لئے کانٹے ہیں۔ پھر وہ کون سی زمین ہے جہاں گھر بنانے کا ان مظلوموں مجروحوں کو حکم ہو رہا ہے خلیفہ صاحب کی شکایت اور مریدوں کے نئی زمین اور نیا گھر بنانے کا نقشہ ایک شاعر نے کیا خوب کھینچا ہے جو اپنے محبوب کی سردمہری اور اپنی دل شکستگی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

ہاں یاد آیا کہ احمدیوں کو جس نئی زمین اور نیا گھر بنانے کا ارشاد ہوا ہے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تفصیل خلیفہ صاحب کی ایک پرانی تقریر میں ملتی ہے۔ جن دنوں قادیان کا بوچڑ خانہ سکھوں نے گرایا تھا اور افسران حکومت نے کچھ سرد مہری کا اظہار کیا تھا تو خلیفہ قادیان نے تقریر کی تھی۔ بس وہی اس نئے گھر بنانے کی تشریح ہے فرمایا تھا:

اللہ تعالیٰ کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر ہی گزرتے ہیں اور اگر تم (احمدی لوگ) بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے، تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔ (الفضل ۲۵۔اپریل ۱۹۳۰ء ص ۷ کالم ۱)

ناظرین کرام! آپ تو کہتے ہوں گے کہ آج ہم ایک چودہری ظفر اللہ خان ممبر اگز یکٹو کونسل بننے پر سٹ پٹا رہے ہیں جب حسب تعلیم خلیفہ قادیان حکومت ہی جماعت احمدیہ (مرزائیہ) کی ہو جائے گی تو کیا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس سے نہیں گھبراتے بلکہ دعا کرتے ہیں

خدا ترا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۵۔۱۶)

ختم نبوت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

(اختتام نبوت کیلئے شرع واحکام الٰہی کی تکمیل وتحفظ لازمی امر ہے)

جناب اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر ٹون سکول بھیڑہ صندل سنگھ ڈاک خانہ مظفر آباد ضلع سہارن پور لکھتے ہیں: مذاہب عالم سوائے مذہب حقہ اسلام کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں اور کوئی دلیل عقلی پیش نہیں کر سکتے۔

مختصراً عرض ہے، آریہ سماجی مہاشوں کے صرف ایک عقیدہ کو روشنی میں لانا چاہتا ہوں اس سے جملہ عقاید سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

آریہ سماجی از روئے وید عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے مگر ہر فرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا بوجہ ترکیب حادث ہے کوئی بھی فرد قدیم نہیں۔ پس بقول مولانا ثناء اللہ صاحب جس مجموعہ کا ہر فرد حادث ہو وہ مجموعہ قدیم نہیں ہوسکتا۔ اور یہ بھی عرض ہے کہ جب تسلسل محال نہیں تو دنیا کے ہر جسم کو کسی وقت ماننا کیوں ضروری ہے مثلاً اس وقت ایک شخص اپنے ماں باپ پیدا ہوئے تھے اسی طرح ہر زمانہ میں انسان اپنے ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں تو سرشٹی کا آد (شروع) کیوں مانا جاتا ہے بلکہ ماننا چاہیے کہ ہمیشہ سے بچہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے اوراس کا کبھی شروع نہیں تاکہ پورے طور سے دہریت ثابت ہو۔ پس اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ وید کی تعلیم کسی زمانہ میں الہامی تھی تو وہ اب محفوظ نہیں اس لئے ان کا دعوی ختم نبوت باطل ہے۔

یہود ونصاری از روئے توریت وانجیل خدا کے حقیقی بیٹوں نیز انسانوں کی الوہیت کے مثل ہنود قائل ہیں جو صریح شرک ہے ایسی تعلیم کو تعلیم انبیاء سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ان کا دعوی ختم نبوت لغو ہے۔

اب اسلامی فرقوں پر غور کیجئے شیعہ صاحبان معصوم اماموں کی تعلیم کے بغیر قرآن پاک اور حدیث شریف کو نامکمل سمجھتے ہیں اور حضرات مقلدین تعلیم فقہ کے بغیر قرآن وحدیث کو معمہ قرار دیتے ہیں۔ نیز مرزائی حضرات بغیر ظلی نبی کے محض قرآن و حدیث کو ذریعہ نجات نہیں سمجھتے۔ پھر یہ کیسے تسلیم کرلیا جائے کہ یہ تینوں اسلامی فرقے حضور سرور کائنات کو حقیقی طور سے خام الانبیاء مانتے ہیں۔

اگر قرآن اور حدیث کے مطالب کو کوئی غیر معصوم عالم ہمیں صحیح طور سے نہیں سمجھا سکتا تو معصوم اماموں کے اقوال کو غیر معصوم عالم آج ہمیں کیسے سمجھا سکتا ہے۔ نہ آج حضور سرور کائنات سے براہ راست ہم کچھ معلوم کرسکتے ہیں نہ امام غائب سے۔ پس کوئی شیعہ صاحب مجھے اس کا فرق سمجھا دیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی۔

بعینہ اسی طرح جب کہ فقہ کو غیر الہامی علماء نے مدون کیا ہے تو اس کے مکمل ہونے پر کیا دلیل ہے اور جب کہ موجودہ زمانہ کا کوئی عالم قرآن اور حدیث کے مطالب ہمیں نہیں سمجھا سکتا تو فقہاء کے اقوال کو موجودہ زمانہ کا عالم ہمیں کس طرح سمجھا سکتا ہے دونوں کا فرق سمجھایا جاوے متعلقہ حضرات اس پر روشنی ڈالیں۔

اب روئے سخن مرزائی حضرات کی طرف ہے کہ غیر تشریعی نبی کس ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی کو پورا کرتا ہے اور غیر تشریعی نبی پر ایمان نہ لانے سے انسان جہنم کا سزاوار کیسے قرار دیا جاسکتا ہے محض یہ کہنا کہ امت میں نبی نہ ہونے سے حضور سردار دو جہاں رحمت للعالمین نہیں رہ سکتے، سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی غایت درجہ وفاداری کی وجہ سے وافر انعامات حاصل کر کے بہت بڑا متمول انسان اور لارڈ ہو جائے اور ممکن ہے کہ وائسرائے ہند سے بھی زیادہ بادشاہ کا معتمد ہو جاوے مگر بغیر ضرورت کے اس کو وائسرائے ہند کس طرح بنا دیا جائے گا یعنی نبوت عہدہ ہے جو شرعی اور دینی ضرورت کے وقت مستحق شخص (مصطفیٰ) کو تفویض ہوسکتا ہے، انعامات سے عہدہ کو کوئی تعلق نہیں۔ پس مذکورہ بالا عقاید میں شرک فی الرسالت بدیہی امر ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۷)

خاتم النبیین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار اہل حدیث مورخہ ۲ نومبر ۱۹۳۴ میں اطلاع دی گئی تھی کہ قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہر جگہ جلسے کئے جائیں اور خاتم النبیین کے مضمون پر تقریریں کی جائیں۔

خاتم النبیین کی تشریح جو ابتداء سے اہل اسلام کرتے اور مانتے چلے آئے ہیں قادیانی جماعت اس کے خلاف کہتی ہے باوجود اس کے اعلان کرتی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے قائل ہیں اس لئے آج یہ مضمون خاتم النبیین کے متعلق شائع کیا جاتا ہے احباب کرام کو اختیار ہے کہ اس مضمون کو حسب ضرورت خود چھاپ لیں یا دفتر ہذا سے طلب کریں۔

خاتم النبیین کے معنی قرآن و حدیث کی رو سے یہی ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی پیدا نہ ہوگا کیونکہ خاتم فاعل کے وزن پر اسم آلہ کا صیغہ ہے جسے عالم قاتل اسی لئے اس کی تفسیر حدیث شریف میں آئی ہے: لا نبی بعدی یعنی ارشاد نبوی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (آئے گا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث ایک بڑی جماعت کی روایت سے آئی ہے۔ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ بھی یہی ہے۔ بر خلاف اسکے قادیانی لوگ کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جامع کمالات نبوت تھے آپ کے بعد کوئی شخص براہ راست نبی نہ ہوگا، جو ہوگا وہ آنحضرت ﷺ کی تابعداری سے ہوگا، پھر جو ہوگا وہ مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ہوگا چنانچہ الفضل کے خاتم النبیین نمبر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء میں لکھا ہے:

> آنحضرت ﷺ تمام انبیاء صاحب شریعت کے خاتم ہیں اور خاتم النبیین کے اصلی اور حقیقی معنی یہی ہیں...اور تمام انبیاء کا وارث اور قائم مقام محمد رسول اللہ ﷺ اور اسی لئے دوسرے معنوں میں وہ خاتم النبیین ہیں یعنی مہر تمام نبیوں کی۔ مہر تحریر احکام میں راقم یا حاکم کی قائم مقام ہوتی ہے پس تمام نبیوں نے جو احکام خداوندی مستقل تعلیم روحانی کے متعلق دنیا کو اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے ملک میں پہنچائے وہ سب بشکل کامل قرآن میں موجود ہیں...پس یہ تفسیر خاتم النبیین کی کہ آپ تمام نبیوں کے قائم مقام ہیں پہلے ہی سے قرآن شریف کا صحیح علم رکھنے والے کرتے چلے آئے ہیں یہی نہیں ہے کہ صرف احمدیوں نے یا تابعان حضرت محمود (خلیفہ قادیان) نے اپنی طرف سے یہ عقیدہ گھڑا ہے کہ خاتم النبیین آنے والے نبیوں کے لئے روک نہیں ہے۔ انبیائے عظام حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے۔ ان کا کام صرف یہی ہوگا کہ جب اسلام کے چہرہ منور اور جسم اصفا پر نفسانیت اور تیرگی علم کے باعث علمائے کج رو گرد و غبار ڈال دیں گے تو وہ اس کو صاف کر دیا کریں گے۔ (الفضل ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۵)

ناظرین !اس عبارت کا مضمون صاف ہے کسی شرح کا محتاج نہیں یعنی یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء کرام آئیں گے اور وہ مرزا صاحب قادیانی کے اتباع میں سے ہوں گے دوسرے فرقوں سے نہیں ہوں گے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعد آج تک آپ کے مریدین میں سے مندرجہ ذیل اشخاص (بزعم خویش) منصب نبوت پر فائز ہو چکے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں احمد نور افغان
چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل خان
گنا چور ضلع جالندھر میں عبداللطیف
تیما پور ریاست حیدر آباد دکن میں مولوی عبداللہ
ان کے علاوہ کئی اور اصحاب مدعیان الہام ہیں

پس ناظرین مطلع رہیں کہ قادیانیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی اور ہیں اور ابتدائے اسلام سے آج تک اہل اسلام کے نزدیک کچھ اور۔ اس لئے ان کے منہ سے لفظ خاتم النبیین سن کر دھوکہ نہ کھایا کریں

خلیفہ قادیان اس سے بھی زیادہ وضاحت کرتے ہیں وہ سب سے لطیف اور لطف دہ ہے آپ لکھتے ہیں:

> جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔ (مقولہ محمود احمد مندرجہ ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح انبیاء سابقین حضرت آدم کی نسل سے پیدا ہوئے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ آئندہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسل سے پیدا ہوتے رہیں گے۔

ناظرین کرام! کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملا دو پیازہ کی نسل منقطع ہو چکی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۶۔۷)

کاہنووان میں مرزائیوں کا فرار

قصبہ کاہنووان ضلع گورداسپور میں مرزائیوں کا جلسہ تھا۔ بانی جلسہ میاں عبدالعزیز مرزائی نے مسلمانوں کو مناظرہ کی دعوت دی۔ قصبہ مذکور نے مولوی محمد یعقوب بامبڑوی کو بلا لیا۔ اور مرزائی مشن کیخلاف تقاریر کروائی گئیں۔ مولوی محمد یعقوب نے دعوت مناظرہ منظور کر لی۔ مگر مرزائی مناظر نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ راقم: مرزا احمد حسین از کاہنووان۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیجہ کلاں میں مباحثہ

الفضل قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء میں محمد اسد اللہ نامی کسی مرزائی نے شائع کرایا کہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور میں غیر احمدی چیلنج دے کر فرار ہوگئے ۔اور سترہ افراد سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) میں داخل ہوئے ۔مبلغ دوصد روپیہ مسجد کے چندہ کے لئے جمع ہوئے ۔وغیرہ۔

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق سکرٹری انجمن اسلامیہ تیجہ کلاں پوچھتے ہیں کہ

یہ سب کچھ یا تو خواب کا معاملہ ہے یا تیجہ کلاں کوئی اور ہوگا ۔

اگر تیجہ کلاں یہی ہے (جہاں میں رہتا ہوں) تو کیا اڈیٹر الفضل نامہ نگار (اسد اللہ) سے حلفیہ بیان شائع کرواسکتے ہیں کہ اس نے کب یہ واقعات سنے یا دیکھے؟

اور کون کون آدمی مرزائی ہوا؟

اور دوسو روپئے کس سے اور کب وصول ہوا؟

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۱۴)

نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر

اور مرزائی اعتراضات کے جوابات

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق کئی ایک کتابیں طبی اصول سے لکھی گئی ہیں جن میں طبیبوں نے از روئے طب تحقیق کیا ہے کہ مرزا صاحب پر مرض مراق غالب تھا اس تحقیق کی بنا خود مرزا صاحب کے اقوال اوران کے مشیران طبی کی تشخیصات تھیں ۔ یہ مضمون بھی ایک طبیب کا ہے ۔ مدیر اہل حدیث امرتسر

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں گورداسپور لکھتے ہیں:

ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اسسٹنٹ سرجن مرزائی نے مرزا غلام احمد صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جیسے مدعیان نبوت کے لئے ایک نہایت موزوں اصول ایجاد کیا ہوا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

ایک مدعی الہام کی نسبت اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیریا یا مالیخو لیا یا مرگی کا مرض ہے تو پھر اس کے دعوی کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

اور مرزا صاحب قادیانی کی نسبت ہم یہاں تک مسلمہ قادیانیت اور چند قابل تسلیم شہادات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا چکے ہیں کہ آپ فی الحقیقت مالیخو لیا کے مریض تھے مرزا صاحب کی اپنی شہادات اس امر کے ثبوت کے لئے پتھر پر لکیر ہیں مگر ہم نے بطور تائید ان کے مریدین کی شہادتوں کو بھی نقل کر کے اپنے بیان کو زیادہ قوی بنا لیا ہے۔ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ مرزا صاحب... مالیخو لیائی تھے لہذا ان کے تمام دعاوی... کا نتیجہ ہیں مگر چونکہ ہمارے مخاطب... مرزا صاحب کی نبوت رسالت یا مجددیت اور محدثیت کے قائل ہیں اسلئے ان کی ذات سے مالیخو لیا کا دفعیہ کرنے کی غرض سے اور انہیں مذکورہ بالا دعاوی کا حامل ثابت کرنے کی غرض سے مختلف عذر تراشا کرتے ہیں۔

حضرات! مرزا صاحب قادیانی کو بیمار قرار دینے کے لئے جب ہم لفظ مراق پر صادر کرتے ہیں تو سب سے پہلے اسی مقام پر مرزائی حضرات کی توجہ خاص ہوتی ہے۔ پس ہماری اور قادیانی تعلیمات اصول میں یہ فرق ہے کہ قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ مراق سے مراد مالیخو لیا مراقی نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کو مراق کی حقیقت پر آگاہی نہ تھی اور اگر آگاہی تھی تو انہوں نے مراق کو بمعنی مالیخو لیا مراقی استعمال نہیں کیا بلکہ مراق سے مراد ہے مراق کی کوئی دوسری مرض مثلاً دردسر یا دوران سر ہے (رقعات حکیم نوراحمد لودی ننگلی بطرف خاکسار درریویو ماہ اپریل ۱۹۲۵ء وریویو مئی ۱۹۲۷ء) مگر ہمارے نزدیک یہ چیز قطعاً غلط ہے بلکہ ہمارا دعوی ہے کہ جب مفرد طور پر لفظ مراق کا استعمال ہو بشرطیکہ مراق کے استعمال سے مقصود کسی مرض کا اظہار ہو جیسا کہ مرزا صاحب یا مرزائیوں نے استعمال کیا ہے تو اس کے معنی یقیناً مالیخو لیا مراقی کے ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس چیز کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے بلکہ اس بات پر بحث کرنے کو میری طرف سے اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک چیلنج بھی بایں الفاظ چھپ چکا ہے

اگر کوئی شخص اس دعوی کو باطل ثابت کرنے کی استعداد رکھتا ہے تو میدان میں آئے چشم ماروشن دل ماشاد۔ میں ہر وقت اس امر پر بحث کرنے کو تیار ہوں کہ لفظ مراق مفرد طور پر صرف اور صرف مالیخولیا مراقی کے معنی میں ہی استعمال ہوا کرتا ہے۔ کیا میں امید رکھوں کہ کوئی مرزائی طبیب یا ڈاکٹر یا مولوی وغیرہ اس خارزار میدان میں قدم رکھنے کی جرأت کرے گا۔

مگر آج تک اس کے جواب میں صدائے برنخواست۔ وہ جانتے ہیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

میں اب بھی اپنے اس چیلنج پر قائم ہوں۔مگر چونکہ مرزائیوں نے اس چیلنج کو بغیر ڈکار لئے ہضم کرلیا اور بولنے کی جرأت نہ کی اس واسطے آج ہم دروغ گورا بخانہ اش باید رسانید کے ماتحت کچھ تھوڑا سا ثبوت بذریعہ اخبار ہی عرض کئے دیتے ہیں۔غور سے سنئیے

اطباء کرام کا یہ طریق ہے کہ مالیخولیا مراقی کو وہ صرف مفرد طور پر لفظ مراق سے بھی تعبیر کیا کرتے ہیں۔ ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو (طبی فارما کوپیا جلد اول ص ۳۴۰، ولفہ حکیم محمد حسن قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور) اور تطبیق کے لئے دیکھو کتاب مذکور جلد اول صفحہ ۳۳۲ بیان علاج مالیخولیا مراقی۔ اور سنئے:

طبری گوید کہ علاج مراقی علاج مالیخولیا دماغی است (اکسیر اعظم) گا ہے در مراق لعاب دہن بافراط آید (اکسیر اعظم) برائے معدہ مراقی بادیاں وغیرہ تناول نمائند (اکسیر اعظم) مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے (طب مرزائیہ بیاض نورالدین ص ۲۱۱)

کتب لغات کی شہادت ملاحظہ ہو

لغت کی مشہور کتاب غیاث اللغات میں مسطور ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گاہے ایں مرض را مالیخولیا مراقی ہمین است مراق نامند (ص ۶۲۶)

یہ جس قدر اقتباسات کتب طب، کتب لغات سے ناظرین کے سامنے پیش کئے گئے ہیں تمام اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ جب لفظ مرکب طور پر استعمال ہو، تو اس سے مراد صرف مالیخولیا مراقی ہوا کرتا ہے دگر ہیچ۔

تو ان حالات میں مرزا غلام احمد صاحب کو اس قید سے مستثنیٰ قرار دینا بجائے خود یقیناً ماؤف الدماغی کا اعتراف ہے۔

اگر چہ کسی منصف مزاج عقل مند انسان کے لئے صرف یہی شہادات کافی ہیں مگر ہم جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کیلئے قادیانی تحریرات سے بھی چند اقتباس پیش کرتے ہیں جن میں لفظ مراق مفرد طور پر استعمال کیا گیا ہے مگر قائلین کی مراد اس سے مالیخولیا مراقی ہے۔ اس امر پر سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی سے ہی دستخط کراتے ہیں ناظرین بغور سنیں

یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

ڈاکٹر شاہنواز صاحب مرزائی لکھتے ہیں ؛

مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی وہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ملخصاً ص ۶)

منشی احمد حسین فرید آبادی مرزائی لکھتے ہیں :

میں نے قاضی عبد العزیز کا دعوی خلیفہ وقت پڑھا اور ہنس کر ٹال دیا کہ مراقی ہے (ملخصاً اخبار بدر ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴)

پھر لکھا ہے :

بگوش ہوش بشنو اے مراقی ۔ بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

(الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب لاہوری قلمی ہیں کہ قادیانی حضرات مونولو نیا میں گرفتار رہیں یہ غالباً مراق کا دوسرا نام ہے (ملخصاً پیغام صلح لاہور ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

ناظرین کرام یہ وہ شہادات ہیں جن کی صحت سے کسی طرح بھی انکار کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنجائش نہیں۔ یہ ثبوت محض تھوڑا سا ہم نے پیش کیا ہے، ورنہ مختلف مضامین صرف اسی مقصد کے لئے درکار رہیں۔ تو کیا اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مالیخولیا نہ تھا اور آپ صحیح الدماغ انسان تھے۔

ناظرین! اب ہم نے مرزائیوں کے اس اعتراض کا جواب دے کر اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ مرزا صاحب قادیانی مالیخولیا کے مریض تھے اور کسی طرح بھی اپنے مالیخولیائی دعاوی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

مالیخولیائے مرزا کے متعلق تفصیلی مباحث تو میری کتاب مالیخولیائے مرزا میں درج ہیں، مگر میں مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کو مختصراً عرض کر کے مختصر جوابات دیتا جاؤں گا۔ امید ہے ناظرین دلچسپی سے پڑھیں گے۔

مرزائی دوستو! اگر ڈاکٹر شاہنواز کے مجوزہ کلیہ کے ماتحت کسی جھوٹے نبی کی صداقت کی عمارت منہدم ہو سکتی ہے اور بیخ و بن سے اکھڑ سکتی ہے تو یقیناً ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی عمارت کو گرا دیا۔ آہ

منصور کو ہوا لب گویا پیام موت
اب کیا کسی کے عشق میں دعویٰ کرے کوئی

ڈاکٹر صاحب کا مجوزہ کلیہ قرآن کریم کا بھی مصدقہ ہے۔ آئندہ اقساط میں اسی کی تائید میں قرآنی اصول پیش کر کے بحث کروں گا۔ مگر چونکہ آپ کے نزدیک مرزائیوں کا مجوزہ اصول قرآنی اصول کی نسبت زیادہ معتمد اور قوی اور قابل اعتبار ہوتا ہے اور چونکہ آپ لوگ ہر قرآنی آیت یا حدیث مصطفیٰ کی ناجائز تاویلات سے اپنا پیچھا چھڑایا کرتے ہیں، اس واسطے میری زیادہ تر گفتگو مرزائی مسلمات کے ماتحت ہو گی انشاءاللہ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

نوٹ: اگر میرے مسلمان دوستوں کو مرزائیوں کی جانب سے مالیخولیائے مرزا کے متعلق کوئی سوال ہو یا ہو چکا ہو تو براہ راست بذریعہ چٹھی ملفوف خاکسار کو بھیج دیں میں اسی سلسلہ میں جواب عرض کر دوں گا۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۳ ص ۹۔۱۰، ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ محمود قادیانی تخت خلافت سے معزول کیا گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ابھی کل کی بات ہے کہ خلیفہ قادیان نے بزور اعلان کیا تھا کہ میری حکومت انگریزی حکومت سے بھی بڑی ہے، کیونکہ میں ہندوستان میں خلیفہ ہوں۔ میں انگلستان میں، میں امریکہ میں، میں عراق میں، میں انگلستان میں، میں کابل اور ایران میں خدا کا خلیفہ ہوں۔

ہم ابھی اس اعلان پر غور ہی کر رہے تھے کہ قادیانی امت کے جدید نبی مولوی فضل خان راولپنڈی کا اعلان اردو اور انگریزی زبان میں مطبوعہ ہمارے پاس پہنچا جس میں علاوہ چند باتوں کے مندرجہ ذیل فقرے بھی درج ہیں:

> جن لوگوں نے خاکسار کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ اسکو منسوخ سمجھیں اور تا اعلان ثانی میرے پاس کوئی نہ آئے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کسی کو نوبت بنوبت پریذیڈنٹ مقرر کر کے تخت سے اتر پڑیں۔ جب تک نبی کریم کوئی جدید حکم نہ دیں، اپنے استعفا کا اعلان کر دیں۔ بپاس ہمدردی و ہم مشربی اور خدا تعالی کے تاکیدی حکم سے یہ باتیں آپ کو سنائی گئی ہیں تعمیل کریں۔ راقم: خاکسار المسمی فی الناس مولوی محمد فضل خان احمدی قادیانی
>
> (اشتہار موسومہ بہ خطرہ کا الارم ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہمارے خیال میں یہ اعلان بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بڑے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہوا ہے کہ جو شخص الہام سے بات کرے اس کو رد نہ کرنا چاہیے بلکہ بہت غور و فکر کرنا چاہیے۔ اس لئے ہم نے اس امر میں فکر کیا تو ہماری سمجھ میں یہی آیا کہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ کے سامنے تکبر کیا اور علو شان دکھایا اس لئے وہ امان اللہ کی طرح تخت خلافت سے معزول کئے گئے۔

ترکی حکومت میں دستور تھا کہ سلطان کو تخت سلطنت پر بٹھانے والا شیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاسلام ہوتا تھا، اور شیخ الاسلام کے فتوے ہی سے اتارا جاتا تھا۔مگر شیخ الاسلام کی ایک نبی کے سامنے کیا حیثیت ۔سلطان عبدالحمید شیخ الاسلام کے فتوے سے اتارے گئے ۔ قادیانی خلیفہ اپنی جماعت کے ایک نبی کے فتوے سے اتارا گیا۔ان دونوں میں بڑا فرق ہے شائد اس لئے کہ سلطان مذکور ایک دینی حاکم تھا اور خلیفہ قادیان روحانی مملکت کا سلطان ہے ۔اسی لئے مقدم الذکر کو معزول کرنے کے لئے معمولی شیخ الاسلام کا فتوی کافی ہوا، اور موخرالذکر کی معزولی ایک نبی کے حکم سے ہوئی ..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۴ص ۵)

قادیانی دوورقہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک اشتہار قادیان سے نکلا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ کے حوالے سے مرزا صاحب متوفی کی سات پیش گوئیاں سچی بتائی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔میری طرف لوگوں کا رجوع ہوگا۔۲۔مجھے مالی مدد پہنچے گی ۔۳۔اتنے لوگ آئیں گے کہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی۔۴۔خدا میری حفاظت کرے گا۔۵۔ میری شہرت ہوگی ۶۔بسبب اژدہام تو (مرزا) ان سے بدخلقی کرے گا۔۷۔ میرے پاس آنے والوں میں سے کچھ لوگ اصحاب صفہ کہلائیں گے۔

یہ تو ایسی معمولی باتیں ہیں کہ ہر ایک دکاندار، ہر ایک مولوی واعظ مصنف کہا کرتا ہے کہ دنیا عنقریب میری قدر کرے گی، میری زندگی میں نہیں کرے گی تو بعد وفات ضرور کرے گی۔ ہاں بڑی قابل قدر اور اہمیت رکھنے والی پیش گوئی وہ ہے جو اپنی نظیر نہیں رکھتی ۔ہم مسلمانان دنیا بلکہ جملہ آدم اس کے وقوع کے منتظر ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ وہی ایک پیش گوئی ہے جس کو پیش گوئی کہہ سکتے ہیں باقی تو اس شعر کی طرح ہیں:

دندان تو جملہ در دہان است
چشمان تو زیر ابروان است

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں وہ پیش گوئی ایسی ہے کہ ہم اس کو خود مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں بیان کریں پس ناظرین بغور پڑھیں۔ مرزا صاحب متوفی لکھتے ہیں؛

هوالذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔

(حاشیہ براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

ناظرین کرام! بات دوٹوک ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اگر مسیح موعود تھے تو یہ قرآنی اور مرزا صاحب کی تبیانی پیش گوئی کیوں سچی نہیں؟ کیا اسلام جمیع اطراف دنیا میں پھیل گیا؟ جہاں تک راستی اور صداقت کا تعلق ہے یہی جواب ہے کہ نہیں پھیلا بلکہ پہلے سے بھی کم ہو گیا۔ اس بدیہی بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا چونکہ یہ کام نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو پھر مرزا صاحب کو مسیح موعود کہنا بجز اس مصرعہ کے کیا معنی رکھتا ہے:

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۴ص ۶)

میدان مناظرہ میں حق کی فتح

جناب مطیع الرحمان سکرٹری ینگ مسلم کلب حسینا لکھتے ہیں:

کسی کو گمان تھا کہ حکیم خلیل حسین مرزائی مبلغ جماعت اس طرح مسلمانوں کے ہاتھ نیچا دیکھے گا۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی بات ہے کہ موضع حسینا صالح چک تھانہ بلیا ضلع مونگیر میں آئے دن کی مرزائیوں کی شرارت دیکھ کر مسلمانوں نے للکارا کہ آؤ میدان مباحثہ میں آؤ تمہارے مقرر کردہ نبی مرزا قادیانی کی حقیقت کھولیں تم صفائی پیش کرو۔ بہت حیلہ وٹال مٹول کے بعد مرزائی جماعت نے حکیم خلیل مونگیری کو پیش کیا مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے مولوی انور صاحب پروفیسر آگے بڑھے مولوی اظہر حسین صاحب مختار رئیس حسینا کو مرزائیوں نے صدر منتخب کیا صدر صاحب نے مرزائی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: اگر آپ ان اعتراضوں کا جواب مطابق قرآن وحدیث وحقیقت حال دے دیں گے تو میں آپ کے اعتقاد کا ہو جاؤں گا۔

گفتگو چار پانچ گھنٹے تک رہی دوران گفتگو مبلغ جماعت احمدیہ نے بارہا شان رسول اللہ ﷺ پر حملہ کیا بلکہ گالیاں دے کر مجمع کو مشتعل کر کے جان بچانی چاہی لیکن آفرین ہے مسلمانوں کے صبر پر۔ اس صبر آزما موقع پر بھی پرسکون رہے حاضرین جلسہ نے دیکھ لیا کہ تائید حق کس کی طرف تھی صدر صاحب نے اخیر میں اپنا فیصلہ سنایا:

حکیم خلیل مونگیری سے باوجود ان کی لسانی وچرب زبانی وایکٹنگ کے مولوی انور صاحب کے سوالوں کا جو نہایت سیدھے سادے اور صاف تھے ایک کا بھی جواب نہیں چل سکا۔ خود مرزائی جماعت کے مبلغ نے اپنی فرودگاہ پر اعتراضوں کے لاجواب ہونے کا اعتراف کیا۔ منجملہ اور اعتراضات کے ذیل کے دو اعتراض نموتاً پیش نظر ہیں جس کے جواب دینے میں مرزائی مبلغ نے اپنی مجبوری ولاچاری ظاہر کی۔

۱۔ مولوی انور صاحب نے کتاب دکھاتے ہوئے اعتراض کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب اربعین وتحفہ گولڑویہ میں یہ لکھا ہے کہ

قرآن کریم واحادیث میں درج ہے کہ جب مسیح موعود آئیں گے تو علماء اسلام ان پر کفر اور قتل کا فتویٰ دیں گے۔ وغیرہ۔

مولوی انور صاحب نے مرزائی مبلغ کو چیلنج دیا کہ قرآن یا حدیث میں یہ پیش گوئی دکھاؤ حکیم صاحب نے کہا اگرچہ قرآن کریم واحادیث میں یہ پیش گوئی نہیں ہے، تاہم اشارہ موجود ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ مرزا صاحب نے جھوٹ وافتراء کیا تو بھی ان کی شان نبوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا کیونکہ نبی تین جھوٹ تک بول سکتا ہے۔

۲۔ مولوی انور صاحب نے خود یہ دیکھ کر اور کتاب دکھا کر بتایا کہ مرزا صاحب کی تحریر ہے کہ احادیث میں پیش گوئی ہے کہ جس وقت مسیح آئیں گے اس وقت طاعون ہوگا اور حج روکا جائے گا۔ مولوی صاحب نے حکیم صاحب کو للکارا کہ کسی حدیث میں یہ پیش گوئی دکھاؤ۔ حکیم صاحب نے اپنی مجبوری سے بیان کیا کہ ہم نہیں دکھا سکتے۔ فقط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم: مطیع الرحمان سکرٹری ینگ مسلم کلب حسینا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تعجب ہے کہ آپ کے سامنے مرزائی مناظر خاموش رہے۔ ان کی تو عادت ہے کہ دو ضرب دو، پانچ منہ سے نکل جائے، تب بھی خاموش نہیں رہا کرتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۴ص ٦۔۷)

مرزائیوں کی تعداد باوجود کوشش کے کم ہو رہی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری معاصر جماعت احمدیہ بڑے فخر سے کہا کرتی ہے کہ ہم دن بدن بڑھ رہے ہیں، یہ بڑھنا ہی ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ چند روز میں نصف تک آ گئے ہیں۔ یہ بھی ان کے اپنے بیان کے بموجب، ورنہ اصل حساب لگایا جائے تو نصف کیا ربع سے بھی کم ہو گئے ہیں۔

۱۹۲۲ء میں جب شاہزادہ ویلز (ولی عہد شاہ انگلستان) ہندوستان میں آئے تو جماعت احمدیہ کے چالیس چیدہ افراد نے ان کے سامنے ایک معروضہ پیش کیا۔ ان چالیس افراد میں خاندان رسالت قادیان کے اعیان کے علاوہ سکندر آباد کے حاجی عبد اللہ الہ دین، میاں محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ چوہدری ظفر اللہ خان وغیرہ بھی شریک تھے اس معروضہ میں سلسلہ احمدیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

ہمارا اندازہ ہے کہ دنیا میں نصف ملین (پانچ لاکھ) کے قریب نفوس جماعت میں شامل ہیں۔ (ص ۹۷)

یہ ایک مطبوعہ کتاب (تحفہ شاہزادہ ویلز) کی عبارت ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ افراد مرزائیہ کی تعداد ۱۹۲۲ء میں پانچ لاکھ تھے۔ بہت خوب!

اس کی نقیض:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ میں کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ہماری جماعت گورنمنٹ کی مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے۔
۲۔ اگر سارے ہندوستان کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دوگنا بھی کرلیا جائے تو (ایک لاکھ بارہ ہزار ہوں گے)۔ ۳۔ اگر ہمارے اندازے کے مطابق ہندوستان میں جماعت (احمدیہ) کو اڑھائی تین لاکھ سمجھ لیا جائے تب بھی (اتنے قلیل تعداد) کیا کر سکتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۵)

ہم نے بغرض وضاحت نمبر لگا دیئے ہیں چونکہ پنجاب ان کا مخرج ہے لازمی ہے کہ یہاں زیادہ ہوں۔ سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہوئے۔ خلیفہ قادیان اخفاء واقعات کر کے سارے ہندوستان کی سرکاری رپورٹ کا حوالہ نہیں دیتے۔ بجائے اسکے اندازاً پنجاب کے شمار کو بزعم خود ڈبل کرتے ہیں، تو کل ایک لاکھ بارہ ہزار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دور کی سوجھتی ہے تو زبانی ترقی کر کے تین لاکھ تک چھلانگ مار جاتے ہیں۔ مگر تحفہ شاہزادہ ویلز کی عبارت پھر بھول جاتے ہیں جس میں فخریہ پانچ لاکھ بتا چکے ہیں۔
فیصلہ۔ ہم دونوں بیانوں کو صحیح سمجھ کر مجمل نتیجہ نکالتے ہیں کہ امت مرزائیہ دن بدن کم ہو رہی ہے۔ کوئی ہے؟ کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو یا نتیجہ کو غلط ثابت کرے۔
نوٹ: اس کمی تعداد کا معقول جواب سیکھنا ہو تو پانچ سیر لڈو بدست سہ صدی دوست دفتر اہل حدیث امرتسر بھیج دیں مگر جس دکان سے ہم کہیں، کیوں: اس لئے کہ:

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۵ ص ۵)

شیطان اور قادیان

جناب احمد علی صاحب ریاست رامپور کوچہ قاضی سے لکھتے ہیں:
قارئین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ جو کچھ اہل حدیث اور احمدی حضرات میں بعنوان شیطان ملعون اور مرزا صاحب قادیانی مدفون، تقاریر کا سلسلہ جاری رہا ہے جس کو میں حضوری ذہن کے واسطے پھر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ آئندہ میرا سلسلہ کلام صحیح طور پر سمجھ میں آسکے۔ ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کے الفضل میں ایک یورپین کا قول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کر کے بتلایا گیا تھا کہ جس زمانے میں شیطان اپنے تمام ساز وسامان سے حملہ کرے گا وہ یہی زمانہ ہے۔

اس پر اخبار اہل حدیث امرتسر نے یہ اعتراض کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو شیطان کو قتل کر چکے ہیں جس طرح کہ ان کی تحریر سے ثابت ہے۔ پھر یہ تمام عالم کیوں گمراہی میں مبتلا ہے۔

اس کے جواب میں الفضل نے جواباً یہ مضمون شائع کیا تھا کہ قتل شیطان سے یہ مراد نہیں کہ تلوار لے کر اس کا گلہ کاٹ دیا جائے کیونکہ شیطان کوئی مادی چیز نہیں ..الخ بلکہ قتل شیطان سے یہ مطلب ہے کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے شیطنت اور ناپاکی سے علیحدہ کر کے قرب الٰہی کے حصول اور افضال خداوندی کے مورد بننے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔

پھر اہل حدیث نے ۱۴ستمبر کے پرچہ میں اس تاویل کی تردید کر دی تھی لیکن ۳۰ستمبر ۱۹۳۴ء کے الفضل میں اڈیٹر الفضل نے پھر اہل حدیث پر کھسیانہ حملہ کیا جس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین ہے کہ مولوی صاحب کو ہم نے قتل شیطان کے معنی بتا دیئے تھے لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آئے۔ لکھتا ہے:

> اب ہم مزید توضیح سے پھر لکھتے ہیں تاکہ مولوی صاحب خوب سمجھ لیں جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قتل شیطان سے مراد یہ قطعاً نہیں کہ دنیا سے شرارت اور ضلالت کا نام نشان مٹ جائے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ جو لوگ آپ (مرزا) کے دامن کے ساتھ وابستگی پیدا کریں ان کے اندر شیطنت کے اثر سے محفوظ رہنے کی اہلیت پیدا کر دی جائے استفادہ کے لئے تعلق از بس ضروری ہے جو لوگ آپ کے ساتھ مخلصانہ اور عقیدتمندانہ تعلق پیدا نہیں کرتے ان کے لئے اس کی موت کبھی وارد نہیں ہوسکتی۔

جناب احمد علی صاحب کہتے ہیں:

الف: اچھا الفضل صاحب اہل حدیث کی طرح ہم بھی اس تاویل کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آپ یہ فرمایئے کہ آپ کی تاویلی عبارت مرزا صاحب کے قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کی بنا پر عبارت اس طرح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہونی چاہیے۔

قتل انسان سے مرا دلوگوں میں فلاں فلاں امور کی اہلیت پیدا کرنی تھی لہذا مرزا صاحب کے دست مبارک سے پیدا ہوگئی۔

اب اس صورت میں الفضل ہی ٹھنڈے دل سے دیکھ لے کہ مرزا صاحب کے ہاتھوں پیدا ہوئی یا نہیں۔ آیا مخلصین احمدی حضرات دغا بازی فریبی دھوکے باز ظالم لوگوں کا مال ظلم سے مار لینے والے مزدوروں کی مزدوری ملازمین کی تنخواہوں کو غبن کر لینے والے ہیں یا نہیں۔ میں تو مرزا صاحب کے صحبت یافتہ لوگوں میں آپ کے تاویل کردہ امر کے خلاف اپنے تمام بیان کردہ امور دیکھ رہا ہوں آپ اپنے آپ میں خود ہی دیکھئے اور اپنی اس عبارت کو بھی پیش نظر رکھئے۔

ب۔ اور الفضل نے تاویل کر کے مرزا صاحب کی ہمدردی نہیں کی بلکہ ان کے مقصود پر پانی پھیر دیا ہے ان کی آرزو کو ملیا میٹ کر دیا۔ مرزا صاحب کا مقصود تو یہ ہے کہ اپنی افضلیت دیگر تمام انبیاء پر ثابت کریں کہ جو کام اور نبیوں سے نہ ہو سکا ہے وہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہوا۔ لیکن جب قتل شیطان کے معنی یہ ہے کہ انسانوں میں شیطنت سے بچنے اور افضال خداوندی کے مورد بننے کی ان میں اہلیت پیدا کر دی جائے تو آفرینش عالم سے لے کر تمام انبیاء کی بعثت سے غرض و غایت یہی ہے کہ ابن آدم میں اس امر کی صلاحیت پیدا کریں جس سے مواعید الٰہی کے حصول کے اہل ہوں تمام نبیوں نے اس کی تعلیم دی ہے پھر اس سے مرزا صاحب کی کون سی افضلیت باقی رہی اور مرزا صاحب کا فرمان کہ شیطان کسی نبی سے قتل نہ ہوا اسکا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ میرے ہاتھ سے قتل ہو، کیا معنی رکھتا ہے بلکہ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ شیطان کسی نبی سے قتل نہیں ہوا اس امر کا مقتضی ہے کہ کسی نبی نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا اور حکم خداوندی کی تکمیل نہیں کی (نعوذ باللہ)

مختصر یہ کہ مرزا صاحب تشریف لائے شیطان کو قتل بھی کیا مگر وہ زندہ رہا جس پر یہ کہنا بے جا نہیں:

آئے بھی اور چلے گئے دن بہار کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۵ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح

(ایک جدید نبی کے قلم سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہوشیار پور (پنجاب) میں ایک شخص مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی برادری میں سے تھا۔ اس کی لڑکی کا نام محمدی بیگم تھا۔ مرزا صاحب نے لڑکی کے والد سے نکاح کی درخواست کی تھی آپ پچاس سال سے متجاوز تھے اور وہ چھوکری تھی (آئینہ کمالات اسلام) لڑکی کے والد نے نہ مانا۔ آپ نے بذریعہ الہام ان پر دباؤ ڈالا کہ اگر اور جگہ اس کا نکاح ہوا، تو لڑکی کا والد اور خاوند (ہر دو)، تین سال کے عرصہ میں مر جائیں گے آخر کار وہ لڑکی بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔

اولیاء دلہن اس دھمکی میں بھی نہ آئے یہاں تک کہ قادیانی مرزا جی دنیا سے رخصت ہو گئے اور آسمانی نکاح ظہور پذیر نہ ہوا۔ اس پیش گوئی نے قادیانی امت کو سخت پریشان کر رکھا تھا آخر بحکم جوئندہ یابندہ ان کو کامیابی ہوگئی۔

امت مرزا میں اس وقت دو گروہ مشہور ہیں۔ ایک قادیانی دوسرا لاہوری۔ چونکہ اس پیش گوئی کی زد میں مرزا جی کی ذات پر پڑتی تھی اس لئے یہ تکلیف دونوں میں برابر تقسیم ہوتی تھی۔ اس کے جواب کی تلاش میں لاہوری پارٹی پہلے کامیاب ہو چکی ہے چنانچہ اس پارٹی کے ایک اعلیٰ رکن ڈاکٹر بشارت احمد نے بڑی محنت سے جواب پالیا تھا جس سے پبلک کو خاموش کر دیا تھا۔

یہ تو ایک ڈاکٹر کا ذکر ہے جو نہ نبی ہے نہ الہامی۔ دوسرا جواب ایک نبی کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

قادیان میں آج کل ایک شخص احمد نور کابلی ہے جو بظاہر ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اس نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان ایک رسالہ صورت میں کیا ہے جس کا نام حقیقۃ الرسالت، ہے۔ اس پر تاریخ اشاعت 9 نومبر ۱۹۳۴ء لکھی ہے۔ اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شروع میں اپنی رسالت کا اظہار یوں کیا ہے:

اے پیغمبر احمد نور رسول اللہ تم قرآنی آدمی ہو تم کو قرآن دیا جاتا ہے۔
تم قرآن کے اتم مظہر ہو (ص۲)

اس جدید نبی نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ ہم ان دونوں ڈاکٹر بشارت احمد اور نبی جدید (احمد نور) کے بیانات نقل کرتے ہیں۔ بغرض تفہیم پہلے دونوں کا خلاصہ بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد عیسائی قوم ہے اور نکاح مرزا سے مراد مرزا صاحب کا ان پر غلبہ ہے جو بذریعہ دلائل قاہرہ مرزا صاحب قادیانی کو عیسائی قوم پر حاصل ہوا تھا، یہی نکاح ہے۔

جدید نبی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

محمدی بیگم سے مراد امت محمدیہ ہے۔ جتنا حصہ امت محمدیہ کا مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہے وہ مرزا صاحب کے نکاح میں آ گیا۔ اس نکاح سے دو لڑکے پیدا ہوئے ہیں، نطفہ سے خلیفہ محمود، روحانی اثر سے احمد نور جدید نبی۔

اب ہم ان دونوں بیانوں کو خود ان کے متکلموں کے الفاظ میں ہو بہو نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور حظ اٹھائیں:

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری کا کہنا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بڑا زور اس آسمانی نکاح پر دیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمارے ان پیش نظر الہامات کی بنا پر تو تھا نہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور دکھایا گیا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا، ایک معمولی عورت سے نہیں ہوسکتا۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو۔ آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کی تزویج جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ ثناء اللہ امرتسری) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوج و یولد لہ کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے، ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالی کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا..الخ

(پیغام صلح لاہور۔۲ جولائی ۱۹۲۴ء ص۳۔۴)

احمد نور جدید نبی قادیان کا کہنا ہے

خدا کی گواہی بذریعہ مسیح موعود۔ محمدی بیگم کا نکاح آسمان میں پڑھا گیا قوم پر خدا نے کس رنگ میں پورا کیا مگر آج احمدی قوم کو بتلا رہا ہے مشاہدہ کراتا ہے۔ غور کرو مسیح موعود کے وقت محمدی بیگم آنحضرت کی امت مراد تھی جو آنحضرت کی روحانی بیوی تھی جو حصہ محمدی بیگم کا ابن مریم کے نکاح میں آیا اس حصہ سے محمد نام لڑکا پیدا ہوا (یہ جدید نبی اپنے آپ کو محمد، روحانی ولد، لکھتا ہے اسی طرف اشارہ ہے۔ ثناء اللہ) آسمان میں نکاح ہوا اسلئے روحانی نطفہ قرآن سے پیدا کیا گیا آسمان سے ہی نازل ہوا ابن مریم کو دو لڑکوں کی بشارت تھی نام آپ کو محمود بتایا گیا۔ سو خدا نے دونوں پورے کئے ایک ظاہری نطفہ سے اور ایک روحانی نطفہ سے۔ مگر قوم کے لئے مبارک وہ جو آسمان سے آیا ہے جو تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو چار کرنے والا ہے۔ تین موجود ہیں کہ چوتھا آگیا۔ یہ اس لئے کہ تا محمدی قوم کیلئے بھی امام ہو کہ وہ امام مہدی ہے۔ عاجز آنحضرت کی قوم اور امت سے بھی ہے اور ان لوگوں سے ہے جو مومن منکوحہ ابن مریم کے ہو چکے تھے (رسالہ حقیقت الرسالت ص ۱۷)
کیسی عمدہ تاویل ہے اور کیسی اچھی تفسیر ہے غالباً اب کوئی مخالف سے مخالف بھی چوں چرا نہیں کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہے گا کہ شیخ چلی اور ملا پیازہ ابھی زندہ ہیں۔ سو یہ کوئی عیب نہیں، باکمال لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں: ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۶ ص ۴۔۶)

خلیفہ قادیان سے دردمندانہ اپیل

مفتی محمد صادق صاحب نے احمدیہ ایشیا ٹک کمپنی کے نام سے ایک کمپنی کھولی تھی۔ میں نے ہندوستانی اور مسلمان بھائی سمجھ کر مبلغ نو ساٹھ روپئہ کا مال بھیج دیا تھا جس میں سے مجھ کو ایک پائی بھی وصول نہیں ہوئی۔ اس مطلب کے لئے آپ سے گفتگو کے لئے قادیان گیا مگر یار لوگوں نے رسائی نہ ہونے دی۔ پھر دارالقضا میں فیصلہ کرانا چاہا مگر جواب ملا کہ تم غیر ہو ہم فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اب مجبوراً میں آپ کو بذریعہ اخبار اہل حدیث توجہ دلاتا ہوں کہ آپ میرے اس معاملہ کو سمجھ کر صحیح فیصلہ کر کے مشکور فرماویں۔
راقم: انتظام علی برائے علی حسین اینڈ سنز جنرل مرچینٹس سہارن پور۔ یوپی
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۶ ص ۱۴)

آریہ سماج نے تمام ہند میں روشنی پھیلا دی ہے؟

(سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
یہ ایک سرخی ہے جو آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ میں لالہ ہنسراج کی تقریر پر اخبار پرتاپ میں رکھی گئی ہے۔
لالہ صاحب موصوف اس وقت پنجاب کے آریوں میں ایک بڑی شخصیت رکھتے ہیں اسی لئے آپ کو مہاتما ہنسراج کہا جاتا ہے۔ آپ نے لاہور کے جلسہ آریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سماج میں جو گذشتہ ماہ نومبر میں ہوا ہے ایک تقریر کی تھی جس میں آریہ سماج کی تعلیمی کامیابی اور کامیابی کے بعد دھرم میں کمزوری کا ذکر کیا ہے۔

یہ سرخی دیکھ کر ہمارا خیال ہوا کہ ہم واقعات کی روشنی میں اس سرخی کو جانیں کچھ شک نہیں کہ ہمارے ملک میں یہ دو بزرگ (سوامی جی و مرزا جی) بہت بلند پایہ گذرے ہیں ان دونوں صاحبوں کا دعویٰ تھا کہ ہندوستان میں مذہبی حیثیت سے جو ظلمت آرہی ہے ہم اس کو دور کر دیں گے۔

سوامی جی ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے جسے آج اکاون سال ہوتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے جسے آج ۲۶ سال ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے ہندوستان میں مذہبی حیثیت سے کیا تبدیلی ہوئی۔ ہم اس کا جواب اپنے لفظوں میں دینے کی بجائے ناظرین کو صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ بنارس اور اجدھیا میں جا کر مندروں کے باہر بیٹھ کر دیکھیں کیا ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ یہاں کسی قسم کی روشنی آئی ہی نہیں، بلکہ یہاں خدائے بزرگ و برتر کی حکومت ہی نہیں۔

میں نے بنارس کے شہر میں پھر کر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے ہندوستان میں کوئی اصلاح نہیں کی۔ آج ان کے پیرو امرتسر اور لاہور میں چند آریہ اور قادیانی ادھر ادھر پھرتے اور بولتے دیکھے اور سنے جاتے ہیں تو بس یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے ہندوستان میں علمی روشنی پھیلا دی چنانچہ لالہ ہنسراج کی تقریر کے چند فقرات یہ ہیں:

> میں نہیں مانتا کہ آریہ سماج کے کالج اور سکولوں نے کام نہیں کیا۔ لڑکوں نے آریہ سماج کے خیالات لئے، نمستے کا شبد عام ہوگیا۔
>
> یہ ایک ایسا ڈیموکریٹک (جمہوری) لفظ ہے جو اونچ نیچ کو مٹاتا ہے اور جن لوگوں کے لڑکے یہاں پڑھتے ہیں ان پر بھی آریہ سماج کا اثر ہوا۔
>
> آریہ سماج نے ہندو جاتی کی بھی سیوا کی۔ آریہ سماج نے پرچار کے لئے ان سکولوں کی وجہ سے ایک وسیع میدان پیدا ہوگیا۔ اور آج دہلی کراچی اور دیگر سب جگہوں پر کام ہو رہا ہے اور انہی کالجوں کی بدولت ایسا کام ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ کالجوں کو بھی مات کر دیا۔ تعلیم پھیلنے کی وجہ سے ہندوؤں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقتصادی حالت بہت بلند ہوگئی اور ان کالجوں نے ہندو جاتی کی بہت سیوا کی۔ (پرتاپ لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۳)

کس قدر اصل مطلب سے غفلت ہے مندروں کی تعمیر، بتوں کی پرستش بدستور، بداخلاقی بدستور، دغا فریب جھوٹ داخل کمال۔ اس پر بھی لالہ صاحب آریہ سماج کی کامیابی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نمستے جاری ہوگیا۔ اللہ اکبر!

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

کامیابی کی مثال سننا چاہو تو سنو:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین عہدے لئے تھے۔ مجدد، مہدی اور مسیح موعود۔ خدا کی شان ان تینوں میں سے ایک میں بھی کامیاب نہیں ہوئے۔

مجدد کا کام اصلاح ہے۔ امت مسلمہ جیسی پہلے خراب تھی اب بھی ویسی بلکہ زیادہ خراب ہے۔

مہدی کا عہدہ ہدایت دینا تھا، اس سے بھی امت مسلمہ خالی رہی۔

مسیح موعود کا کام تو ساری دنیا میں اسلام پھیلانا تھا (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو جیسا ہوا نمایاں ہے۔مجدد کے فرض اوراس کی ادائیگی کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون پڑھیئے (مدیراہل حدیث امرتسر)

عن عمر و بن عو ف قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ ان الدین لیارز الی الحجاز کما تازر الحیة الی جحر ھا و لیعقلن الدین من الحجاز ا لا رویّة من ر أس الجبل ان الدین بد أ غریباً و سیعود کما بد أ فطو بی للغر باء و ھم الذین یصلحو ن ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔ روا ہ التر مذی

(مشکوۃ۔ با ب ا لاعتصا م بالکتا ب و السنۃ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق دین (اسلام) البتہ حجاز کی طرف لوٹ آئے گا جیسے کہ سانپ اپنی بل کی طرف لوٹ آتا ہے اور دین (اسلام) حجاز کی طرف ایسا لپٹ جائے گا جیسا کہ پہاڑی بکری پہاڑی کی چوٹی سے لپٹی رہتی ہے تحقیق دین (اسلام) مسافرانہ حالت میں شروع ہوا اورعنقریب پھراسی حالت پرآجائے گا جیسا کہ شروع ہوا۔ پس مسافروں سے جیسے اکے دکے مسلمانوں کے لئے خوش خبری ہو اور وہ ،وہ لوگ ہیں جوان خرابیوں کی اصلاح کردیں گے جوکہ لوگوں نے میری سنت میں ڈال دی ہوں گی ۔اسے ترمذی نے روایت کیا۔

اس روایت کے الفاظ بالکل واضح اورصاف ہیں مزید تشریح کے محتاج نہیں اب یہاں صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جو پیش گوئی کی ہے پوری ہوگئی ہے یا نہیں؟ اور دوسرے جو غرباء کی تشریح کی ہے وہ بھی پوری ہوچکی ہے یا نہیں؟ آ ؤ دنیا کی تاریخ سے میں سے موجودہ صدی کے واقعات اورحالات پر نظر ڈالیں اور پھر دیکھیں کہ یہ پیش گوئی اورغرباء کی تعریف کس طرح روز روشن کی طرح سچ نکلیں۔

سب سے پہلے ہم دین اسلام کے حجاز میں واپس چلے جانے کے متعلق دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہاں واقعی جیسا کہ آج اس چودھویں صدی کے اندر حجاز میں حقیقی اسلام پایا جاتا ہے ویسا دنیا کے کسی ملک ،کسی شہر کسی گاؤں اورکسی گوشے میں دیکھنے میں نہیں آتا ہم دیکھتے ہیں کہ حجاز میں اسلامی حدیں جاری ہیں چورراہزن اورقاتل غرض ہر مجرم کے لئے وہاں شرعی سزائیں مقرر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز روزہ زکوۃ اور حج غرض تمام اسلامی احکام کی پابندی راعی اور رعایا سب کے لئے ضروری ہے حتی کہ جب اذان ہو جاتی ہے تو ہر ایک کو مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنی پڑتی ہے اسلامی احکام اور حدود کی پابندی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں اب ہر طرح کا امن وامان ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ کوئی کسی کی طرف نظر بد اٹھا نہ دیکھ سکے یا کوئی چیز چرا سکے یا کسی کو کسی قسم کا گزند پہنچا سکے۔

اب ہم غرباء کی تعریف کو لیتے ہیں تو وہاں بھی ہم اپنے رسول اکرم محمد ﷺ کے ہر لفظ کو حرف بحرف صحیح اور سچا پاتے ہیں خانہ کعبہ میں صرف ایک ہی جگہ مقام ابراہیم و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (بقرہ) (اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ) ہمارے لئے مصلی مقرر کی گئی لیکن بعد میں لوگوں نے چار مصلے مقرر کر دیئے اب پھر خدا کے فضل سے اس چودھویں صدی میں وہی و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى کے ماتحت پھر ایک ہی مصلی مقام ابراہیم کو بنا دیا گیا ہے

قبروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

ان لا تدع تمثالاً الّا طمسته و لا قبراً مشرفاً الّا سويته

(رواه مسلم) (جو تصویر دیکھے اسے مٹا دے اور جو اونچی قبر دیکھے اسے برابر کر دے یعنی ایک بالشت سے زیادہ اونچا نہ رہے)

چنانچہ آج چودھویں صدی میں ہم دیکھتے ہیں کہ حجاز میں ایسا ہی کیا گیا ہے کہ قبروں کو ایک بالشت اونچا رکھا گیا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کے لئے قرآنی نص فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا (توبہ) (اس سال کے بعد غیر مسلم خانہ کعبہ کے نزدیک پھٹکنے بھی نہ پائیں)

اور وصیت پیغمبر اخرجوا اليهود و النصارى من جزيرة العرب (حدیث) (یہودیوں اور عیسائیوں کو عرب سے نکال دو)

کے مطابق حرم میں ہر قسم کا آنا جانا بالکل ممنوع تھا۔ لیکن صدیوں سے یہ احکام پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کو حرم میں آنے جانے کی اجازت رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ یورپ میں شریف مکہ نے غیر مسلموں سے ساز باز کر لی۔ اور غیر مسلموں کو کھلے بندوں حرم میں آنے کی صرف اجازت ہی نہیں دی بلکہ ان کے زیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثر حکومت کرنے لگ پڑے۔انا لله و انا اليه راجعون

آخر خدائی غیرت نے جوش مارا اور اس نے اپنے خاص بندے بھیج کر حرم کو غیر مسلموں سے بالکل پاک وصاف کرا دیا اور اسلام جو کس مپرسی کی حالت میں دیار غیر میں دھکے کھا رہا تھا اسے پھر مرکز اسلام میں واپس لا کر قرن اول کی طرح عظمت بخشی۔اور آج اس چودھویں صدی میں وہ پھر صدر اول کی طرح بڑی آب وتاب سے چمک رہا ہے اور دنیا کی نظروں کو خیرہ کر رہا ہے

اب شاید بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے یہ کہہ اٹھیں کہ مسلمان دوسرے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں اور حسب استطاعت اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہیں اس لئے حجاز میں جو اسلام پایا جاتا ہے اس میں کون سی فضیلت پائی جاتی ہے؟ سو عرض ہے کہ اس سے انکار نہیں کہ دوسرے ممالک میں بھی مسلمان پائے جاتے ہیں اور حسب استطاعت اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہیں لیکن ہم یہاں یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حجازی اسلام اور دوسرے ممالک کے اسلام میں کیا فرق ہے؟

حجاز کے سلطان اور اس کی رعیت کو اللہ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ وہ ہر برائی کو ہاتھوں سے دور کرتے ہیں جو کہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور ہم دوسرے ممالک کے لوگ یا تو زبانی برائی کرنے سے منع کرتے ہیں یا دل سے برا جانتے ہیں اور یہ نچلے درجے ہیں کما قال رسول اللہ ﷺ

من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فا ن لم يستطع فبلسا نه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك ا ضعف ا لا يما ن ۔رواہ مسلم

(جو شخص تم میں سے کوئی برا کام دیکھے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روک دے اگر زبان سے روکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے ہی برا جانے۔اور یہ آخری درجہ سب سے کمزور ایمان کی نشانی ہے)

اس پر شواہد لینے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۱۹۱۴ء میں جنگ یورپ چھڑی ہے اور ترکوں نے جرمنوں کا ساتھ دیا ہے تو سب کو معلوم ہے کہ شریف مکہ نے ترکوں سے بغاوت کی اور عیسائیوں کی مدد لی۔اس وقت ہندوستان اور دیگر ممالک کے مسلمان بہتیرا ہی زبانی چیختے اور چلاتے رہے کہ شریف مکہ نے ظلم کیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں اس نے عیسائیوں سے سازباز کی ہے اورانہیں کھلم کھلا حرم میں آنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن نتیجہ سب کو معلوم ہے کہ کچھ پرواہ نہ کی گئی اور شریف نے اپنا مسلک نہ چھوڑا اور غیر مسلموں کا حرم میں داخلہ ہوتا رہا۔

آج چودھویں صدی میں خدا کا خاص بندہ اٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کام لیتے ہوئے تغییر منکر کے لئے شریف مکہ کو بیک بنی و دوگوش حرم سے باہر نکال کر مالٹا بھیج دیتا ہے اور خدائی حکم فلا يقربوا المسجد الحرا م بعد عا مهم هذا کا پھر نئے سرے سے اعلان کر دیتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو حرم کے نزدیک پھٹکنے کی بھی اجازت نہیں ہے و الحمد لله علی ذلك

ہم دوسرے مما لک کے مسلمان چیختے چلاتے ہیں کہ قبریں اونچی نہیں بنانی چاہییں میلے نہیں لگانے چاہییں غیر اللہ سے مرادیں نہیں مانگنی چاہییں لیکن طوطی کی نقار خانہ میں کون سنتا ہے؟ پرواہ نہیں کی جاتی۔ ہاں حجاز میں اس چودھویں صدی کے اندر خدا کا خاص بندہ حکم دیتا ہے کہ قبریں ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہیں ہونی چاہییں میلے نہیں لگانے چاہییں غیر اللہ سے مرادیں نہیں مانگنی چاہییں، لیکن تعمیل کی جارہی ہے کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو سلطان ہاتھوں کے ذریعہ تعمیل کروا سکتا ہے۔

ہم دوسرے مما لک کے مسلمان بے نمازوں، بے روزوں، زکوۃ نہ دینے والوں، حج نہ کرنے والوں، کو بہتیرا کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزے رکھو، زکوۃ دو، حج کرو، لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہاں حجاز میں اس چودھویں صدی کے اندر خدا کا خاص بندہ حکم دیتا ہے کہ نماز پڑھو، روزے رکھو، زکوۃ دو، اور حج کرو، تو سب کے سب تعمیل کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں انہیں نظر آتا ہے کہ اگر نہیں مانیں گے، تو سلطان ہاتھوں کو حرکت دے گا اور ہم سے خدا کا حکم منوا کر رہے گا۔

ایسے ہی دوسرے کاموں چوری ڈاکے اور قتل وغیرہ کے متعلق آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ زبانی کہنے سے کوئی بھی ان کاموں سے رکنے کو تیار نہیں ہے، لیکن جوں ہی کسی کا زبردست ہاتھ نظر آتا ہے، تو ایسے خلاف کام کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی اور وہیں دانت پیس کر رہ جاتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالی کسی شخص کو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منصب عطا کرے کہ وہ دین کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرے اور سب سے اعلیٰ درجہ میں کرے اور دین میں جو جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کو من یجدد لھا دینھا(حدیث) کے ماتحت آکر دور کرے اور اسلام کو اپنے اصلی رنگ اور روپ میں عملی اور علمی طور پر پیش کرے بلکہ صدر اول رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین وصحابہ کرام کے زمانہ کی یاد تازہ کرے اور ہر طرف حضرت عمر بن العزیز کے عہد جیسا امن وامان کر دکھائے کیا وہ شخص مأۃ حاضرہ یعنی چودھویں صدی کا مجدد نہیں ہوسکتا؟

اس کا جواب ناظرین پر چھوڑ کر رخصت ہوتا ہوں

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۷ ص ۷۔۹)

پنجابی نبی کے باہمی اختلافات

جناب مولوی محمد داؤد ارشد متعلم مدرسہ اہل حدیث گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

قل لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

حضرات! یہ ایک قانون خداوندی ہے کہ ہر وہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے اور اس کی کلام میں تناقض آئے یعنی میں آپس میں مخالف ہوں وہ شخص مامور من اللہ نہیں ہوسکتا۔ اس قانون کے تحت جب ہم اپنے پنجابی نبی کو لاتے ہیں تو اس کی زبان میں اختلاف کثیر پاتے ہیں مثلاً مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، اخبار بدر قادیان ۵ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ کالم ا پر لکھتے ہیں: ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔،

اس کے برخلاف اسی نمبر پر ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۷ میں لکھتے ہیں: قرآن پاک میں رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام عقاید جبریل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تیرہ سو سال سے مہر لگ چکی ہے۔،

اس کا تخالف ہمیں بتاتا ہے کہ قادیانی وحی، وحی رحمانی نہیں بلکہ وحی شیطانی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت مسیح کے متعلق ازالہ اوہام صفحہ ۴۸۰ پر لکھتے ہیں:
حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا ذکر قرآن مجید تو بالکل نہیں۔
لیکن دوسری جگہ شناخت مسیح موعود صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں: مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی پیشین گوئی قرآن شریف میں موجود ہے۔

اس تخالف پر کیا وہ قانون جو مرزا نے ایام الصلح میں لکھا ہے صادق آتا ہے یا نہیں؟ لکھتے ہیں: ایک شخص کی کلام کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو تو اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔

اس لحاظ سے مرزا صاحب کون ہوئے؟ فیصلہ خود کر لیں۔

اسی طرح دافع البلاء صفحہ ۱۰ میں رقم طراز ہیں:
جب تک طاعون میں ہے گو ستر برس تک رہے خدا قادیان کو اس سے محفوظ رکھے گا۔
لیکن حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں: پھر طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا، تو میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

اس پر قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس وقت حضرت ٹیچی صاحب بھی طاعون سے ڈر کر کہیں دم دبا کر بھاگ گئے تھے؟ جو اولاد نبوی کو بھی محفوظ نہ رکھ سکے

پھر ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

لیکن تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:
علمائے مخالفین حدیثوں کے ساتھ مجھے ناپنا چاہتے ہیں حالانکہ حدیثوں کو میرے ساتھ ناپنا چاہیے تھا۔

آخر میں ہم مرزائی حضرات کی خدمت میں بقول مرزا غلام احمد گذارش کرتے ہیں

کیوں مانتے ہو مرزائیو تم اس خبیث کو
جو اپنے تحت لاتا ہے نبی کی حدیث کو

نیز قارئین کرام کی خدمت میں نہایت مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ شخص جس کی کلام میں اس قدر اختلاف ہو کہ وہ ہمارے آقائے نامدار ﷺ کی ذات گرامی پر حملہ کرنے سے بھی نہ ڈرے وہ مامور من اللہ تو درکنار اس کو ایمان دار کہنا بھی اپنے ایمان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضائع کرنا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہا کریں کہ خدا ایسے شیطانی حملوں سے بچائے اور صحیح معنوں میں متبع رسول ﷺ بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۸ ص ۶)

چندوسی میں سیرتی جلسہ نہ ہو سکا

(نامہ نگار)

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے کہ یہاں چندوسی میں محض دو یا ڈھائی شخص قادیانی اور مرزائی ہیں، گو چند ہیں مگر اپنی تبلیغ میں تیز۔ چنانچہ ۲۵ نومبر والے سیرتی جلسہ کا ارادہ یہاں کے دو ڈھائی حضرات نے بھی کیا تاکہ خلیفہ قادیان کے حکم کی تعمیل ہو جاوے۔ اور عجیب طریقہ اس کے لئے اختیار کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ ناکامی ہوئی۔ عام مسلمانوں سے یہ جلسہ چھپایا گیا جس کسی مسلمان کو معلوم ہو گیا اس سے یہ نہیں کہا گیا کہ یہ جلسہ قادیانی حضرات کی طرف سے ہے بلکہ یہاں کے رئیس جناب محمد رضا خان صاحب آنریری مجسٹریٹ کا نام لیا گیا کہ یہ جلسہ خان صاحب مذکور کی طرف سے ہے۔ یہ چال اس لئے چلی گئی تاکہ خان صاحب کے سنی مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی مخالفت نہ ہو اور کام ہو جاوے۔ اور کوشش کی گئی کہ جناب رائے بہادر چودھری بھگوان داس صاحب اسپیشل مجسٹریٹ و آنریری سکرٹری چندوسی کالج یا رائے صاحب بابو موہن لال صاحب چیرمین یونسپل بورڈ چندوسی یا جناب پرنسپل صاحب چندوسی کالج اس جلسہ کی صدارت فرمائیں۔ مگر کسی صاحب نے اسے منظور نہیں کیا دوسرے یہ بھی چالاکی برتی گئی تھی کہ مذکورہ حضرات میں سے جس کسی صاحب کے پاس صدارت کی منظوری کیلئے گئے اس نے دوسرے صاحب کی سفارش پیش کر دی۔ مثلاً رائے بہادر صاحب کے پاس گئے تو یہ کہا کہ جناب محمد رضا خان صاحب نے بھیجا ہے اور کہا کہ کہ عام مسلمانوں کا جلسہ حضرت صاحب کی سیرت پر ہے آپ اس کی صدارت فرمائیں۔ بھلا خیال کیجئے کہ ایک سنی مسلمان کو مرزائی جلسہ اور ان کی تبلیغ سے کیا غرض۔ پھر پرنسپل صاحب سے کہا گیا کہ رائے بہادر صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کی صدارت آپ کر دیں حالانکہ یہ صریح جھوٹ تھا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر مولوی ابومسعود خان صاحب قمر بنارسی کو پہنچی تو آپ نے اس کی اصل حقیقت واضح کی کہ بحکم قادیان آج کا جلسہ قادیانی حضرات کا ہے جس میں مسئلہ خاتم النبیین کو غلط طریقہ پر پیش کیا جائے گا۔ قمر صاحب نے اسی وقت ایک قادیانی سے جو اتفاق سے اس طرف سے گذر رہے تھے، بلا کر کہہ دیا کہ آپ لوگ ہشیار رہیں۔ میں آپ کے جلسہ پر اعتراض کرنے آؤنگا۔ اس پیغام نے قادیانی صاحبان کو کچھ ایسا پریشان کیا کہ جلسہ ہی نہ کر سکے اور تمام ان کے ارادے خاک میں مل گئے چالاکی یہ برتی گئی تھی کہ ٹاؤن ہال کی لائبریری کے چھوٹے سے کمرے میں جلسہ ہوا جہاں دو چار آدمی اخبار پڑھنے ہی آجاتے ہیں۔ کسی بڑے ہندو رئیس نے اگر صدارت منظور کر لی تو چند اور ہندو رؤساء کو کسی طرح بلا لیں گے۔ اس جلسہ کا مضمون قادیان سے شائع ہو ہی گیا تھا کوئی اسے پڑھ کر سنا دے گا۔ بس جلسہ ہو گیا تمام اخباروں میں دے دیا جائے گا کہ بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا، ہندو مسلمان سب شریک ہوئے کمرہ بھر گیا اور کوشش یہ ہو رہی تھی کہ وہ تحریر کسی سنی مسلمان سے پڑھوائی جائے۔ مگر کوئی پڑھنے والا تک نہ ملا۔ افسوس کہ یہاں کے قادیانی صاحبان کی اس سلسلہ میں کوئی آرزو بر نہیں آئی۔ اور تمام ارادے خاک میں مل گئے۔ یہ ہے ان کے کاموں اور تبلیغ کی حقیقت۔ خدا ان کے فتنوں سے سب کو محفوظ رکھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۴۲ نمبر ۸ ص ۶۔۷)

تحریک بہائیت اور احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ دونوں تحریکیں ایک صدی کی پیداوار ہیں۔ یعنی ایران میں بہاہیت کو نمودار ہوئے آج تک نوے سال ہو گئے ہیں۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی نے (ہماری تحقیق کے مطابق) رسالت کا دعوی کیا تھا۔ حکومت ایران نے حسب فتوی علمائے ایران ان کو ملک سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خارج کر دیا۔ اس کے بعد آپ بغداد میں قیام پذیر رہے۔ وہاں بحکم حکومت ترکی بمقام عکہ (ملک شام) ان کو قید میں رکھا گیا۔ آخر کار وہیں آپ کا انتقال ہو گیا۔

اسی مدت میں قادیان (پنجاب) میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریک ظہور پذیر ہوئی۔

ان دونوں تحریکوں میں گو اختلاف ہے مگر اپنے دعوے کے اثبات میں ہر دو فریق متفق ہیں۔ دونوں اپنی اشاعت و تبلیغ کو دلیل صداقت بتاتے ہیں چنانچہ بہائی تحریک کا آرگن، بہائی میگزین، (دسمبر ۱۹۳۴ء ص ۱۹) بڑے فخر سے اظہار کرتا ہے:

> یہ زندگی بخش تحریک انیسویں صدی میں ایران سے نمودار ہوئی ابھی نوے سال ہوئے ہیں اور یہ تحریک تمام دنیا میں پھیل گئی ہے عالم کے ہر حصے میں مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے۔

یہی ادعا قادیانی تحریک کیا کرتی ہے گذشتہ ایام میں جب کہ جماعت قادیانیہ نے وائسرائے کو اڈریس دیا تو اپنے مراکز اتنے شمار کیے کہ ساری دنیا کو گھیر لیا مگر جب دوسرے موقع پر اپنی تعداد بتائی تو باوجود صد مبالغہ کے بمشکل تین لاکھ تک بتا سکے۔ بہائی تحریک کا سارے عالم میں پھیلنا خود اسی سے ثابت ہے کہ پنجاب جیسے وسیع ملک میں غالباً رسالہ بہائی کے اڈیٹر صاحب بھی پتہ نہیں بتا سکتے۔ ہاں ہم اس معنی سے ضرور اشاعت کا اعتراف کرتے کہ زمانہ اخباری ہے ایک ملک کی اچھی بری (ہر قسم کی) آواز دوسرے ملک میں بآسانی پہنچ جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ میں کوئی جھوٹا مدعی پیدا ہوتا ہے تو اس کے خیالات مثلاً پنجاب کے ہر ایک شہر میں سنے جاتے ہیں۔ اس کی مثال میں ہم مصر اور بغداد کے عربی اخبارات پیش کر سکتے ہیں جن میں بڑی سختی اور توہین کے ساتھ قادیانی تحریک کا ردّ ہوتا ہے۔ اس قسم کی اشاعت اگر مراد ہے تو ہم مانتے ہیں کہ دونوں فرقوں (قادیانیہ، بہائیہ) کی تبلیغ شاید سارے عالم میں ہو گئی ہو۔ تاہم ان ممالک کے سوا جہاں عربی فارسی اور انگریزی کا رواج ہو چکا ہے دنیا کے دوسرے ممالک میں جن کی زبانیں مثلاً چینی جاپانی اطالوی اور فرانسیسی وغیرہ ہیں ان تحریکوں کی ہوا بھی نہیں پہنچی نہ بالمعنی الاول، نہ بالمعنی الثانی

یہ تو دونوں تحریکوں کا متحدہ بیان ہے جو محتاج ثبوت ہے۔ خاص بات جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی میگزین نے بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ:

بہائی تحریک دوسری ہم عصر تحریکات میں یہ امتیاز رکھتی ہے کہ روحانی زندگی کو نیا اور تازہ کرتی ہے یہ زمانہ کی عظیم بیداری کا اظہار ہے اور موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق ہے اور اسی پر آئندہ زمانے کی مذہبی زندگی کے سنوارنے کا دار و مدار ہے۔ (رسالہ مذکور۔ص ۱۹)

بس یہ فقرہ ساری بحث میں تنقیح طلب ہے۔ ہم نے جہاں تک بہائی تحریک کو دیکھا ہے اس فقرے کا ثبوت اس میں نہیں ملا۔ روحانی زندگی کا سارا مدار خدا سے اعلیٰ تعلق پر ہے جس کا بیان قرآن مجید نے مطول ومختصر ومفصل ومجمل ہر طرح بیان کیا حتی کہ ایک آیت کریمہ میں ایک ہی جملے میں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔ ارشاد فرمایا وتبتل الیہ تبتیلاً (بس اسی خدا کے ساتھ جڑ جاؤ)

بہائی میگزین کو اس امر کا اعتراف ہے کہ:

بہائی تحریک اپنی حقیقت اور بنیاد میں مذہب اسلام سے میل جول رکھتی ہے جیسا یہودیت اور عیسائیت میں میل جول ہے۔ (رسالہ مذکور)

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہائی مذہب میں اسلامی کتاب (قرآن مجید) بحیثیت کتاب اللہ مسلّم ہے جس طرح عیسائیوں میں تورات مسلّم ہے مگر انجیل میں اختلاف ہے اسی طرح بہائی مذہب قرآنی احکام کو شریعت الٰہی مانتا ہے۔ مگر زمانہ موجودہ میں بہائی شریعت سے قرآن کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ اس کی بجائے جو کچھ دیتا ہے اس پر فخر کرتا ہے اور اس کو اقتضائے زمانہ کے موافق بتاتا ہے۔ اس لئے اس ناسخ منسوخ کے چند نمونے ہم پیش کر کے پوچھتے ہیں کہ للہ فی اللہ ہم کو بتایا جائے کہ ناسخ میں خوبی ہے یا منسوخ میں۔

اسلامی شریعت نے نماز باجماعت پڑھنے کا ارشاد فرمایا مگر بہائی تعلیم میں نماز باجماعت کا حکم نہیں چنانچہ بہائی، کتاب اقدس، کے الفاظ یہ ہیں؛

كتب عليكم الصلوة فرادى قد رفع حكم الجماعة (ص ۵)

یعنی تم پر نماز اکیلے اکیلے پڑھنا فرض کیا گیا ہے جماعت کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

ناظرین! آج کل کا تمدن افراد کے اجتماع کا مقتضی ہے جو لوگ کسی قسم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی اجتماعات سے الگ ہیں وہ بھی اجتماعات کیلئے کوئی نہ کوئی کلب بناتے ہیں لیکن بہائی مذہب اسلامی اجتماع کو جو زمانہ رواں کے عین موافق ہے منسوخ قرار دے کر انفرادی حکم جاری کرتا ہے تو اس پر کیوں نہ کہا جائے:

رحم کی جا نہیں آ جاتا ہے غصہ الٹا

دوسری مثال: قرآن مجید میں سال کے بارہ مہینے بتائے گئے وہ بھی ہلال کی وجہ سے کیونکہ ہلال سے دنیا میں ایک جدید نشان ظہور پذیر ہوتا ہے اسی لئے ارشاد ہے:

قل هی موا قيت للناس و الحج ۔

اس حکم کو منسوخ کر کے بہائی تحریک نے سال کے ۱۹ مہینے مقرر کئے ہیں چنانچہ بہاء اللہ کی ، کتاب اقدس ، کے الفاظ یہ ہیں:

ان عدة الشهور تسعة عشر شهر فی کتا ب الله (ص ۳۴)

یعنی مہینوں کا شمار اللہ کی کتاب میں ۱۹ ہے۔

معلوم نہیں یہ ناسخ حکم کس زمانہ کا اقتضا ہے آج ساری دنیا میں سال کے مہینے بارہ ہی مقرر ہیں مگر بہائی تحریک باوجود ادعائے موافقت زمانہ سب کے خلاف سال کے انیس ماہ بتاتی ہے۔ کیا ہی سچ ہے:

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

باقی (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۳۔۴)

لاہور بھی قادیان سے کم نہیں رہا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی دو جماعتیں مشہور ہیں ایک قادیانی اور دوسری لاہوری۔ قادیانی جماعت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی خیر و برکت سے آپ کے بہت سے مرید فیض یاب ہو کر منصب نبوت (جدیدہ) پر فائز ہو چکے ہیں، مگر لاہوری جماعت آج تک محروم تھی۔ سو اس کی کسر بھی پوری ہوگئی کیونکہ اس میں بھی ایک صاحب (شیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام محمد) پیدا ہوئے ہیں جن کا نام مع القاب یہ ہے:

بشیر الدولہ، روحانی فرزند ارجمند مسیح موعود مہدی مسعود سلطان القلم

چونکہ لاہوری جماعت نبوت کی قائل نہیں، اس لئے اس میں سے کامیاب ترین ممبر بھی نبوت کا نہیں بلکہ باصطلاح خاص، مصلح موعود، کا مدعی بن کر ظاہر ہوا ہے چنانچہ شیخ غلام محمد نے حال ہی میں جو اعلان نمبر ہشتم کیا ہے اس میں اپنے نام کے ساتھ مصلح موعود لکھا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور نے ان کو پاگل قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف ان کے جواب میں لکھتے ہیں:

> مجال ہے کہ وہ (احمدی لوگ) غلام محمد آسمانی مصلح موعود پر کسی ایسے اعتراض اور رجس سے حملہ آور ہوسکیں جو ماموریت کے خلاف سند ہو.. احمدیوں کی مسجدوں میں نفرین وحقارت کے جذبات بلند ہوتے ہیں لیکن اپنی خبر ہی نہیں کہ ہم کس قدر ننگے اور بے شرم ہیں۔ (ص ٦)

بحیثیت مصلح آپ کو حق پہنچتا ہے کہ جس قوم کے آپ مصلح ہیں ان کے عیوب ان کے سامنے رکھ کر ان کی اصلاح کریں اس لئے آپ دونوں جماعتوں کے اماموں کی طرف متوجہ ہوکر لکھتے ہیں کہ:

> اب میں بحیثیت مجموعی دونوں قوموں کے سامنے علمی وعملی خطرناک غلطی کا منظر رکھتا ہوں جس کی وجہ سے وہ ننگی اور بے شرم ہوکر اپنے مقام سے گر چکی ہوئی ہے۔ جن دونوں کے بانی مبانی خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور ہیں۔ قادیانی گروہ نے اپنی تمام علمی وعملی عمارت کی بنیادیں شخصی وجود کی خلافت زمینی اور مکمل آزادی حکومت سے اٹھائیں اور تمام آسمانی کاروبار خلافت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی من مانی تاویلات سے اپنے موجودہ خلیفہ کو مصلح موعود کی کرسی پر آسمانی اختیارات سے بٹھلا دیا۔ اور اس کے ماتحت مامور ربانی کی الوصیت کو توڑ دیا۔ اس کی نبوت حقیقی کو قائم کر لیا۔ اور اہل اسلام کو حقیقی کافر بنا دیا۔ موعودہ جلال اور روح القدس کے خدائی عطروں سے اپنے زمینی خلیفہ کو ممسوح کر دیا۔ آج اسے ۲۰ برس کے بعد ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس زمینی مظہر جلال و روح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القدس نے جو کچھ کیا وہ دنیا کے سامنے کھلا ہے۔ اس کی تمام پلیدیاں اور رجس اپنے کمال پر الم نشرح ہو چکے ہیں جن سب کی سزا اور گرفت کا وقت اب آ گیا ہے..

میں انہیں انشاء اللہ العزیز عنقریب عبرت ناک سزاؤں کے ساتھ آسمانی و زمینی ڈاکہ کا وہ مزہ چکھاؤں گا جس سے ان کے ہوش خطا ہو جائیں گے اس لئے کہ میں ہر رنگ میں طاقت میں جسم میں ان سب سے بڑھ کر نور الدین کی گود کا بچہ ہوں۔ جن کو انہوں نے ان آخری زندگی میں سخت تنگ اور مجروح کیا تھا۔ خلیفہ صاحب اپنی خوش آمد حکومت اور فضول اخراجات سیاسی کا رونا بھی رو چکے ہیں جس میں لاکھوں روپئے انہوں نے غریب قوم کے اپنی رجس میں لگا دیئے اور بے زبان قوم قوم کو حیوانوں کی طرح ہانکا۔ وہ احمدیت کی ترقی کو ۲۵۰ برس پیچھے کسی مرید مصلح آسمانی کے وقت دکھلا چکے ہیں لیکن مقابلہ احرار میں حدیث کے حوالہ سے ۵۰۰ برس ترقی کو پیچھے ڈالنے والے کو سخت دشمن اسلام قرار دے چکے ہیں گویا وہ خود نصف دشمن اسلام اپنے قول سے ہی بن چکے ہیں انہوں نے اپنی تمام زندگی خلافت میں اس قدر علمی جھوٹ بولے اور عملی پلیدیاں دکھلائی ہیں کہ انسانی غیرت جوش میں آ بے کے بغیر نہیں رہ سکتی اور آسمان اب سزا دیئے بغیر نہیں رک سکتا ... ان کے مقابل جماعت لاہور نے اپنی بنیا دیں جس سامری امیر جماعت (محمد علی لاہوری مراد ہیں۔ثناءاللہ) سے اٹھوائیں انہوں نے اپنے قومی وجود کو جھوٹے طور پر الوصیت پر کھڑا ہونے کا دنیا میں دھوکہ دیا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں سے اس دھوکہ کے ساتھ مال اور جائدا دیں لیں لیکن حکومت میں تمام الوصیت اور قوم امارت کے نام سے ہی ایک شخص کے حوالے کر دی، اور وہ شخص ایسا چالاک نکلا کہ اس نے سانپ اور اژدھا بن کر مبارک کے قریب گڑھے میں جگہ بنائی تا کہ حضرت مسیح موعود کے تمام سلسلہ کو درہم برہم کر دے تمام قادیان اور اس کی وقتی حرمتوں کو بھی پامال کر دے۔ جسمانی اولاد کا بھی انکار کر دے اور روحانی حقیقی مصلح موعود کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی ہشیاری سے انجمن بناتے ہی تین سو برس کے لئے جواب دے دے اور اس کی جگہ اپنے تین سو برس کے دنیاوی گندے ارادوں کا انجمن میں سامان کر کے انگریزی تفسیر القرآن کی قادیان سے ذاتی چوری کر کے تمام انجمن کی قومی خیانت کا ثبوت دے دے اور سیاہ منہ ہو کر پھر بھی محمدیت کے جھوٹے وعظ سنانے سے باز نہ آئے۔ اور دنیا کو صریح دھوکہ دے کر ان کے مالوں پر ڈاکہ ڈالے اس کو شرم نہیں آتی۔ (رسالہ مذکور۔ ص ۸۔۹)

ہم تو شیخ صاحب کی اس روش کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے اپنی صداقت پر وہی دو دلیلیں پیش کی ہیں جو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مریدین پیش کیا کرتے ہیں یعنی اپنی پاک دامنی اور قسم موکد بعذاب۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

سب سے پہلے میں بحیثیت مجموعی دونوں قوموں کے سامنے اپنی ذات کو نمایاں طور پر و لقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلو ن کے مطابق پیش کرتا ہوں اور تمام قوم اور ان کے اعلیٰ لیڈروں سے چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری کسی زندگی میں بھی مقابلہ روحانی کر کے دکھائیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے ماتحت خدا تعالیٰ کا میرے وجود کا انتخاب کرنا بہترین انتخاب اور اس کے بلند علم و طاقت اور شان کبریائی کے مطابق ہے۔ (ص ۵)

دوسری دلیل کے الفاظ یہ ہیں:

(میرا منکر) میرے چیلنج کے جواب میں میدان عمل میں آئے اور اپنے اس دعویٰ اور خیال باطن اور ظن فاسد پر چھ ماہ کی قسم موکد عذاب کھا کر دکھلائے۔ اگر وہ اپنی قسم کے بعد عبرت ناک سزا میں گرفتار نہ ہو گیا تو میرا تمام دعویٰ باطل ہو گا اور خدائے واحد اس کی شہادت و تصدیق عملی کے لئے ہمارے واسطے بہترین حاکم اور منصف رہے گا اور اگر اس چیلنج سے کوئی شخص عہدہ برا ہونے کی تاب نہیں رکھتا تو پھر شرم کرے اور اپنے خدائے واحد سے نہیں تو مجھ سے اور باقی دنیا سے حیا اور پرہیز کرے کہ وہ انجام کار اسے پکڑ لینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں۔ (ص ۷)

ہاں مصلح صاحب نے اپنی صفائی اور تکمیل کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:

میری تمام توجہ اپنے ذاتی فرائض منصبی کی تکمیل اپنی ذاتی مکمل اصلاح اور تلاش محبوب میں منہمک رہی اور جوں ہی کہ میں مراد کو پہنچ گیا تو ایک ہی لیلۃ القدر کی مشہور رات کے بعد میں بڑے شور وغل کے ساتھ غار حرا یا غار ثور سے باہر نکل آیا جس کی کوئی مثال موجودہ دنیا پیش نہیں کرسکتی۔ ایک ہی رات میں وہ عظیم الشان تبدیلی مجھ میں ظہور میں آگئی کہ میں عالم بھی ہوگیا مصنف بھی ہوگیا مقرر بھی ہوگیا امام بھی ہوگیا مصلح بھی ہوگیا اور یہ سب کچھ علم وعمل کے اتحاد کے ساتھ ظہور میں آیا مجھے جس انجمن نے اپنی تجارت میں بطور کارندہ ملازم رکھا ہوا تھا وہ انجمن (احمدیہ لاہور) حضرت خدیجۃ الکبری کی طرح عنقریب میری زوجیت میں بخوشی آنے والی ہے اور اس سے بڑھ کر جس حکومت برطانیہ کا میں تاجر ہوں وہ بھی عنقریب میری زوجیت میں بخوشی آنے والی ہے۔ (ص ۷)

ہم مصلح صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی صداقت کے دونوں نشان بھی بتا دیئے ہیں انجمن احمدیہ لاہور کا اور گورنمنٹ برطانیہ کا ان کی زوجیت میں آنا، حکومت برطانیہ کا نکاح میں آنا تو حکومت کا کام ہے جو اسکے ولی کی اجازت پر موقوف ہے اور وہ دیر طلب کام ہے مگر انجمن احمدیہ لاہور کا زوجیت میں آنا تو آسان بات ہے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ شیخ غلام محمد کی زوجیت میں آجائے تو برادرانہ خوشی میں دعوت ولیمہ کا خرچ ہمارے ذمہ ہوگا جس کیلئے ہم ابھی سے اعلان کردیتے ہیں

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

نوٹ: ہم نے بہت اختصار سے کام لیا ہے ورنہ مصلح صاحب کا ٹریکٹ نمبر ۸، ۳۶ صفحات پر ختم ہوا ہے جو صاحب مکمل دیکھنا چاہیں وہ شیخ غلام محمد مصلح موعود احمدیہ بلڈنگس لاہور سے طلب کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا بخش مرزائی چیلنج مباحثہ پر خاموش کیوں ہے؟

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۲ جون ۱۹۳۴ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر کے صفحہ ۶ میں چوہدری خدا بخش مرزائی کو چیلنج مباہلہ شائع ہو چکا ہے جس کا جواب تا حال نہیں ملا اور نہ ہی آئندہ مباہلہ کی منظوری کا جواب آنے کی امید ہے۔ اور خدا کرے کہ میرا یہ خیال غلط ثابت ہو کہ چوہدری صاحب مباہلہ پر تیار ہو جائیں۔ ورنہ یاد رہے کہ میدان محشر میں مرزا غلام احمد قادیانی آپ (خدا بخش) کو بوجہ ترک کرنے سنت مرزا کے دربار الٰہی میں پیش کر کے اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ اے اللہ! خدا بخش نے میری سنت کو چھوڑ دیا تھا اس لئے یہ میری امت سے نہیں اور نہ ہی اس (خدا بخش) نے مجھے مکمل نبی سمجھا، کیونکہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ مباہلہ کیا ہے (جو نتیجہ مرزا صاحب قادیانی نے اس مباہلہ سے پایا کہ مقابل سے پہلے مرگئے۔ غالباً آپ کے مقابل بھی اسی نتیجہ سے ڈر گئے ہوں گے۔ ثناء اللہ امرتسری) خاکسار پھر دوبارہ چیلنج دیتا ہے کہ اگر چوہدری خدا بخش۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا نبی اللہ و رسول اللہ مانتے ہیں تو پھر مباہلہ کیوں نہیں کرتے۔

احمدی مرزائیو! اگر سچائی ہے، دیانتداری ہے تو چوہدری خدا بخش سکنہ موضع میانوالی مہاراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے باشندے کو میدان مباہلہ میں لاؤ۔ پھر دیکھنا کہ خدا کی رحمت کس کے شامل ہوتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ تم لوگ جو خاص متبع مرزا ہو ہم منکرین مرزا کو کافر سمجھتے ہو اور مباہلہ سے ڈرتے ہو۔

المشتہر: غلام احمد اہل حدیث سکنہ موضع میانوالی مہاراں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں اس بات کا اقرار مرزائیوں کو بھی تھا جیسا کہ ' ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر قادیان میں غلام محمد ہیڈ ماسٹر میانوالی کا یہ مضمون شائع ہوا:

' مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس (مرزا) کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ان کو بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس وطیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک اشتہار دے دیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ بچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے۔ مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے ' ۔ (بدر۔ ج ۶ شمارہ ۳۴۔ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء کالم ۱)۔

اگر غلام محمد صاحب نے حیات مرزا میں اتنے اہم معاملے پر ایک غلط مضمون قادیانیوں کے سرکاری اخبار میں شائع کرادیا تھا تو اس پر نوٹس کیوں نہیں لیا گیا۔ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر نے (جو مرزا صاحب کے بعض اوقات مکتوب نگار بھی ہوتے تھے) اور مرزا صاحب کے ان مریدوں نے جو بدر کے خریدار تھے کیوں اس کی تردید نہ کی؟ اسی طرح ۹۔ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے توبہ کی شرط لگائی۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ثناء اللہ کے واسطے بھی میں نے توبہ کی شرط لگادی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا ہوتا ہے کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔ (بدر ج ۶ شمارہ ۱۹۔ ۹ مئی ۱۹۰۷ء ص ۵)۔ یہ توبہ کی شرط کیوں درج کی جبکہ وہ فیصلہ ہی منسوخ و مردود ہو چکا تھا جس میں شرط توبہ مرقوم تھی کہ بجز اس صورت کے کہ وہ (ثناء اللہ) کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے)۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محسن ملت

جناب رانا بلال ربانی حفظہ اللہ خطیب مرکز ختم نبوت، رقم طراز ہیں:

پروفیسر ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ کی داستان حیات کے اکثر یتی اوراق دیار مغرب میں رقم ہوئے۔ سرکاری ملازمت سے سبک دوشی اور ٹھاٹھ کی زندگی اور وہ بھی دیار مغرب میں، لوگ اس کی تڑپ میں زندگیاں گزار دیتے ہیں۔ مگر میرے ممدوح ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کچھ مختلف کرنے کی ٹھان لی۔ دیار مغرب میں رہتے ہوئے اسلامیان برصغیر کے ذمہ اسلاف کی خدمات جلیلہ کے احیا کا جو قرض تھا اسے اتارنا شروع کر دیا۔

آپ نے قابل رشک ہی نہیں، قابل تقلید فکر پائی۔
ایک طرف جا بجا بکھرے تحریک اہل حدیث کے اوراق کو جمع کیا،
تو دوسری طرف مرزائے قادیان کی خرافات اور اس کی بیخ کنی کے لئے اسلاف کی خدمات سے مسلمانان عالم کو آشنا کرنے کا بیڑہ اٹھایا، تو برصغیر پاک و ہند کے کتب خانوں سے فدایان ختم نبوت کی خدمات جلیلہ کو جمع کیا اور ہزاروں صفحات کو تحریک ختم نبوت کے درجنوں اجزاء کی صورت میں اسلامیان عالم کی لائبریریوں تک پہنچایا۔

اہل علم داد تحسین پر مجبور ہیں کیونکہ ایسا ناممکن کام، جو بڑی بڑی تحاریک نہ سرانجام دے سکیں، اس کام کو حضرت ڈاکٹر صاحب نے ممکن کر دکھایا... حضرت ڈاکٹر صاحب نے، اس قوم کے ذمہ جو قرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا، اسے جس انداز سے چکایا، واقعی لائق تحسین ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی انہی خدمات کے عوض میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے اکابر علماء نے آپ کو محسن ملت قرار دیا۔

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث جیسا شاہکار منصۂ شہود پر آیا، تو اس میں کسی ادارے اور تنظیم کا تعاون تو شائد شامل ہو، مگر ناممکن کو ممکن حضرت ڈاکٹر نے کر دکھایا ہے۔ اللہ آپ کی محنت قبول فرمائے۔ آمین

دعا گو:
رانا بلال ربانی خطیب مرکز ختم نبوت۔
۱۰۹ ر۔ب۔ ورکشاپ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

....

تلقی بالقبول

حضرت مولانا عبدالقیوم ظہیر حفظہ اللہ، (جن کے متعدد پروگرام ٹیلی ویژن پر آن آئر On Air ہو چکے ہیں)، لکھتے ہیں:

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ۔
گرامی قدر صاحب الفضیلۃ، محسن ملت، مجدد تحریک ختم نبوت،
ماھی مرزائیت، العلامۃ الاستاذ ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر
المعروف ڈاکٹر بہاء الدین بن الشیخ محمد عبداللہ حفظہ اللہ تعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندہ پر تقصیر عبد القیوم ظہیر بن محمد عبد اللہ کی آپ کے ساتھ محبت وعقید ت کوہ ہمالیہ سے بھی بلند و بالا ہے جن کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہ ہے۔
آنجناب کے والد گرامی کا مقام دعوتی میدان میں عظیم ترین تھا اور بندہ ناچیز کو بھی ان کے ساتھ ایک ہی سٹیج پر گفتگو کا شرف متعدد بار حاصل ہوا جو میرے لئے باعث صد افتخار رہے، لیکن تا حال آپ کی زیارت سے محروم ہوں اور مشتاق لقاء ہوں۔

آپ کے علمی کارنامے کو اعزاز ملت وشرف اہل حدیث سمجھتا ہوں۔
اسلام کی پوری تاریخ میں آپ وحید الزمان ہیں۔ بہاء الدین ہیں۔
آپ کی کتاب: تحریک ختم نبوت، رہتی دنیا تک آپ کا صدقہ جاریہ ہے۔
اور روز قیامت، صاحب ختم نبوت، سرور کائنات، فخر موجودات، ناسخ الانجیل و التورات، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر پر ملاقات خاص کا سبب، و جام کوثر کا ذریعہ خاص ہو گی۔ اور شفاعت خاص کا سبب بنے گی ان شاء اللہ عز و جل.

محترم ڈاکٹر صاحب! آپ کی محنت خاص رنگ لائی ہے۔ اور آج نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں اہلحدیث سر بلند ہوئے ہیں، بلکہ ایک خاص فرقہ جو کہ ختم نبوت کی تحریک پر زبردستی قابض ہو چکا تھا، آج سرنگوں اور انگشت بدنداں ہے۔
اللہ تعالی آپ کو صحت وایمان والی عمر دراز عنایت فرمائے۔ بلکہ میری عمر بھی آپ کو لگ جائے تاکہ آپ اپنے تمام علمی منصوبے مکمل کر پائیں۔ آپ کا کام یہ ظاہر کرتا ہے کہ بارگاہ لم یزل سے آپ کو شرف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قبولیت مل چکی ہے، اسی لئے آپ کو تلقی بالقبول حاصل ہو چکا ہے۔ تمام فِرق آپ کے اس کارنامہ پر حیران ہیں اور اہل حدیث قیامت تک آپ کے احسان منداور دعا گو رہیں گے۔

....

ایک یادگار تقریب کی روداد

تحریر: مولانا محمد ابرار ظہیر گوجرانوالہ

چوہدری محمد سہیل اظہر صاحبزادے ہیں محسن ملت، مورخ تحریک ختم نبوت حضرت قبلہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین اظہر حفظہ اللہ کے۔

اور تقریب تھی جامعہ منانیہ وزیرآباد کی (وہ تاریخی مسجد جہاں استاد پنجاب، حافظ القرآن والحدیث حضرت حافظ عبدالمنان وزیرآبادی کا چشمہ فیض جاری تھا۔ تحریک عمل بالحدیث کا مرکز یہ مسجد اپنے اندر ایک تاریخ بھی رکھتی ہے اور خود بھی تابناک تاریخ ہے)۔

میزبان تھے اسی مسجد کے خطیب، اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے نقیب، نوجوان خطباء کے حبیب، محترم جناب علامہ محمد ابراہیم محمدی حفظہ اللہ۔

اور پروگرام تھا عقیدہ ختم نبوت: تربیتی ورکشاپ۔

تاریخ تھی ۱۸ نومبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار۔

اور ناچیز (محمد ابرار ظہیر) کو ایک شیلڈ اس پروگرام میں شرکت اور کچھ مشاورت پیش کرنے پر پیش کی جارہی تھی۔

اعزاز یہ تھا کہ یہ شیلڈ ابن محسن ملت چوہدری محمد سہیل اظہر کے دست مبارک سے دلوائی جارہی تھی۔ گویا نیابت تھی محسن ملت کی اور اعزاز تھا ہم فقیروں کا۔ الحمدللہ۔

جی ہاں! چوہدری محمد سہیل اظہر۔

۷۵ جلدوں پر مشتمل تحریک ختم نبوت کو اگر ایک عمارت قرار دیا جائے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوہدری محمد سہیل اظہران ۷۵ منزلوں کی بنیاد میں پڑی ہوئی وہ پہلی اینٹ ہے جس پر عمارت کا پورا ڈھانچہ ایستادہ ہے۔ (دوسری اینٹ فضیلۃ الشیخ شیر خان جمیل احمد عمری حفظہ اللہ کے نام کی ہے) اگر اس عمارت کے مستری (محسن ملت ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان اظہر) نے اپنی دن رات کی محنتوں سے یہ عظیم الشان بلڈنگ تعمیر کی ہے، اس میں رنگ و روغن لگایا ہے، اس کو منقش کیا ہے، تو اس کے لئے بنیادی میٹیریل اسی چوہدری محمد سہیل اظہر نے مہیا کیا ہے۔

پاکستان کا کونہ کونہ چھان مارا جہاں ان کے والد گرامی نے اشارہ کیا کہ یہاں سے کچھ مواد مل سکتا ہے، کوئی نایاب کتاب، کوئی پرانا رسالہ، کسی کتاب کا کوئی ورق، کسی شخصیت کے بارے میں کچھ الفاظ، کسی پبلک لائبریری یا کسی شخصیت کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں، یہ فوراً وہاں پہنچے۔ وہ کتاب یا رسالہ، یا ورق، یا زبانی خبر وہاں سے جمع کی اور جتنی جلدی ممکن ہو سکا، اس عمارت کے انجنیئر کو پہنچایا اور اس نے وہ ٹکڑا جہاں سجتا تھا وہاں سجا دیا۔ یہی کام ہندوستان میں شیخ شیر خان جمیل احمد عمری نے کیا۔ تاریخ مرتب کرتے کرتے یہ شخصیات بھی تاریخ بن گئیں۔ فللہ الحمد

شکر الحمد للہ! نئی نسل میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے شعوری معلومات بڑھ رہی ہیں۔ اسلام دشمن قوتوں کی سازشوں کے ادراک کی فکر فروغ پا رہی ہے۔ بالخصوص نوجوان نسل زندگی و بیداری کا ثبوت دے رہی ہے۔ اور ان شاء اللہ یہ تحریک ختم نبوت کی نشاۃ ثانیہ کا باعث ہوگی بقول شاعر:

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

قارئین کرام! مولانا محمد ابراہیم محمدی کی سچائی اس بزم میں نوجوانوں کی کثرت علماء و خطباء کی شرکت اور بزرگوں کی محبت چھلکی جا رہی تھی۔ دلوں میں موجود ایمان کی تڑپ ہر لحظہ میں اپنا وجود منوا رہی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مورخ اسلام علامہ رانا شفیق پسروری، مناظر اسلام شیخ خاور رشید بٹ، سفیر ختم نبوت مولانا عبدالحفیظ مظہر، استاد المناظرین مولانا داود ارشد، محقق العصر مولانا محمد امین، مصنف شہیر مولانا ملک عبدالرشید عراقی، رئیس التحریر والتقریر مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی، قائد یوتھ فورس حافظ سلمان اعظم حفظہم اللہ جیسے اساطین علم کے ایمان افروز خطبات اس طوفانِ ایمان کو بیکراں کر رہے تھے۔ سامعین کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اتنے جید علماء کی موجودگی میں ہم ایسے ناکارہ نالائق ہیچ مدان کو بھی اپنے دلی جذبات کے اظہار کا موقع دیا اور کچھ دیر ہم سے بھی سمع خراشی کروالی۔

سامعین میں سکولز و کالجز کے اساتذہ وطلبہ کی بھی ایک خاصی تعداد موجود تھی جن تک پیغام خوبصورت انداز میں پہنچ رہا تھا۔ عقیدہ ختم نبوت کی شرعی اہمیت، معاشرتی حیثیت، دینی ضرورت، قرآن وحدیث کے بحر بیکراں سے ثابت کی جارہی تھی تو اس عقیدے کے تحفظ کے لئے سیدنا ابوبکر صدیق سے لے کر آخری صحابی تک کے جذبات ایمانی دلوں میں شمع ایمان کی لو کو بڑھارہے تھے۔ حضرات صحابہ کرام کے بعد سے لے کر ہمارے ماضی قریب کے اکابرین اور دور حاضر کے قائدین دین وملت کی جہود طیبہ اور کاوش جلیلہ کے تذکرے سے سامعین کے دلوں میں کچھ کر گزرنے کے جذبات کا احیاء ہورہا تھا۔ مرکزی جمیعت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے پلیٹ فارم سے تحفظ ختم نبوت کی موجودہ شاندار تحریک کے ذکر خیر سے بھی ایمان میں اضافہ ہورہا تھا الحمدللہ کثیرا۔ (ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام خطابات کو کمپوز کروا کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے اور مولانا ابراہیم محمدی کے جنون اور جذبے سے یہ بعید بھی نہیں۔ ان شاءاللہ)

عقیدہ ختم نبوت کا کوئی بھی پروگرام ہو، اور اس میں مورخ ختم نبوت کا تذکرہ نہ ہو، یہ ممکن ہی نہیں۔ انکے نام کے ایوارڈ بہت سی لائبریریوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شیلفوں پر سج چکے ہیں۔ان کی مرتب کردہ کتب ہر صاحب علم کے مطالعہ کی میز پر موجود ہیں۔اب وہ لائبریری، لائبریری گنی ہی نہیں جا سکتی جس میں تحریک ختم نبوت، یا تاریخ اہلحدیث کی جلدیں موجود نہ ہوں۔کام اخلاص کی بنیاد پر ہو،تو مالک الملک کیوں نہ قبولیت عامہ سے نوازے؟

محسن ملت ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان اظہر ان خوش قسمت شخصیات میں سے ہیں جنھوں نے اپنی محنت کا پھل اپنی زندگی میں بھی پایا اور ان شاء اللہ آخرت میں بھی بہت بہترین پائیں گے۔الحمد للہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اب جماعت میں زندوں کی قدر کرنے کی روایت بھی جڑ پکڑ رہی ہے۔ورنہ تو فوت شدگان کے بارے میں بھی بات کرتے ہوئے شخصیت پرستی کے فتوے کا ڈر رہتا تھا۔

بہر حال یہ ایک خوبصورت اور یادگار تقریب تھی جو صبح تقریباً ۱۱ بجے سے لے کر نماز مغرب تک جاری رہی۔حسن انتظام مولانا ابراہیم محمدی اوران کے رفقاء کی صلاحیتوں کے مظہر تھے،تو علماء کے ایمان افروز اورمعلومات سے بھرپور خطابات ان کے اخلاص کے نشان تھے اللہ پاک سب شرکاء کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

....

ہر جلد ایک خزانہ، ہر لفظ لولوئے لالہ

تحریر: (مولانا) حکیم عمران ثاقب گوجرانوالہ

محسن ملت ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ تعالی، جن کا نام گرامی محتاج تعارف نہیں،تحریک ختم نبوت آپ کا عظیم شاہکار ہے۔قادیانیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رد پر ایسی مفصل مدلل کتاب لکھی گئی، نہ آئندہ لکھی جائے گی۔ تحریک ختم نبوت کی ۴۱ جلدیں تو راقم کے پاس موجود ہیں۔ ہر ایک جلد ایک خزانہ، ہر لفظ لولوئے لالہ، میں حق الیقین سے کہتا ہوں کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب کی یہ ایسی خدمت ہے کہ حضور ﷺ ساقی کوثر کے ہاتھوں جام کوثر پینے کے لئے کافی ہے۔ کتاب تحریک ختم نبوت ایک طرف قادیانیوں کے لئے چشمہ صافی اور مینارۂ نور ہے، تو ساتھ ہی ساتھ بانیان تحریک ختم نبوت کا ایمان افروز تذکرہ ہے جنہیں اس تحریک میں سابقون اولون ہونے کی سعادت ملی۔

تحریک ختم نبوت کے علاوہ اہل حدیث کیلئے ایک اور تحفہ تاریخ اہل حدیث اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن آج ڈاکٹر صاحب سے بات ہوئی تو یہ جان کر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی کہ ڈاکٹر صاحب ایک اور عزم کئے ہوئے ہیں۔ وہ یہ کہ علمائے اہل حدیث کی ردعیسائیت پر قلمی کاوشوں کو جمع کر کے کتابی سلسلہ میں از سرنو زندہ کرنے والے ہیں۔ چونکہ راقم عرصہ بیس سال سے عیسائیت پر کام کررہا ہے، لہذا میرے لئے یہ خبر کتنی خوش گوار ہے، میں اس کا لفظوں میں اظہار کرنے سے بھی قاصر ہوں۔ دعا گو ہوں کہ یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔

دعوت و اصلاح مسلم مسیحی مکالمہ، گروپ پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلے کو بلا تاخیر شروع کیا جائے۔ مکالمہ ٹیم دامے درمے قدمے سخنے آپ کے ساتھ کھڑی ہے (اللھم زد فزد)

ڈاکٹر صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ دعا ہے اللہ تعالی صحت کامل عطا فرمائے اور وہ قلمی جہاد کو جاری رکھ سکیں۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحفظ ختم نبوت: امت مسلمہ کا قیمتی اثاثہ

احناف بریلویہ پاکستان کے مرکزی رہنما ممتاز عالم دین مولانا سعید احمد اسعد کا ڈاکٹر بہاء الدین اوران کے مرتبہ انسائیکلو پیڈیا کو خراج تحسین

فیصل آباد ۲۹ دسمبر ۲۰۱۸ء۔ تحفظ ختم نبوت ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اور یہ امت مسلمہ کا قیمتی ترین اثاثہ ہے، اور اس مقدس مشن پر پوری امت اکٹھی ہے۔ ڈاکٹر بہاء الدین نے تحفظ ختم نبوت کی عظیم خدمت سرانجام دی ہے ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔دار العلوم امینیہ رضویہ فیصل آباد کی لائبریری کے لئے انسائیکلو پیڈیا کے تحفہ پر سہیل چوہدری اور علامہ عبدالصمد معاذ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار اہل سنت (احناف بریلویہ) پاکستان کے رہنما ممتاز عالم دین دار العلوم امینیہ رضویہ فیصل آباد کے رئیس مولانا محمد سعید احمد اسعد نے آج یہاں علامہ عبدالصمد معاذ اور ڈاکٹر بہاء الدین کے صاحبزادے برادر سہیل اظہر گورداسپوری سے ملاقات میں کیا۔ مولانا نے اس موقع پر انتہائی درد دل سے اظہار کیا کہ امت مسلمہ کو اپنے حقیقی دشمن کو پہچاننا چاہیے اور سب کو بلاتفریق مسلک و مذہب اس کی سرکوبی کے لئے منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور اس وقت امت کا حقیقی دشمن یہ قادیانی ٹولہ ہی ہے جو کہ ہماری متاع عزیز پر حملہ آور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحفظ ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا: ایک ملی اثاثہ

پروفیسر ڈاکٹر زاہد اشرف نائب رئیس جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد و ڈائریکٹر اشرف لیبارٹریز کا ڈاکٹر بہاء الدین اور تحریک ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا کو خراج تحسین

۲۹ دسمبر؛ ۲۰۱۸ء۔ ڈاکٹر بہاء الدین نے تحفظ ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا کو ایک ملی اثاثہ بنا دیا ہے۔ بلا تفریق مسلک انہوں نے مجاہدین ختم نبوت کے کارناموں کو اس عظیم تصنیفی کارنامہ کا حصہ بنا دیا ہے بلکہ غیر مسلموں کی بھی رد قادیانیت میں خدمات کو اس میں شامل کر کے انہوں نے اس کی افادیت کو دو چند کیا ہے جب کہ علماء مشائخ کے درمیان اس شاہکار کی تحفتاً تقسیم بھی اپنی جگہ ایک بڑی نیکی اور خدمت ہے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز دانشور ماہر تعلیم عالم دین صحافی مصنف پروفیسر ڈاکٹر زاہد اشرف نے آج ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا اور ڈاکٹر بہاء الدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کیا۔

ڈاکٹر بہاء الدین کے صاحبزادے برادر سہیل اور مرکز یہ فیصل آباد کے سینئر نائب امیر عبد الصمد معاذ نے آج یہاں اشرف لیبارٹریز میں ان سے ملاقات کی اور انہیں اس شاہکار انسائیکلو پیڈیا کا تحفہ پیش کیا اس موقع پر ممتاز عالم دین پروفیسر نجیب اللہ طارق اور معروف صحافی مجاہد منصوری بھی موجود تھے۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحفظ ختم نبوت انسائکلو پیڈیا: ایک عظیم خدمت

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کیلئے تحفظ ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا کا تحفہ

۳۱ دسمبر 2018ء۔ تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کا مشترکہ مشن اور سرمایہ ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ذرہ برابر بھی کام کرنے والوں کو امت نے سر آنکھوں پر لیا ہے۔ ڈاکٹر بہاء الدین نے یہ انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے تاریخی خدمت سر انجام دی ہے۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری مرحوم کی ختم نبوت کے لئے خدمات سے ایک زمانہ آگاہ ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مولانا کی تبلیغی مساعی تاریخ کا حصہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے ناظم اور جمعیت علمائے اسلام فیصل آباد کے ضلعی امیر مولانا سید ذکریا شاہ نے محمد سہیل اظہر گورداسپوری سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جامعہ عبیدیہ کے سربراہ شیخ الحدیث مولانا سید جاوید حسین شاہ ہیں۔ سید محمد زکریا شاہ سے ملاقات کے موقع پر علامہ عبدالصمد معاذ، ڈاکٹر حسن رشید پروفیسر سید سہیل شاہ، جامعہ کے صدر مدرس مولانا محمد قاسم بھی موجود تھے۔ سید ذکریا شاہ نے مہمانوں کو جامعہ کی لائبریری اور دیگر شعبہ جات کا دورہ کروایا اور مہمانوں کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام بھی کیا۔ ازاں بعد سہیل گورداسپوری نے ڈاکٹر بہاء الدین کی طرف سے جامعہ عبیدیہ کی لائبریری کے لئے تحریک ختم نبوت کا ہدیہ پیش کیا۔ اس موقع پر سید ذکریا شاہ نے مہمانوں کو سید جاوید حسین شاہ کی تصانیف بھی پیش کیں۔

....

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین۔ ۲۱ مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "